JANUARY-2023 Rs. 30/-

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۴ھ / جنوری ۲۰۲۳ء

مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سنی دنیا

بریلی شریف

MAHNAMA SUNNI DUNIYA, BAREILLY SHAREEF

سیدنا صدیق اکبر اپنے القابات کے آئینے میں

شجر کاری کے طبی سماجی سائنسی اور اقتصادی فوائد

خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے

عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

بچوں کی تربیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا

اختلاف رائے کے دو مذموم اسباب

امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر

سرکار مدینہ پر جادو کا اثر

کامیاب انسان

مدیر

مفتی محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

مرکز الدراسات الإسلامیة جامعۃ الرضا بریلی شریف یوپی، ھند

CENTER OF ISLAMIC STUDIES JAMIATUR RAZA

MARKAZ NAGAR MATHURAPUR, C.B.GANJ, BAREILLY SHARIF (U.P.)

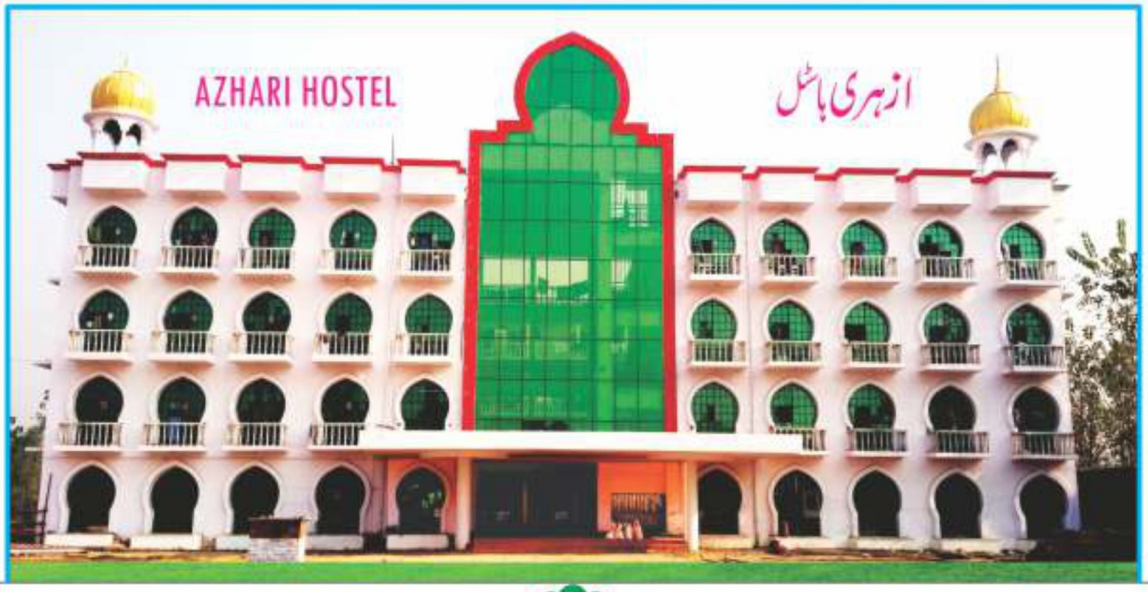

Imam Ahmad Raza Trust

82-Saudagran, Raza Nagar, Bareilly U.P.-243003 (India)

امام احمد رضا ٹرسٹ

۸۲/سوداگران رضا نگر بریلی شریف یوپی (الہند)

E-mail: imamahmadrazatrust@aalaahazrat.com
imamahmadrazatrust@yahoo.co.in
Website: www.aalaahazrat.com, jamiaturraza.com, hazrat.org

Contact No. +91 0581 3291453
+91 9897007120
+91 9897267869

State Bank of India, Bareilly.
A/C No. 030078123009
IFSC Code : SBIN0000597

HDFC Bank, Bareilly
A/c No. 50200004721350
IFSC Code : HDFC0000304

بیادگار

امام المتکلمین حضرت علامہ مفتی محمد نقی علی خاں قادری بریلوی، اعلیحضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی، حجۃ الاسلام حضرت علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری بریلوی.
مفتیٔ اعظم حضرت علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری بریلوی، مفسر اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

سرپرست و مدیر اعلیٰ
نبیرۂ اعلیٰ حضرت شہزادۂ و جانشین تاج الشریعہ
قاضی القضاۃ فی الہند پیر طریقت رہبر شریعت
قائد ملت حضرۃ العلام الحاج الشاہ المفتی
محمد عسجد رضا
خاں قادری نوری بریلوی
مدظلہ العالی

بانی سرپرست روحانی
وارث علوم اعلیٰ حضرت عکس حجۃ الاسلام ثانی
مفتیٔ اعظم نور دیدۂ مفسر اعظم تاج الشریعہ
بدر الطریقہ حضرۃ العلام الحاج الشاہ المفتی
محمد اختر رضا
خاں قادری ازہری بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

مرکز اہل سنت و جماعت اسنادیہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کا ترجمان

مسلک اعلیٰ حضرت کا نقیب و پاسبان

ماہنامہ سنی دنیا
بریلی شریف

MAHNAMA SUNNI DUNIYA

مدیر: مولانا محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

شمارہ نمبر ۱
Issue No. 01
Vol. 8 جلد نمبر ۸

۱۴۴۴ھ
جمادی الاخریٰ
جنوری ۲۰۲۳ء

تزئین کار
عتیق احمد حشمتی (شجاع ملک)
آئی ٹی ہیڈ: جامعۃ الرضا
محمد تمہید خان عرشی
فائزہ پرنٹرس، حامدی مارکیٹ

قیمت فی شمارہ: ۳۰ روپے
سالانہ ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
سالانہ ۶۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
پاکستان، سری لنکا اور بنگلہ دیش سے ۱۲۰۰ روپے
امریکہ اور دیگر ممالک سے ۳۵ امریکی ڈالر

انتباہ
کسی بھی طرح کی قانونی چارہ جوئی صرف بریلی شریف کے کورٹ میں قابل سماعت ہوگی، مضمون نگار اور اہل قلم کی آرا سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں۔

نوٹ
قارئین کرام رسالہ سے متعلق کسی بھی طرح کی شکایت یا معلومات کے لئے صبح ۹ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک موبائل نمبر 8755096981 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہدایت
اہل قلم حضرات اور شعرائے اسلام سے التماس ہے کہ اپنے کمپوز شدہ مضامین و منظومات کی ان پیج یا ڈوک فائل رسالہ کی ای میل آئی ڈی پر بھی بھیج سکتے ہیں۔

Contact Address
MAHNAMA SUNNI DUNIYA
82-Saudagran, Dargah Aalahazrat
Bareilly Sharif (U.P.) Pin - 243003
Contact Numbers
0581-2458543, 2472166, 3291453

Email:
sunniduniya@aalaahazrat.com
nashtarfaruqui@gmail.com
atiqahmad@aalaahazrat.com
Visit Us:
www.sunniduniya.com
www.aalaahazrat.com
www.cisjamiaturraza.ac.in

رابطہ کا پتہ
ماہنامہ سنی دنیا
۸۲ر سوداگران، درگاہ اعلیٰ حضرت
بریلی شریف پن نمبر ۲۴۳۰۰۳

ایڈیٹر، پبلیشر، پرنٹر اور پروپرائٹر مولانا محمد عسجد رضا خاں قادری نے فائزہ پرنٹرس، بریلی سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ سنی دنیا ۸۲ر سوداگران درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی سے شائع کیا۔

Editor, Printer, Publisher & Owner Asjad Raza Khan, Printed at Faiza Printers, Opp. Lala Kashinath Jewelers, Hamidi Complex, Gali Wazeer Ali, Bara Bazar, Bareilly, Published at 82, Saudagran, Dargah Aala Hazrat, Bareilly Shareef (U.P.)

اس شمارے میں

کالم	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
اداریہ	سیدنا صدیق اکبر! اپنے القابات کے آئینے میں	محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی	۵
اسلامیات	شجر کاری کے طبی سماجی سائنسی اور اقتصادی فوائد	مولانا طفیل احمد مصباحی	۶
❁	بچوں کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں	مولانا رضوان عالم مرکزی	۱۳
❁	سرکار مدینہ پر جادو کا اثر	مفتی جمیل احمد قادری	۱۶
❁	کامیاب انسان	مولانا نہال پورنوی	۱۸
ملفوظات	ملفوظات تاج الشریعہ	حضور تاج الشریعہ	۲۲
احوال قوم وملت	اختلاف رائے کے دو مذموم اسباب	مولانا اشرف رضا قادری	۲۶
❁	خدا کو یاد کر پیارے وہ ساعت آنے والی ہے	صوفی عبد الصمد قادری رضوی	۲۸
❁	سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے	مولانا خلیل فیضانی	۳۰
❁	عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں	مولانا فیضان رضا علیمی	۳۱
اسلاف واخلاف	امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر	مفتی اسلم رضا میمن	۳۶
❁	بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا	حافظ افتخار احمد قادری	۴۷
ترغیبات	فکر آخرت	علامہ مفتی صالح قادری بریلوی	۵۰
منظومات	قسم خدا کی شہا کامیاب ہو جاؤں	حضور تاج الشریعہ	۵۲
❁	ادراک خرد سے ہے ورا رفعت صدیق	مولانا جسیم اکرم مرکزی	۵۲
❁	بتول ومادر شبیر فاطمہ زہراء	مولانا جسیم اکرم مرکزی	۵۲
❁	جہان علم کی تنویر حافظ ملت	محبوب گوہر اسلام پوری	۵۳
❁	گوہر حق ترے اقوال فقیہ ملت	مولانا سلمان رضا فریدی مصباحی	۵۳
خیر وخبر	امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۲۲ء	ڈاکٹر اقبال اختر القادری	۵۴

مشمولات

امام احمد رضا نمبر

امام اہل سنت کی حیات وخدمات پر ایک دستاویزی شمارہ جس کو آپ صرف ۲۰۰/روپئے ادارہ کو بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔

مفتی محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر اپنے القابات کے آئینے میں

افضل البشر بعد الانبیاء، نائب امام الانبیاء، امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی تاریخ اسلام میں ایک روشن بات کی حیثیت رکھتی ہے، آپ نے نہ صرف ہر قدم پر نبی کریم ﷺ کی رفاقت کا حق ادا کیا، بلکہ اپنا سب کچھ حضور کے قدموں پر نثار کر دیا، آپ کو تمام صحابۂ کرام میں سب سے زیادہ اسلامی تعلیمات واحکامات کی معرفت وممارست حاصل تھی، راہبوں نے آقائے کائنات ﷺ کی بعثت کی بشارت کے ساتھ ساتھ حضور کے رفیقان محترم امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اور امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بھی نشان دہی کی تھی، اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خلفائے راشدین کو شروع سے ہی کفر وشرک غلاظت سے محفوظ ومامون رکھا تھا۔

آپ کے بے لوث خدمات اور بے مثال کارناموں کے سبب حضور ﷺ اور اہل اسلام آپ کو مختلف ناموں اور القابات سے یاد کیا کرتے تھے، انھیں القابات میں ایک لقب ''عتیق'' ہے، چناں چہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ''عبد اللہ'' تھا، نبی کریم صل ﷺ نے انھیں فرمایا:

''انت عتیق من النار۔ یعنی تم جہنم سے آزاد ہو۔''

(صحیح ابن حبان، ج ۹ ص ۶)

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ایک دن اپنے گھر میں تھی، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام صحن میں تشریف فرما تھے کہ اچانک میرے والد گرامی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے، حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھ کر صحابۂ کرام سے ارشاد فرمایا:

''جو دوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہے، وہ ابوبکر کو دیکھ لے۔'' (المعجم الاوسط، الرقم ۹۳۸۴)

اس کے بعد سے آپ کا لقب ''عتیق'' ہو گیا، اسی طرح آپ کا ایک لقب ''صدیق'' بھی ہے، چناں چہ حضرت سیدہ حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''یا ابا بکر ان اللہ قد سماک الصدیق۔ یعنی اے ابو بکر! بے شک اللہ نے تمہارا نام "صدیق" رکھا ہے۔''

(الاصابہ، ج ۸ ص ۳۳۲)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کی سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں سے یہ مکمل واقعہ بیان فرمایا، مشرکین مکہ نے اس پر یقین نہ کیا، دوڑتے ہوئے حضرت صدیق اکبر کے پاس پہنچے اور کہنے لگے کہ کیا آپ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انھوں نے راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کی؟ آپ نے فرمایا: کیا حضور نبی کریم ﷺ نے یہ بیان فرمایا ہے؟ کفار نے کہا: جی ہاں: آپ نے فرمایا: اگر حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا شک وتردد تصدیق کرتا ہوں؛ کفار نے کہا: کیا آپ اس حیران کن بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس آ گئے؟ آپ نے فرمایا: بے شک! میں تو رسول اللہ ﷺ کی آسمانی خبروں کی صبح وشام تصدیق کرتا ہوں اور یقیناً وہ تو اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تعجب خیز بات ہے۔

◆◆◆

اداریہ

(از: مولانا طفیل احمد مصباحی*

شجرکاری کے طبی، سماجی، سائنسی اور اقتصادی فوائد

اسلامیات

شجرکاری اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے درختوں اور پودوں کے طبی اور اقتصادی فوائد مسلم ہیں، اس کے علاوہ شجر کاری کے سماجی و معاشرتی فوائد اور اس کے تہذیبی و ثقافتی قدریں بھی کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ شجرکاری زمانۂ قدیم سے عالمی تہذیب وثقافت کا ایک گراں قدر حصہ رہی ہے۔ متمدن اقوام ومذاہب کے ماننے والے تعلیم یافتہ حضرات بڑی رغبت اور پورے ذوق وشوق کے ساتھ شجرکاری کے عمل میں حصہ لیتے ہیں، اپنی عبادت گاہوں، گھروں، ہوٹلوں، پارکوں اور تفریح گاہوں میں خوشنما درخت اور پودے لگاتے ہیں۔ گھروں اور آفسوں کو پھول پتّیوں اور نوع بنوع گلدستوں سے سجا کر تفریح قلب اور تسکین خاطر کا سامان فراہم کرتے ہیں، دین اسلام ایک صالح سماج اور صاف وشفاف معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو طہارت و پاکیزگی کا حکم دیا ہے اور معاشرے کو جسمانی وروحانی اعتبار سے پاک وصاف رہنے کی تعلیم دی ہے، قرآن مقدس میں ہے:

''اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (قرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۲) ترجمہ: بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

''الطهور شطر الایمان۔ یعنی طہارت و پاکی نصف ایمان ہے۔''

اللہ کے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شجر کاری کا حکم دیا ہے، اس کے پس پردہ بہت سارے اغراض و مقاصد کارفرما ہیں، جن میں سے ایک سماج اور معاشرے کو زمینی اور فضائی آلودگیوں سے پاک کرنا بھی ہے، شجرکاری کا پہلا سماجی فائدہ یہ ہے کہ اس سے سماج خوش گوار اور دلکش نظر آتا ہے۔ چاروں طرف ہریالی اور سبزے دکھائی دیتے ہیں، جو طبیعت کو فرحت اور تازگی بخشتے ہیں۔ معاشرے میں رہنے والے افراد درختوں کی چھاؤں میں بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ انہیں تازہ ہوائیں بآسانی دستیاب ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں درختوں اور پودوں سے لکڑیوں کی شکل میں ایندھن فراہم ہوتے ہیں، جو آگ جلانے اور کھانا پکانے کے کام آتے ہیں۔ انسان جو ایک معاشرتی جانور ہے، اس کو زندہ رہنے کے لیے غذا، میوہ، پھل، اناج اور سالن وغیرہ کی ضرورتیں پڑتی ہیں اور یہ ساری چیزیں درختوں، پودوں اور کھیتوں اور باغوں سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ انسان اپنے مویشیوں کے لیے پتے انہیں درختوں سے توڑتے ہیں اور جانوروں کے چارہ پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ سماج کو گھر، مکان اور محل تعمیر کرنے کے لیے لکڑیوں کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ لکڑیاں، پیڑوں سے حاصل کی جاتی ہیں، درختوں اور پودوں کا ایک اہم معاشرتی فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگ جب ایک جگہ رہتے رہتے اکتا جاتے ہیں تو تفریح کرنے اور دل بہلانے کے لیے باغوں اور پارکوں میں جاتے ہیں، جہاں قسم قسم کے پھول، پودے، خوشنما درخت اور جھاڑیاں ہوا کرتی ہیں اور لوگ ان پرکشش مناظر کو دیکھ کر قلبی سکون محسوس کرتے ہیں، سنڈے یعنی اتوار کا دن جو ہفتہ واری عالمی تعطیل کا دن ہے، جب آپ پارکوں کا رخ کریں تو وہاں کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔ اتوار کے دن تفریح گاہوں (جو بالعموم پودوں اور گلدستوں سے آراستہ ہوتی ہیں) میں انسانوں کی بھیڑ نظر آتی ہے۔

معاشرے میں بسنے والے انسان عام حالت میں بالعموم

* مضمون نگار ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ کے سابق نائب مدیر ہیں۔

شور وغل اور چیخ وپکار کو ناپسند کرتا ہے اور پرسکون ماحول کا متلاشی رہتا ہے، پیڑ پودے انسان کی اس فطری جبلّت کو پوری کرتا ہے اور وہ اس طرح کہ شجر کاری کے نتیجے میں پیدا ہونے درخت شور شرابے کو روکنے میں ایک قدرتی غلاف اور ڈھال کا کام کرتا ہے، اسی طرح پیڑ پودے گرد وغبار سے سوسائٹی کو بچانے، سڑکوں اور شاہراہوں کو مزیّن کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک عرب عالم" شجر کاری" کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتا ہے:

"فوائد الاشجار كثيرة :منها :تزئين الشوارع و الطرقات ، تقليل الغبار فى المدىٰ والقرىٰ والتخفيف من الضجيج والاصوات المزعجة۔

اسی طرح ماحول کو سازگار اور موسم کو معتدل رکھنے میں یہ درخت اور پودے کافی معاون ثابت ہوتے ہیں، کیوں کہ ان کے اندر سورج کی شعاعوں کو جذب کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ پودے فضاؤں میں آوارہ پھرنے والی زہریلی گیسوں کو جذب کر کے آکسیجن یعنی شفاف ہوا خارج کرتے ہیں جس سے ہماری صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ مریضوں کے لیے ہرے بھرے درخت اور پھول پودے ایک مسیحا کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی لیے ڈاکٹر مریضوں کو ہرے بھرے باغات اور سبزہ زاروں میں چہل قدمی کی صلاح دیتے ہیں، کیوں کہ ہرے بھرے پھولوں اور پودوں کے مناظر دیکھنے کے بعد وہ بہت جلد صحتیاب ہونے لگتے ہیں۔ چنانچہ اس حوالے سے مذکورہ عرب عالم مزید لکھتا ہے:

"تعمل الاشجار على التوازن البيئى وعلى المحافظة على المناخ المعتدل ، حيث تعمل النباتات على امتصاص الطاقة الشمسية فى الصيف و تقوم فروع الاشجار ببث هذه الحرارة فى فصل الشتاء . تعتبر الشجرة من اهم الاسباب اللتى تمنح الانسان الراحة النفيسة حيث يدخل السرور نفس الانسان عند جلوسه تحت الشجرة او رويته لها . ان المرضىٰ الذين تطل نوافذهم على حدائق فيها اشجار جميلة و مزهرة تتحسّن حالتهم الصحيحة بشكل اسرع من غيرها۔"

درختوں اور پودوں کے مندرجہ بالا فوائد اپنی خاموش زبان میں اس بات کا ہم سے شدید مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم درختوں کو تحفظ فراہم کریں، ان کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور جہاں تک ہو سکے ہم شجر کاری کے عمل کو فروغ دیں۔ معاشرے کو صاف و شفاف بنانے اور ماحولیاتی آلودگیوں کو ختم کرنے میں شجر کاری مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ آج جب کہ ماحولیاتی آلودگی پوری دنیا کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے، ایسے میں اسلام کے نظام طہارت کو دنیا میں نافذ کرنے اور ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے والے شجر کاری جیسے عمل کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں جناب پرویز عالم اشرفی کا مضمون" ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں" بڑی اہمیت کا حامل ہے، اس کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

"ماحولیات کے عدم توازن کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھے جانے کی لائق ہے کہ اس کا سبب کوئی ایک نہیں ہے، بلکہ اس کے مختلف اسباب ہیں، جن میں بڑھتی ہوئی آبادی بھی اہم ہے۔ آج کی بڑھتی ہوئی ابادی نے رہائش کا مسئلہ پیدا کر دیا ہے جسے پورا کرنے کے لیے انسانوں نے بے دردی سے جنگلوں کا صفایا کرنا شروع کر دیا ہے، حالانکہ سائنسی تحقیق یہ اشارہ کر چکی ہے کہ درختوں کی اندھا دھند کٹائی سے ماحولیات کا توازن بگڑ رہا ہے، درخت اور پودے ماحولیات کو سازگار اور موسم کو اعتدال پر رکھنے میں معاون ہوتے ہیں، سائنس کے اس علم سے پہلے قرآن حکیم میں اللہ پاک نے ہدایت فرمادی ہے کہ زمین پر ہریالی انسانوں کے لیے نہایت مفید ہے، اسی لیے اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ" بے ضرورت درختوں کو نہ کاٹیں، کیوں کہ ہرے بھرے درخت انسانوں

اور جانوروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔''

سائنس کا تجربہ بتاتا ہے کہ درخت فضا سے زہریلی گیسوں کو جذب کر کے صاف ہوا (Oxygen) خارج کرتے ہیں جو انسان اور جانور دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے، سائنس کی اصطلاح میں درخت انسانوں کے دوست ہیں مگر یہاں ایک بات واضح کر دوں کہ علم سائنس کے ارتقا سے بہت پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں بھی دشمن کے درختوں کو نہ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لیے آج دنیا کے کونے کونے میں شجر کاری ایک مہم کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شجر کاری کا درس دیا ہے۔ اس لیے آج آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔''

(قومی کونسل، دہلی، دسمبر 2018ء)

پیڑ پودوں کے سائنسی فوائد

یہ دور سائنس و ٹیکنالوجی کا دور ہے، صنعتی انقلابات اور سائنسی ایجادات نے دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے، آج نت نئی سائنسی دریافتیں سامنے آرہی ہیں اور ان سائنسی تحقیقات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سینکڑوں ادارے اور تنظیمیں وجود میں آچکی ہیں، جہاں ماہرینِ فلکیات وارضیات انسانی مفادات سے وابستہ سائنسی حقائق کو زمینی سچائیوں میں تبدیل کرنے کے لیے شب و روز کوشاں نظر آرہے ہیں، درخت اور پیڑ پودے بیشمار فوائد پر مشتمل ہیں۔ شجر کاری اور کھیتی باڑی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے نوع بنوع پھل، پھول، سبزیاں، ہزاروں قسم کے پودے اور سینکڑوں جڑی بوٹیاں ہمارے جسمانی امراض کے خاتمے کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق درخت لگانے کے ساٹھ مثبت فوائد دریافت کیے گئے ہیں، اگر ان پر عمل کیا جائے تو ملک و معاشرے میں بسنے والے انسان کی پچاس فیصد بیماریاں گھر بیٹھے بیٹھے ختم ہو سکتی ہیں۔ حالیہ سائنسی تحقیق کے مطابق درخت اور پیڑ پودوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے اٹھارہ افراد کی ایک سال کی آکسیجن کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ گلوبل وارمنگ کو روکنے میں جنگلات اور ان کے درخت اہم کردار ادا کرتے ہیں، سائنس دانوں کا کہنا ہے گلوبل وارمنگ کو اگر روکنا چاہتے ہیں تو کل کے بجائے آج ہی اپنے گھروں، محلوں اور ملکوں میں شجر کاری کا عمل شروع کر دیجیے۔ ماحولیاتی آلودگی ایک بڑی وجہ فیکٹریوں سے نکلنے والے زہریلے فضلات اور صحت پر مضر اثرات ڈالنے والے دھواں ہیں۔

شجر کاری کے عمل کو منظم طریقے سے کامیاب بنا کر انسانی آبادیوں کو اس عذاب سے نجات دلایا جا سکتا ہے، سائنس تحقیقات نے دنیا میں بسنے والی آبادیوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر گلوبل وارمنگ کو روکا نہیں گیا تو روئے زمین پر انسانوں کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ گلوبل وارمنگ کے تدارک کے بہت سارے طریقے سائنس دانوں نے بتائے ہیں، جن میں سے ایک شجر کاری بھی ہے، اگرچہ درخت اور پودے، گلوبل وارمنگ کا واحد علاج نہیں، لیکن اس کی روک تھام میں اس کی کلیدی حیثیت سے انکار بھی ممکن نہیں۔ عزیز دوستو! "موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا" اس سے پہلے کہ گلوبل وارمنگ کے عذاب میں دیگر افراد و ممالک کی طرح ہم بھی مبتلا ہو جائیں، اس کے تدارک اور ازالے کی کوشش کریں۔ اپنے گھروں میں، اپنے محلوں میں اور وطن و ملک کی مختلف شاہراہوں پر شجر کاری کریں، تاکہ ہمارا وطن جنّتِ ارضی کا نمونہ بنے۔ ملک میں خوش گوار مناظر دیکھنے کو ملیں اور اسی بہانے گلوبل وارمنگ کی زد سے باشندگانِ ملک محفوظ رہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کو سیلاب کی تباہی سے بچانے کے لیے اور سیلاب کے خطرات کم کرنے میں بھی پیڑ پودے ڈھال کا کام انجام دیتے ہیں، درخت اور پودے انسانوں کو قحط اور خشک سالی سے بچاتے ہیں، کیوں کہ یہ بادلوں کی تشکیل کے باعث بنتے ہیں۔ درخت اور پودے ڈیپریشن اور ذہنی تناؤ جیسے امراض کا خطرہ کم کرتے ہیں۔

جدید سائنس کا یہ بھی کہنا ہے کہ عالمی سطح پر فیکٹریوں اور کارخانوں کی بڑھتی تعداد نے ہمارے گرد و پیش کے ماحول اور فضاؤں کو آلودگیوں سے بھر دیا ہے، گرین ہاؤس ایفیکٹ سمیت

سیلاب جیسی متعدد آفات سے بچنے کا ذریعہ بھی یہی درخت ہیں۔ پیڑ پودے، کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں، جس کا فضا میں بڑھتا ہوا تناسب گرین ہاؤس ایفیکٹ کی بنیاد سمجھا جاتا ہے ماحولیاتی آلودگیوں سے چھٹکارا پانے کا ایک ذریعہ شجر کاری ہے کیوں کہ درخت اور پودے، فضائی آلودگیوں کے دشمن ہیں۔ مسموم فضاؤں کو درخت کی تازہ اور صاف وشفاف ہوائیں ختم کر دیتی ہیں، شجر کاری اور پیڑ پودے لگانے سے ملک ومعاشرے میں خوب صورتی پیدا ہوتی ہے، ماحول خوش گوار نظر آتے ہیں، جس سے بیماریوں کو پھیلنے کو موقع کم ملتا ہے۔

درختوں اور پودوں کے طبّی فوائد

بیماریوں سے لڑنے اور امراض کے خاتمے کے لیے پودوں کا استعمال زمانہء قدیم سے کیا جا رہا ہے۔ آج میڈیکل سائنس ترقی کے ہفت آسمان پر پہنچ چکی ہے اور نت نئی بیماریوں کی ادویہ دریافت کر چکی ہے۔ لیکن زمانہء قدیم میں جب کہ دنیا میڈیکل سائنس کے نام تک سے واقف نہیں تھی، اس وقت اطبّا بیماریوں کا کامیاب اور تشفی بخش علاج انھیں پودوں سے کیا کرتے تھے، مقام افسوس ہے کہ آج ہم پودوں کے طبی فوائد کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور ہومیو پیتھ سے زیادہ ایلو پیتھ دواؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ بیمار ہونے پر جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والے ماہر حکیم کے پاس جانے کے بجائے ہم انگریزی ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور مہنگے اسپتال کی طرف رخ کرتے ہیں۔

آج ہم بیماریوں سے لڑنے کے لیے نئے پودوں کی تلاش نہیں کر رہے ہیں بلکہ انگریزی دوائیوں اور ٹبلیٹس کو ہی اپنے درد کا درماں سمجھ رہے ہیں اور ہمارے آباء واجداد عرصہ دراز سے بیماریوں کے ازالے کے لیے جو پودے استعمال کر رہے تھے، ان کے نام اب ہم بتدریج بھولتے جا رہے ہیں، آج ہم جس وسیع وعریض دنیا میں زندگی گذار رہے ہیں، یہ درختوں اور پیڑ دوں سے گھری ہوئی ہے۔ ان پودوں کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم انھیں کھاتے ہیں، پہنتے ہیں، اپنے چوپایوں کو کھلاتے ہیں اور گھروں کی تعمیر میں ان کا استعمال کرتے ہیں۔ بیماریوں کے علاج سے لے کر گھر کی آرائش وجمال اور دوست احباب کو تحائف دینے تک میں ہم ان کا استعمال بھرپور انداز میں کرتے ہیں۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ہم اب تک پیڑ پودوں کا مکمل طور پر استعمال نہیں کر پا رہے ہیں۔ برطانیہ میں قائم بوٹینیکل گارڈن میں محققین پودوں کی ایسی خاصیت تلاش کر رہے ہیں جن سے انسانی زندگی بہتر ہو سکے، اب پودوں کی مدد سے خشک سالی، سیلاب اور جنگل کی آگ سے نمٹنے کی کوششیں جاری ہیں یہی نہیں بلکہ فاقہ کشی سے بچنے، گلوبل وارمنگ کی تباہیوں سے محفوظ رہنے اور پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے سائنسداں" مسیحا پیڑ پودوں" کی تلاش میں سرگرم عمل ہیں، ہم جس قسم کی فصلیں اگاتے ہیں، ان کی جنگلی یا خودرو اقسام بھی دنیا میں موجود ہیں۔ بوٹینیکل گارڈن میں اسی مناسبت سے" فصلوں کے جنگلی رشتہ داروں" کی تلاش جاری ہے۔ پودوں کی یہ جنگلی اقسام کیڑوں، بیماریوں اور پانی کی قلت سے دنیا کو نجات دلانے میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے بیان کے مطابق آج علاج میں تقریباً 28/ہزار پودوں کا استعمال کیا جاتا ہے، لیکن ان پودوں میں سے صرف 16 فیصد کا ذکر ملتا ہے۔ پودوں یا جڑی بوٹیوں پر مشتمل دواؤں کا دنیا بھر میں تقریباً 83/ارب ڈالر کا کاروبار ہو رہا ہے، اگرچہ آج جدید میڈیکل سائنس کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے، مگر مقام شکر ہے کہ اس گئی گذری حالت میں بھی پودوں اور جڑی بوٹیوں کے ذریعے قدرتی طریقہء علاج دن بدن مقبول ہو رہا ہے، جرمنی میں 90 فیصد لوگ پودوں پر مشتمل دوائیں استعمال کرتے ہیں؛ جن میں لہسن، ادرک، لونگ وغیرہ شامل ہیں۔ پودوں کی چند جنگلی اقسام ہیں جو ہمارے لیے حیرت انگیز طور پر علاج کا کام کر سکتی ہیں، اسی قسم کا ایک پودا" اینسیٹ" ہے، یہ افریقی ملک ایتھوپیا میں اُگتا ہے، ایتھوپیا کے لوگوں میں اس کے دو سو نام مشہور ہیں۔ وہ اسے کھاتے ہیں، ادویات اور چٹائی بناتے ہیں، گھروں کی تعمیر اور جانوروں کے چارہ کے طور پر استعمال

کرتے ہیں، اس سے کپڑے بھی بناتے ہیں" اینسیٹ" کیلے کے خاندان کا ایک جنگلی پودا ہے، جسے دوسرے ممالک میں اگانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ سائنس دانوں کی کوشش ہے کہ اسے دوسرے ممالک میں بھی اگایا جائے، تاکہ اس کی ہمہ گیر افادیت عام ہو سکے۔ اینسیٹ سے آٹا، اور سوپ بھی بنتا ہے اور اسے آلو کی طرح ابال کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس پودے کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ خشک سالی، سیلاب اور طوفان میں بھی خود کو محفوظ رکھ لیتا ہے، نباتات یعنی پودوں کی ہمہ جہت تاثیرات کو دیکھتے ہوئے، سائنسدان ایسے جادوئی پودوں کی دریافت میں بھی لگے ہیں جو ہماری تمام تر ضروریات کو پورا کریں، ہماری مشکلات کو آسان کریں اور کرۂ ارض کو بچانے میں مددگار ثابت ہوں۔

گھر میں پودے لگانے کے طبّی فوائد

گھر میں پودے لگانے کے ویسے تو کئی فائدے ہیں، لیکن اب ڈاکٹروں نے باقاعدہ اس بات کی تصدیق کردی ہے کہ گھر میں اگائے گئے پودے طرز زندگی اور انسانی صحت پر نہایت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں، ایک ڈاکٹر ایمی لاک کے مطابق اس کا بچپن جس گھر میں گذرا وہاں بے شمار پودے تھے، جب وہ اپنے گھر سے باہر دوسری جگہ مقیم ہوگئی تو اس کا اثر یہ ہوا کہ پودوں کی کمی کی وجہ سے اس کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہونے لگے اور اسے پودوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی، چنانچہ ڈاکٹر ایمی کہتی ہے کہ میں جہاں بھی گئی اپنے آس پاس پودے ضرور لگائی، ماہرینِ طب کے مطابق پودے چاہے درختوں کی شکل میں گھر کے باہر ہوں یا چھوٹے گملوں میں گھر کے اندر، یہ دماغی صحت پر بڑے اچھے اور خوشگوار اثرات ڈالتے ہیں۔ پودے ہمارے دل و دماغ کو فرحت و تازگی بخشتے ہیں اور جب ہمارا موڈ آف رہتا ہے تو یہ اسے آن یعنی بہتر کرتے ہیں، آپ کے ذہنی دباؤ کو کم کرتے ہیں اور آپ کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں سائنسدانوں کے مطابق فطرت آپ کے موڈ کو تبدیل کردیتی ہے، اسی طرح اگر آپ کوئی تخلیقی کام کرنا چاہتے ہیں تو پودوں کے قریب بیٹھ کر کریں اس سے یقیناً آپ کی تخلیقی کارکردگی بہتر ہوگی۔ گھر میں موجود پودے گھر کی ہوا کے معیار کو بہتر بناتے ہیں۔

آج کل جو ہوا ہمیں میسر ہے وہ آلودگی سے بھرپور ہے۔ پودے ہوا کو آلودگی سے صاف کرتے ہیں اور ہوا کو تازہ کرتے ہیں، پودے ہوا میں نمی کے تناسب بھی بڑھاتے ہیں، سائنسدانوں کے مطابق پودے درد اور تکلیف کو کم کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ ایک ریسرچ کے تحت ایک اسپتال میں مریضوں کے قریب پودے رکھے گئے جن کے قریب پودے تھے ان مریضوں نے دردکش دواؤں کا کم استعمال کیا بہ نسبت ان مریضوں کے جن کے قریب پودے نہیں رکھے گئے تھے۔ شجرکاری کے طبی فوائد کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقتباس بھی ملاحظہ کریں :

''جناب ڈاکٹر بدرالدجیٰ، استاذ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (اے ایم یو) کے سرسید ہال میں پیڑ پودوں کی دیکھ بھال کرنے والے مالیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ ہاسٹل کی رونق و شادابی آپ ہی جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے، جس کی ہر سطح پر تعریف ہونی چاہیے۔ انہوں نے اچھے طریقے سے پودوں کی دیکھ بھال کرنے پر انعام و اکرام سے بھی نوازنے کا اعلان کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اچھی صحت اور اچھے ماحول کی تشکیل کے شجرکاری کو ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ : یہ ضروری نہیں ہے کہ یوم ماحولیات پر ہی اس جانب توجہ دی جائے بلکہ یہ دن تو صرف اس لیے ہے تاکہ ہم اس کو نہ بھولیں اور کم از کم ایک دن ہم اس جانب پوری طرح سے متوجہ ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ماحولیات کی تباہی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ لوگوں کو دروازے اور کرسی میز تو لکڑی کی چاہیے مگر پودے لگانا وہ ضروری نہیں سمجھتے، ہمیں اس سوچ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے، ڈاکٹر بدرالدجی نے طلبہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہاں صرف نصابی علم حاصل کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ آپ یہاں زندگی جینے کا طریقہ سیکھنے آئے ہیں، اس لیے کتابی دنیا سے باہر نکل کر بھی سوچیے اور ملک و وطن کو صحت مند اور شاداب

رکھنے کے لیے پیڑ پودے لگائیے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا کو صحت بخش ماحولیات کی ضرورت ہے اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب ہم اپنے ارد گرد درخت لگائیں اور شجر کاری کا کام احسن طریقے سے انجام دیں، انہوں نے مزید کہا کہ جب اچھی فضا اور اچھا ماحول ملتا ہے تو طبیعت میں نشاط پیدا ہوتی ہے اور ہر کام میں دل لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے سرسید کے بنائے ہوئے اس تاریخی ہال کو پیڑ پودوں سے سجا رکھا ہے جس میں ہمارے مالی بھائیوں کا بڑا اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیڑ پودوں کی ہریالی سے پڑھائی میں بھی دل لگتا ہے، کیوں کہ اس سے لوگوں پر ماحول کی خوشگواری کے نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس لئے آپ یہاں کے ذمہ داران کا تعاون کریں اور جب تک آپ ان کا تعاون کرتے رہیں گے، ہمارا سرسید ہال اور ہماری یونیورسٹی سرسبز و شاداب اور خوبصورت بنی رہے گی، ڈاکٹر بدرالدجیٰ نے شجر کاری کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ جہاں بھی جائیں ایک پودا ضرور لگائیں یہ ان کے لیے یادگار بھی ہوگا اور اس سے صحت بخش ماحولیات بھی وجود میں آئے گی۔ (روزنامہ چوتھی دنیا، 11/جون 2018 بروز پیر)

گھر میں اگائے گئے پودوں سے ہمیں غذائی اشیا اور جڑی بوٹیاں بھی حاصل ہوسکتی ہیں، جیسے ایلو ویرا، ہربز وغیرہ، ان پودوں سے اس مد میں خرچ ہونے والی رقم کی بچت بھی ہوسکتی ہے۔ انسان و حیوانات پر قدرت کے بیشمار انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ اس نے ہمارے ہمارے فائدے کے لیے پوری روئے زمین پر قسم قسم کے پیڑ پودے اگائے اور ان کی ہمہ گیر تاثیرات سے ماہرین کو واقف کرایا۔ ان باکمال اور حیرت انگیز درختوں میں سے ایک زیتون کا درخت بھی ہے، جو اپنے اندر بیشمار فوائد و تاثیرات رکھتا ہے۔ ماہرین طب کا اتفاق ہے اور عوام و خواص بھی ان کے فوائد سے کچھ حد تک آگاہ ہیں، درختوں اور پودوں کے اقتصادی فوائد: اسلامی نظام حیات جن ہدایات و تعلیمات پر مشتمل ہے، ان میں سے بعض کا تعلق ایمانیات و عقائد سے ہے، بعض کا عبادات و معاملات سے، بعض کا اقتصاد و معیشت سے اور بعض کا تعلق مکارم اخلاق سے ہے، اللہ رب العزت کی بیشمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت درخت اور پودے بھی ہیں۔ یہ ہمارے فائدے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان درختوں کا فائدہ جسمانی و روحانی بھی ہے اور مالی و اقتصادی بھی۔ اگر مذہب اسلام کے نظام اقتصاد و معیشت پر عمل کرتے ہوئے ہم شجر کاری کریں اور پیڑ پودوں کا استعمال کریں تو مالی اعتبار سے ہم مضبوط ہوسکتے ہیں۔ درختوں کے اقتصادی فوائد سے انکار ممکن نہیں۔ یہ بیک وقت ہمیں اناج، سالن، پھل فروٹ اور میوے بھی دیتے ہیں اور ہماری تفریح طبع کا سامان بھی مہیا کرتے ہیں۔ اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں ہمیں راحت و آرام بھی پہنچاتے ہیں اور درجۂ حرارت کو کم کے ہمیں سورج کی تمازت سے بچاتے بھی ہیں، درختوں کے چند اقتصادی فائدے ملاحظہ کریں:

شہر ہو یا گاؤں، گھر ہو یا دفتر ہر جگہ استعمال ہونے والے کارآمد بینچ، لکڑی کی کرسیاں دلکش اور خوبصورت فرنیچر درختوں کے ہی مرہونِ منت ہیں (آج اگرچہ لکڑی کے بجائے پلاسٹک کی کرسیاں عام ہونے لگی ہیں، لیکن ایک زمانے تک لکڑی کی کرسیاں ہی گھروں اور دفتروں کی زینت ہوا کرتی تھیں) تاہم بینچ، ٹپائی، پلنگ، سنگاردان اور چارپائی آج بھی لکڑیوں کی ہی بنائی جاتی ہیں اور انسان کے سونے بیٹھنے اور آرائش کے کام آتی ہیں) آج کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں تجارت کی سینکڑوں قسمیں عام ہوچکی ہیں، جن میں سے ایک فرنیچر بھی ہے جو آج وسیع پیمانے عالمی تجارت کا ایک وقیع اور مفید ترین حصہ ہے، اس نے اقتصاد و معیشت کی دنیا میں کامیاب جگہ بنائی ہے، جو دراصل شجر کاری اور پیڑ پودے کی دین ہے۔

اگر درخت نہ ہوتے اور شجر کاری کا عمل انجام نہیں دیا جاتا تو سردیوں اور گروں سے بچنے کے لیے مکانات کیسے بنائے جاتے اور ان مکانوں اور کارخانوں کی تعمیرات میں استعمال ہونے والی لکڑیاں کہاں سے آتیں؟ ذرائع نقل و حمل میں ریل کے ڈبے، بسوں، ٹرکوں کے ڈھانچے، جہاز، کشتیاں اور پل وغیرہ

اپنی ساخت اور بناوٹ میں درختوں کے محتاج ہیں، صنعتی اور تجارتی لحاظ سے درختوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بیل گاڑی، رتھ، کدال کا قبضہ، ماچس، پتنگ اور بہت سارے کھیلوں کے ساز وسامان درختوں سے بنائے جاتے ہیں، درختوں سے حاصل کی جانے والی بیشمار ادویات، روغنیات، تیل، بیروزہ، رال اور دیگر کیمیائی مرکبات ہماری روزمرّہ زندگی میں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

ریشم جس سے زرق برق قیمتی لباس تیار ہوتے ہیں، خصوصی کیڑوں کے ذریعے درختوں سے ہی حاصل کیا جاتا ہے، درختوں کا ایک اقتصادی پہلو اور معاشی فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے قسم قسم کے پھل اور میوے حاصل ہوتے ہیں اور آج پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر اس کی تجارت ہو رہی ہے اور تاجر لوگ ان پھلوں سے لاکھوں کروڑوں کی رقمیں کما رہے ہیں، ابھی چند روز پیشتر یوٹیوب پر شجر کاری کے اقتصادی اور طبی فوائد سے متعلق ایک عرب عالم کی تحریر سے نظر سے گذری، موضوع کی مناسبت سے ایک پیراگراف ہم یہاں نقل کرتے ہیں :

”وللشجرة العديد من الفوائد الاقتصادية ، حيث يمكن الاستفادة من جزوع الاشجار و اخشابها فى الصناعات المختلفة ،حيث تدخل الاخشاب اليوم فى صناعة الاثاث المنزلى واثاث المكاتب و الشركات كما تدخل فى الاقلام و الابواب بالاضافة الى اهميتها فى البناء و الاعمار، كما يمكن الاستفادة من الاشجار فى صناعة العديد من انواع الادوية اللتى تعالج مختلف الامراض حيث يتم صناعة الدواء و بيعه و تصديره حول العالم. یعنی درختوں کے متعدد اقتصادی فوائد ہیں، ان کی جڑوں سے اور لکڑیوں سے نفع اٹھایا جاتا ہے، گھروں، مکانوں اور فیکٹریوں کی تعمیرات میں اس کی لکڑیاں کام میں لائی جاتی ہیں، اس کی اہمیت کے پیش نظر دروازے میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے، اسی طرح مختلف قسم کی ادویات میں درختوں اور پودوں کے مفید اجزا ملا کر دوائیاں تیار کی جاتی ہیں اور پوری دنیا میں سپلائی کی جاتی ہیں۔“

غرض کہ پیڑ پودوں کے ہمہ جہت فوائد وثمرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا ہمیں شجر کاری کو زیادہ سے زیادہ فروغ دے کر ماحولیات اپنے لئے صحت بخش بنانا چاہئے۔

◆◆◆

ص ۲۷ ر کا بقیہ.....

فی اصلہ محمودا۔ یعنی اختلافِ رائے کی مذموم اور قبیح شکل یہ ہے جہالت اور ہوائے نفسانی کے تحت کسی نظریہ سے اختلاف کیا جائے اور اس کا مقصد ہوائے نفسانی کی تکمیل ہو۔“ (الاعتصام للشاطبی، جلد ۱ ص ۱۸۲ ر مطبوعہ مکتبۃ التوحید)

◆◆◆

ऐ रज़ा हर काम का एक वक़्त है दिल को भी आराम हो ही जाएगा
आयुर्वेद है सदा के लिए आयुर्वेद अपनाये जीवन बचायें
A WIDE RANGE OF HIGH QUALITY AYURVEDIC, UNANI MEDICINES & HERBAL COSMETICS.
FOR FRANCHISE, STOCKIST, DISTRIBUTOR & WHOLE SALE SUPPLY IN ALL OVER INDIA
Start your business with us
RAZA PHARMA (U&A)
AN ISO 9001-2015 CERTIFIED CO.
Regd.office-Babunia road makhdum sarai more siwan bihar 841226
Email : razapharma25@gmail.com
customer care no. 7004268819

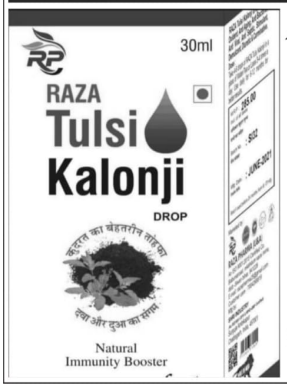

آیورویدک، یونانی اور ہربل دواؤں کے تاجر
حضرات کے لیے سنہرا موقع
ہندوستان کے ہر صوبے میں ہماری کمپنی کے دواؤں کی ڈسٹریبوٹر، فرنچائزی اور اسٹوکیز لینے کے لیے رابطہ کریں:
منیجنگ ڈائریکٹر رضا فارمہ (یو.این.اے)
اسیر تاج الشریعہ حکیم ضمیر الدین احمد رضوی، سیوان (بہار)
Mob:.7250652788 7004268819
visit us: www.razapharma.com
Email: razapharma25@gmail.com

از: مولانا محمد رضوان عالم مرکزی *

بچوں کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

نوع انسانیت میں بچے اللہ تبارک وتعالیٰ کی وہ پیاری مخلوق ہیں کہ جن سے ہر کوئی محبت والفت اور پیار کرتا نظر آتا ہے کیونکہ قدرتی اور فطری طور پر بچوں میں بھولا پن ہوتا ہے اور اِن کا ہر ادا ہر ایک کو اچھا اور پیارا لگتا ہے، بچہ جب ہنستا ہے تو ایک الگ منظر ہوتا ہے، روتا ہے تو ایک الگ سی کیفیت ہوتی ہے اور اس کا رونا لوگوں کے دلوں کو جذب کرتا نظر آتا ہے، باتیں کرتا ہے تو ان کی باتیں لطف ونرمی اور حلاوت وشیریں میں موجزن ہوتی ہیں اور بچوں سے محبت کیوں نہ ہو؟ حالاں کہ قرآن خود کہتا ہے:

"ألمال والبنون زينة الحيٰوة الدنيا-(پارہ ۱۵/ سورۂ کہف، آیت ٤٦) ترجمہ: مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے۔" (کنز الایمان)

جب اولاد، سنگھار اور زینت ہیں تو ظاہر سی بات ہے محبت ہوگی ہی اور ایک مقام پر ہے:

"زُين للناس حبُ الشهوٰت من النساء و البنين والقناطير المقنطرة من الذهب و الفضة والخيل المسومة والأنعام والحرث ذٰلك متاع الحيٰوة الدنيا-(پارہ ۳/ سورۂ آل عمران، آیت ١٤) ترجمہ: لوگوں کے لئے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشانی کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے۔" (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں باصراحت مذکور ہے کہ اولاد لوگوں کی محبوب شی ہیں تو اس محبوب شی بچوں کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہونا چاہیے؟ میں اس تعلق سے ماہ ربیع الغوث کی گیارہویں کی نسبت سے گیارہ نکات نمبر وار پیش کرتا ہوں، ملاحظہ کریں:

[۱] جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے اذان کہنے سے ان شاء اللہ بلائیں دور ہو جائیں گی، بہتر یہ ہے کہ دہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے، بہت لوگوں میں یہ رواج ہے کہ لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اذان کہی جاتی ہے اور لڑکی پیدا ہوتی ہے تو نہیں کہتے، یہ نہ چاہیے بلکہ لڑکی پیدا ہو جب بھی اذان واقامت کہی جائے، ساتویں دن اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈا جائے اور سر منڈنے کے وقت عقیقہ کیا جائے اور بالوں کو وزن کر کے اُتنی چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(بہار شریعت جلد سوم، حصہ پانزدہم صفحہ ۳۵۵)

چنانچہ احادیث میں آیا ہے:

(۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ: كُنَّا فِي الجاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً، وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ اللهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ، وَنَلْطَخُهُ بِزَعْفَرَانٍ- ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچہ کے سر پر مل لیتا اب جبکہ اسلام آیا تو ساتویں دن ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر منڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد، الحدیث ۲۸٤۳: ، جلد سوم صفحہ ۱٤٤)

(۲) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الحسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ- ترجمہ: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن

* مضمون نگار گھیرا باڑی، ٹھاکر گنج کشن گنج بہار کے متوطن ہیں۔

بن علی رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد، الحدیث ۵۱۰۵، جلد چہارم صفحہ ۴۲۳)

(۳) عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ، وَيُسَمَّى، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ۔ ترجمہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور سر منڈا جائے۔

(جامع ترمذی، الحدیث ۱۵۲۲ رجلد سوم صفحہ ۱۷۷)

گروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اس کی نشوونما اور اس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

[۲] بچہ کا اچھا نام رکھا جائے، پورے ہندوستان میں عموماً اور ہمارے علاقے میں خصوصاً بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنیٰ نہیں یا ان کے برے معنیٰ ہیں ایسے ناموں سے احتراز و اجتناب کریں، انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

(۳) بچوں کے ساتھ حسن سلوک کریں اور نرمی سے پیش آئیں، اس لیے کہ اگر آپ نرمی سے پیش آئیں گے تو وہ بھی بڑے ہو کر آپ کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں گے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ۔ ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ مہربان ہے مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔" (صحیح مسلم، الحدیث ۲۵۹۳)

اسی میں ہے:

"مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ۔ ترجمہ: جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔" (ایضاً، حدیث ۲۵۹۲)

اور بخاری شریف میں ہے:

"إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا۔ ترجمہ: تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔" (فضائل اصحاب النبی ﷺ، حدیث ۳۷۵۹: ، جلد دوم صفحہ ۵۴۹)

(۴) اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کریں، ہمیشہ ادب سے بات کریں، اچھا ادب و احترام سکھائیں اور ان پر شفقت کریں، ترمذی شریف میں ہے:

"لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا۔ ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے۔"

(کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۱۹۲۱ رجلد سوم صفحہ ۳۶۹)

ابن ماجہ میں ہے:

"أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ۔ ترجمہ: اپنی اولاد کا اکرام کرو اور انہیں اچھے ادب سکھاؤ۔"

(کتاب الادب، الحدیث ۳۶۷۱ رجلد چہارم صفحہ ۱۸۹)

ترمذی میں ہے:

"مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نُحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔ ترجمہ: باپ کا اولاد کو کوئی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں۔" (کتاب البر والصلۃ، الحدیث ۱۹۵۲ رجلد سوم صفحہ ۳۸۳)

اور بخاری شریف میں ہے:

"جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ، فَمَا نُقَبِّلُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔ ترجمہ: ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں۔" (کتاب الادب، الحدیث ۵۹۹۸ رجلد چہارم صفحہ ۱۰۰)

(۵) بچہ جب سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور جب دس سال کا ہو جائے تو مار کر نماز پڑھوائیں، جیسا کہ

حدیث میں آیا ہے:

"عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ-" (ترمذی شریف، الحدیث ۴۰۷ رجلد ا رص ۴۱۶)

(۶) بچوں کو بچپن ہی سے بُری باتوں سے روکیں اور بھلائی کا حکم دیں اور کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے لیٹنے اوڑھنے پہننے کا سنت طریقہ بتائیں، خاص کر بچیوں کو شروع ہی سے پردے کے تعلق سے بتائیں اور پردہ کرنا سکھائیں اس لیے کہ اگر بچیاں بچپن ہی سے پردہ کریں گی تو بڑے ہو کر از خود پردہ کرنے لگیں گی اور شریعت کی پاسداری کریں گی اور مصیبت پر صبر کی تلقین کریں، جیسا کہ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا:

"یٰبنی اقم الصلوٰۃ وأمر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابك-(پارہ ۲۱، سورہ لقمان، آیت ۱۷)

ترجمہ: اے میرے بیٹے نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو مصیبت تجھ پر آپڑے اس پر صبر کر۔" (کنز الایمان)

(۷) بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی مبارک زندگی کے واقعات سنائیں تا کہ بچوں کے سینوں میں اسلام اور اہل اسلام کی محبت پیدا ہو۔

(۸) نیکوں کی صحبت اختیار کرنے کے لیے کہیں اور بروں کی صحبت ان کے لئے زہر قاتل جانیں، اس لیے کہ حدیث پاک میں آیا ہے:

"مَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ، كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ، فَحَامِلُ المِسْكِ، إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً- ترجمہ: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال جیسے مشک کا اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا جو مشک لیے ہوئے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بُو پہنچے گی۔" (بخاری شریف، الحدیث ۵۵۳۴ رجلد سوم صفحہ ۵۶۷)

یعنی بروں کی صحبت میں رہو گے تو برا بن جاؤ گے اور اچھوں کی صحبت اختیار کرو گے تو اچھا بن جاؤ گے۔ ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

(۹) بچوں کو دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ کریں تا کہ آپ کے لئے دینی دنیوی کامیابی کا سبب بن جائیں اور حدیث میں ہے:

"خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ- یعنی سب سے بہتر انسان وہ ہے جو علم دین خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔"

(بخاری شریف، الحدیث ۵۰۲۷ رجلد ششم صفحہ ۱۹۲)

(۱۰) ان سے کلام کریں تو لہجہ نرم اختیار کریں، اپنائیت کے ساتھ اور زبان اردو ہو تا کہ بچے بچپن ہی سے نرم گوئی کے ساتھ ساتھ اردو زبان بھی سیکھ جائیں۔

(۱۱) ان کے سامنے ہنسی مذاق اور بے ہودہ باتیں نہ کریں اور نہ ہی انہیں بُرے القاب سے پکاریں اس لیے کہ وہ جو سنیں گے وہی نقل کرنے کی کوشش کریں گے، اللہ ربّ العزت ہمیں بچوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے اور مذکورہ باتوں پر عمل کی توفیق دے، آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

◆◆◆

ص ۱۷ رکا بقیہ.....

"لبید ابن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جادو کیا اور حضور کے جسم مبارک اور اعضائے ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا، قلب وعقل واعتقاد پر کچھ اس کا اثر نہ ہوا۔"

ان تفسیری شواہد سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام پر جادو ضرور ہوا تھا، مگر اس سے کوئی خلاف دین یا منافی نبوت، امر پیش نہیں آیا تھا۔

◆◆◆

از: مفتی جمیل احمد قادری *

سرکار مدینہ پر جادو کا اثر

اسلامیات

کہتے ہیں" چورا نجور نہیں سہتا" یعنی روشنی اسے ہضم نہیں ہوتی، نبوت کا چاند جب سیدہ آمنہ کے آنگن میں چمکا تو چوروں سے برداشت نہیں ہوسکا اور دنیائے کفر میں کہرام مچ گیا، لوگوں نے اس شمع رسالت کو بجھانے کے لئے ہر ممکن جتن کیا، شعب ابی طالب میں تین سال تک قید رکھا، قاتلانہ حملہ کیا، شہر بدر کیا اور بالآخر جب تمام حربے ناکام ہو گئے تو ایک مشہور جادوگر کی خدمات حاصل کیں اور اسے ڈھیر سارا مال دے کر رسول گرامی پر جادو کرادیا، کتب تفاسیر اور سیرت کی کتابوں میں حیات نبوی کا یہ باب شرح وبسط کے ساتھ مذکور ہے، حتیٰ کہ بخاری اور مسلم کی روایات میں بھی اس کا ذکر ہے۔

مگر حال ہی میں ایک مضمون نظر سے گزرا، جس میں اس بات سے انکار کیا گیا تھا کہ حضور پر نور ﷺ پر جادو ہوا تھا، مضمون نگار نے اپنے طور پر کئی دلائل پیش کئے تھے، پورا زور صرف کیا تھا اور یہاں تک لکھا کہ بخاری ومسلم میں جو ایسی روایات ہیں، وہ موضوع، مردود اور ناقابل اعتبار ہیں، کیونکہ نبی کی ذات پر ایسا جادوئی حملہ، آیت قرآنی کے خلاف ہے، منصب نبوت کے بھی خلاف ہے کہ نبی کی شخصیت کسی کے جادو سے متاثر ہو، کیونکہ صحت وقوی جب اثر پذیر ہوں گے تو تبلیغی فرائض میں رخنہ پڑے گا اور یہ منصب نبوت کے منافی ہے۔

راقم اس سلسلے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہے، پہلی بات تو یہ کہ جادو سے کسی شے کی حقیقت نہیں بدلتی، چیز اپنی حالت پر ہوتی ہے، البتہ نظروں کا دھوکا ہوتا ہے، کہ لوگ کچھ کا کچھ سمجھنے لگتے ہیں، امام اہل سنت، حضور اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا:

"سحر میں قلب حقیقت ہوجاتا ہے یا نہیں؟"

آپ نے ارشاد فرمایا:

"سحر میں اصل شئے بالکل متغیر نہیں ہوتی ہے، سحرہ فرعون (فرعونی جادوگروں) کے بارہ میں فرمایا جاتا ہے: سحروا اعین الناس واسترھبوھم۔ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا اور انہیں ڈرادیا، یخیل الیھم من سحرھم انھا تسعی۔ موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں ان کے جادو سے یہ بات پیدا ہوگئی کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں دوڑتی ہیں۔"

(الملفوظ، حصہ چہارم، صفحہ 34)

دوسری بات یہ کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود کی مختلف حیثیات ہیں، مثلاً حیثیت بشری حیثیت ملکی حیثیت نبوی وغیرہ اور سرکار مدینہ کی 63/ سالہ زندگی میں ان حیثیتوں کا ظہور موقع بہ موقع ہوتا رہا ہے، حضور انور کا بغیر کھائے پیئے، مسلسل روزے رکھنا اور صحت پر اس کا بال برابر اثر کا نہ ہونا، جسے صوم وصال کہا گیا، حیثیت ملکی تھی اور تاجدار مدینہ کا دندان مبارک شہید ہونا، پائے اقدس میں موچ آنا، مختلف مواقع پر بیمار ہونا، کافروں کے پتھروں سے جسم اطہر کا لہولہان ہونا، حیثیت بشری کا آئینہ ہے، اسی طرح احکام خداوندی کی تبلیغ میں کسی اپنے، یا بیگانے کی رو، رعایت نہ کرنا، کافروں کی پرزور مخالفت کے باوجود کلمہ حق کا اعلان کرتے رہنا، مٹھی بھر ہمراہیوں کے ساتھ کفر کی بڑی بڑی طاقتوں سے نبرد آزما ہوجانا، شرعی قانون کے نفاذ میں کسی کی پرواہ نہ کرنا جیسے امور، نبوی حیثیت کے جلوے ہیں۔

تیسری بات یہ کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیثیت بشری بھی عام انسانوں جیسی نہیں، بلکہ حضور اس حیثیت سے بھی تمام انسانوں سے ممتاز ہیں، مثلاً ایک انسان ایک وقت میں ایک ہی سمت دیکھ سکتا ہے جبکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیک وقت چاروں طرف دیکھا کرتے تھے، امام اہل سنت کا یہ

* مضمون نگار جامع رضا پٹنہ بہار کے بانی وسرپرست ہیں۔

شعر، اسی حقیقت کی ترجمانی ہے: ؎

شش جہت، سمت مقابل، شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں آفتا تیری بینائی کی

امام الانبیا ﷺ جنسی اعتبار سے بھی تنہا چار ہزار مردوں کے برابر طاقت رکھتے تھے۔ (خصائص کبریٰ للسیوطی، مترجم حصہ ۱ ص ۱۳۶)

جسمانی قوت کی بات کریں تو بڑا سے بڑا شہ زور پہلوان بھی آپ کے مقابل خاک چاٹنے پر مجبور ہو جاتا تھا، عقل و فکر و شعور میں کوئی ہمارے پیغمبر کا ہم پلہ نہیں، امام سیوطی لکھتے ہیں، دنیا کے تمام انسانوں کی عقل ہمارے نبی کی عقل مبارک کے سامنے ایسی ہے، جیسے لق و دق ریگستان کے سامنے ریت کا ایک ذرہ۔ (خصائص کبریٰ، ج ۱ ص ۱۳۰)

ولادت سے لے کر رحلت تک، حضور انور کی بشری حیثیت عقل انسانی کے لیے ایک معمہ ہے ؎

عرش کی عقل دنگ ہے، چرخ میں آسمان ہے
جان مراد! اب کدھر ہائے تیرا مکان ہے

ہر گوشہ، ہر ادا، عام انسانوں سے نرالہ تھا، ان حقائق کے بعد اب یہ سمجھنا آسان ہو گیا کہ حضور، سرور عالم، کی ذات پر جو سحر ہوا تھا، تو اس سے حیثیت نبوی پر کوئی آنچ نہیں آئی تھی، جس طرح دوسری بیماریوں کے باوجود منصب رسالت کے فرائض بہ حسن و خوبی انجام پاتے رہے، ٹھیک اسی طرح جادو کے اثرات کے باوجود تبلیغ اسلام میں رتی برابر کوئی فرق نہیں آیا، تفسیر عثمانی میں ہے:

"بعض یہود نے سحر کیا، جس کے اثر سے ایک طرح کا مرض بدن مبارک کو لاحق ہو گیا، اس دوران میں کبھی ایسا بھی ہوا کہ آپ ایک دنیاوی کام کر چکے ہیں، مگر خیال گزرتا کہ نہیں کیے ہیں، یا ایک کام نہیں کیا اور خیال ہوتا تھا کہ کیے ہیں، اس کے علاج کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دو سورتیں نازل فرمائیں۔"

ترجمان القرآن کا مصنف لکھتا ہے:

"اس جادو سے آپ کے مزاج میں تغیر آ گیا تھا، مگر یہ تمام آپ کی ذات تک محدود ہے، حتی کہ کسی کو معلوم تک نہ ہو سکا کہ آپ پر کیا گزری ہے، وحی پر اس کا کوئی اثر نہ تھا۔"

تفسیر ضیاء القرآن میں قدرے تفصیل ہے، حضور پر جادو کئے جانے کے بارے میں لکھا ہے:

"چھ ماہ گزرنے کے بعد معمولی اثر ظاہر ہونے لگا، آخری چالیس دن زیادہ تکلیف کے تھے، ان میں سے بھی آخری تین دن، تکلیف اپنی نہایت کو پہنچ گئی۔"

اس جادو سے حضور کو کس قسم کی تکلیف محسوس ہوتی تھی، اس کے بارے میں بھی تصریحات موجود ہیں، علامہ سیوطی لکھتے ہیں:

"کان النبی یذوب و لا یدری۔ یعنی حضور کی طبیعت گھٹنے لگتی، نقاہت بڑھنے لگتی، لیکن بظاہر کوئی اس کی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔"

علامہ آلوسی لکھتے ہیں:

"حتی یتخیل الیه انه فعل الشی و لم یفعله۔ (روح المعانی) یعنی ایسا کام جو نہ کیا ہوتا، اس کے بارے میں حضور کا خیال ہوتا کہ کر لیا گیا ہے۔"

کتب حدیث میں اس جادو کے اثرات کے بارے میں جتنی روایات ملتی ہیں، ان کا یہی نچوڑ ہے کہ جسمانی طور پر نقاہت و کمزوری محسوس ہوتی، لیکن ایسی کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی موجود نہیں، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ فرائض نبوت کی ادائیگی میں کبھی بال برابر بھی فرق آیا ہو۔

حاشیہ جلالین میں ہے:

"اس جادوگر نے موم کا ایک مجسمہ بنایا تھا، گویا وہ حضور اکرم کا مجسمہ تھا اور اس میں گیارہ عدد سوئیاں چبھوئی تھیں، کلما نزع ابرة وجد لها المافی بدنه ثم یجد بعدها راحة۔ یعنی اس مجسمے سے جب جب کوئی سوئی الگ کی جاتی، سرکار مدینہ اپنے جسم اطہر میں درد محسوس فرماتے اور پھر بعد میں راحت محسوس کرتے۔"

یعنی اس جادو کا بس اتنا ہی اثر ہوا، حاشیہ کنز الایمان میں ہے:

بقیہ ص ۱۵ پر

از: مولانا نہال پورنوی*

کامیاب انسان

اسلامیات

انسان ایک ہی ہے جسے بنی آدم کہتے ہیں، سب آدم کی اولاد ہیں، خواہ مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب، طاقت ور ہو یا کمزور، بوڑھا ہو یا جوان، بادشاہ ہو یا غلام سب کی اصل ایک ہی ہے، جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا:

''یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیر اً و نساء۔ یعنی اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے (دنیا میں) بہت سے مرد وعورت پھیلا دیئے۔''

اب آئیے جانتے ہیں کہ انسان آخر ہے کیا؟ اس کی صفات کیا ہیں؟ اس کی خصوصیات کیا ہیں؟ انسان دراصل ایک ایسے جاندار اور سوچنے والی جنس کا نام ہے جو تفصیلی گفتگو، استنباط اور عقلی استدلال کی صلاحیت رکھتی ہے، یہ صفت بنی آدم کے نر اور مادہ دونوں پر صادق آتی ہے، انسان روح اور جسم پر مشتمل قدرت کا عظیم شاہکار ہے جس کے وجود کا ہر ہر حصہ بڑی اہمیت وکرامت کا حامل ہے۔

یہی نہیں بلکہ انسان پہ دلالت کرنے والا ہر لفظ معزز اور لائق احترام تصور کیا جاتا ہے، قرآن مقدس میں لفظ انسان ۷۱ ر مرتبہ آیا ہے جو اس کی شان وعظمت کو دوبالا کرنے کے لیے کافی ہے، انسان ہی سے لفظ ''انسانیت'' نکلا ہے جس کا چلن اخلاقیات کے اعلیٰ ترین نمونے کے طور پر بالکل عام ہے اور یہی وہ تصور ہے جو ایک انسان کو دوسرے انسان سے جوڑتا ہے، اس کے الگ الگ درجے اور سطحیں ہوتی ہیں مثلاً رشتے داری، ہم سائیگی، دوستی، ہم خیالی اور سماجی گروہ بندی وغیرہ! مطلب یہ کہ انسان بیک وقت کئی مختلف قسم کے کردار میں نظر آسکتا ہے، کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

ہر آدمی میں ہوتے ہیں دس بیس آدمی
جس کو بھی دیکھنا ہو کئی بار دیکھنا

اس دور میں اگر ہم نگاہ اٹھائیں تو انسان ڈاکٹر، پروفیسر، سائنس دان، انجینئر، وکیل، جج، سیاست دان، لیڈر اور قومی وبین الاقوامی کھلاڑی کی صورت میں نظر آتا ہے، غرض کہ ہر کوئی اپنے ذوق اور چاہت کی تکمیل کو کامیابی سمجھتا ہے اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں شہرت وناموری اور اونچے مراتب کو حاصل کر لینے کو کامیابی خیال کرتے ہیں، تو کیا انسان جسے کامیابی تصور کرتا ہے حقیقت میں وہی کامیابی ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''والعصر ، ان الانسان لفی خسر۔ ترجمہ: اس زمانۂ محبوب کی قسم! بے شک انسان ضرور نقصان میں ہے۔''

آج کل انسان کے اندر بداخلاقی، بے راہ روی، شراب نوشی، جوابازی، زناکاری وغیرہ آ گئی ہے اور وہ سود کی لین دین، حلال وحرام کے مابین عدم تفریق کے ساتھ ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی پر آمادہ ہو چکا ہے، آج ایک انسان دوسرے کو انسان نہیں سمجھتا اور اس کی حق تلفی کرتا ہوا نظر آتا ہے، حالت یہ ہو گئی ہے کہ آج ایک شخص دوسرے شخص کے خلاف ہے، ایک گروہ دوسرے گروہ کے خلاف ہے، ایک محلہ دوسرے محلے کے خلاف ہے اور ایک قوم دوسری قوم کے خلاف ہے جس کے نتیجے میں ہر سمت ظلم وزیادتی اور نفرت وتشدد بڑھ گئی ہے، اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہی کا مرض، نظم ونسق کا فقدان، محنت کرنے سے کترانا، ہمسایوں سے غایت درجہ حسد اور ملامت وتنقید کے نشتر انسانیت کو لگاتار گھائل کر رہے ہیں، ہر شخص خود کو عاقل کامل سمجھتا ہے اور دوسروں میں عیوب نکال کر ان کی شکایات اور غیبت کرتا پھرتا ہے۔

تعجب ہے کہ لوگ اپنی کمیوں کو چھپا کر دوسروں پر تہمت

والزام لگاتے پھرتے ہیں۔ دوسروں کی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اوران کی بے بسی وناکامی پر خوش ہوتے ہیں، دلوں میں بغض وکینہ چھپا کے رکھتے ہیں اور موقع ملنے پر بدلہ لازمی لیتے ہیں، مال ومنصب ملنے پر انسان کمزوروں پر ظلم کرنے لگتا ہے، حالانکہ خالق کائنات جو پوری دنیا کا نظام تن تنہا چلا رہا ہے خود اپنی ذات سے ظلم کی نفی کرتے ہوئے فرماتا ہے:

''ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ۔ (سورۂ نساء) یعنی اللہ تعالیٰ (کسی پر) ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔''

اور حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں:

''یا عبادي انی حرمت الظلم علی نفسي و جعلته بینکم محرما فلا تظالموا۔ (صحیح مسلم) یعنی اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور اسے تم پر بھی حرام کردیا ہے، لہٰذا تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔''

مگر انسانوں نے خدا اور رسول کے اس قول پہ عمل کرنے کے بجائے اسے پس پشت ڈال دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ دن بدن خسارے کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور خود کو کامیابی کی راہوں سے دور کرتا جارہا ہے، لیکن اس کے برعکس اس دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کامیابی کی حسین راہ پر گامزن ہیں اور اس پر بڑی ثابت قدمی کے ساتھ چل رہے ہیں، آئیے دیکھتے ہیں کہ وہ کون لوگ ہیں، اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

''والعصر، ان الانسان لفی خسر، الا الذین آمنوا۔ اس زمانۂ محبوب کی قسم! بے شک انسان ضرور نقصان میں ہے، مگر (سوائے ان کے) جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے۔''

اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت فرمائی، اس سورت میں وضاحت کے ساتھ انسانی زندگی میں نفع، نقصان، خسارہ اور کامیابی زندگی کی حقیقت کا بیان ہے، وقت کی اہمیت کے ساتھ ساتھ انسان کی عارضی زندگی کا بھی بیان ہے، العصر کے بارے میں مفسرین کرام کے مختلف اقوال ہیں، بعض نے زمانہ مراد لیا ہے اور بعض نے نمازِ عصر! کچھ حضرات کے نزدیک سورج غروب ہونے سے پہلے کا وقت مراد لیا گیا ہے وہیں کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ زمانے سے مراد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص زمانہ ہے جو کہ بڑی خیر و برکت والا ہے، امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ؎

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ اس سورت کو غور وفکر اور تدبر و تامل کے ساتھ پڑھ لیں تو یہ دین اور دنیا دونوں کی بھلائی اور درستی کے لیے کافی ہوجائے، اللہ رب العزت نے اس کی پہلی آیت میں انسان کے خسارے اور نقصان کی بات کی ہے، جیسا کہ فرمایا: بے شک انسان خسارے میں ہے، مگر جس کے اندر یہ چار صفات پائی جائیں وہ خسارے میں نہیں ہوسکتا اور وہ ہیں ایمان، اعمالِ صالحہ، حق کی تاکید اور صبر کی وصیت، غور کریں تو سمجھ میں آئے گا کہ ان میں سے دو صفات اپنی ذات کی اصلاح کے لیے ہیں اور دو دوسروں کی ہدایت واصلاح کی وصیت کے لیے، دنیا میں چند ایسے اشخاص بھی ہیں جو کامیاب ہیں اور خسارے سے کوسوں دور ہیں اور وہ ہیں اولیاء اللہ! جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

''ألا ان أولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ یعنی اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نا ہی کسی طرح کا حزن وملال۔''

گویا وہ مکمل کامیابی سے ہمکنار ہیں کیوں کہ کامیابی اور خوف ایک دوسرے کے ضد ہیں، مطلب جو کامیاب ہے اسے کسی طرح کا خوف نہیں اور جو ہمہ وقت خوف میں ہے گویا وہ کامیاب نہیں اور ہم اس دنیا میں دیکھ رہے ہیں کہ ہر کوئی کسی نہ کسی سے ڈرتا ہے اور ہمیشہ خوف میں رہتا ہے، تو بے شک ایسا شخص کامیاب کیا کامیابی کے نزدیک بھی نہیں ہے، تو ہمیں درس ملا کہ کامیابی پانے کے لیے ہمارے اندر ولیوں کی سی صفات کا ہونا لازمی ہے جو ہمیں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہیں اور خسارے سے دور رکھتی ہیں۔

سورۂ عصر کی آیاتِ کریمہ سے ظاہر ہوا کہ دنیا کے سارے انسان خسارے میں ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو ان چار نکاتی منصوبوں پر عمل کرتے ہیں: اوّل ایمان ہے، ایمان کسے کہتے

ہیں؟ حدیث جبریل میں ہے:

''لما سأل عن النبیصلی اللہ علیہ وسلم اخبرنی عن الایمان، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسولہ والیوم الآخر، وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ۔ یعنی رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایمان کے تعلق سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ایمان اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کے نازل کردہ آسمانی کتابوں، اس کے بھیجے گئے رسولوں اور آخرت کے دن کو حق ماننے کو کہتے ہیں، اسی طرح اچھی بری تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کو حق جاننا اور عذاب وثواب اور جنت دوزخ کو سچ ماننا بھی ایمان کا حصہ ہے۔''

ساتھ ہی خدا کی وحدانیت، فرشتوں کا مخلوق ہونا اور نبیٔ آخر الزماں کے آخری نبی ہونے کا اقرار بھی ایمان میں شامل ہے، کامیابی کے حصول کا دوسرا ذریعہ اعمالِ صالحہ ہے، اعمال صالحہ کا مفہوم بہت وسیع ہے، اس کی کئی شاخیں ہیں، انسان خیر اور بھلائی کا جو بھی کام کرے نیک کام سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اسے اعمالِ صالحہ میں گنا جاتا ہے۔

عملِ خیر حیاتِ انسانی کے ہر گوشے اور اس کی تمام جزئیات میں شامل ہے جیسے اللہ کی عبادت، بندوں کی خدمت، حاجت مندوں کی حاجت روائی، احسان واخلاص، تواضع وخاکساری، عدل وانصاف، شرم وحیا، حلم وبردباری، بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک، راہ چلتے مسافروں کی مدد، راستے سے موذی و تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا، لوگوں کے دکھ درد کو سمجھنا، پیار محبت، ایثار، مہمان نوازی غرض ہر وہ چیز جس سے خدا راضی ہوتا ہے اعمال صالحہ کے زمرے میں آتا ہے۔

قرآن میں ایمان کی قبولیت کے ساتھ جگہ جگہ اعمال صالحہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جس سے ہمیں اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، قرآن کریم کی کل چالیس سورتوں میں ستر سے زائد مقامات پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے مختلف اسلوب والفاظ میں ایمان اور عمل صالح کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے، کچھ نمونے آپ بھی دیکھیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات یھدیھم ربھم بایمانھم۔ (سورۂ یونس) ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب انہیں راہ دے گا۔''

دوسری جگہ اللہ فرماتا ہے:

''والذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئك اصحاب الجنة ھم فیھا خالدون۔ (سورۂ بقرہ) ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جنت والے ہیں اور انہیں ہمیشہ اسی میں رہنا ہے۔''

ایک اور مقام پر خدا نے فرمایا:

''ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات وأقاموا الصلوٰۃ وآتوا الزکاۃ لھم أجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (سورۂ بقرہ) ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہے نہ کوئی غم۔''

کامیابی کا تیسرا زینہ ہے حق کی تاکید کرنا، آیت کریمہ ''وتواصوا بالحق'' کے مطابق انسانوں کو چاہیے کہ دوسروں کو حق بات کی فہمائش اور ہدایت کے ساتھ ساتھ خود بھی ایمان وعمل اور حق پر قائم ودائم رہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''یأیھا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون۔ (سورۂ صف) اے ایمان والو! جو نہیں کرتے وہ کیوں کہتے ہو؟''

حق سے مراد دو طرح کے حقوق ہیں: پہلا لازمی جسے ہم ''حقوق اللہ'' بھی کہتے ہیں اور دوسرا ضروری جسے ہم ''حقوق العباد'' بھی کہتے ہیں، حقوق اللہ وہ حقوق ہیں جن میں بندوں کا تعلق خدا سے ہوتا ہے، جیسے اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ جاننا، اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا وغیرہ اور حقوق العباد وہ حقوق ہیں جن میں بندوں کا تعلق بندوں ہی سے ہوتا ہے

اور جنہیں نبھانا ضروری ہوتا ہے، جیسے والدین کے حقوق، اساتذہ کے حقوق، رشتے داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، فقیروں کے حقوق، مسکینوں کے حقوق، غلاموں کے حقوق وغیرہ۔

کامیابی کا چوتھا ستون ہے صبر کی وصیت کرنا جس کا مطلب ہے کہ اسلام اور حق کو غالب اور مضبوط و مستحکم رکھنے کے لیے اس کی راہ میں آنے والی مشکلات اور پریشانیوں کو نہ صرف تنہا برداشت کرنا بلکہ دوسروں کو بھی اس کی وصیت اور تلقین کرنا، دراصل یہ مومنوں کی شان اور ان کا شیوہ رہا ہے کہ وہ ہمیشہ سے دینی امور میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بلا شبہ اس کا جزا انہیں بارگاہ خداوندی سے عطا کیا جاتا ہے، چنانچہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''انما یوفی الصابرون أجورھم بغیر حساب۔ (سورۂ زمر) ترجمہ: بے شک صابروں کو ان کا ثواب گنتی کے بغیر (بھرپور) دیا جائے گا۔''

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب، ولا ھم ولا حزن ولا أذی، ولا غم، حتی الشوکة یشاکھا الا کفر اللہ بھا من خطایاہ۔ یعنی جس کسی مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، بیماری، غم، دکھ یا تکلیف لاحق ہوتی ہے حتی کہ اسے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے گناہوں مٹا دیتا ہے۔''

پتہ چلا کہ مذکورہ چار صفات اگر کسی معاشرے کے افراد کے اندر پائی جائیں تو وہ کامیابی کی منزل تک بآسانی رسائی حاصل کر سکتے ہیں اور انہیں بلندیوں پر فائز ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا، بلا شبہ یہ وہی لوگ ہو سکتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں میسر تمام لمحات و ساعات کو ان کی جائز جگہوں پر استعمال کیا اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے دنیا و آخرت کی نعمت اکٹھا کی اور خسارے سے محفوظ رہے، اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دارین کی نعمتوں سے سرفراز کرے، آمین۔

◆◆◆

ص ۳۱ کا بقیہ.....

نہیں لگائے گا اور پھر کف افسوس کے سوا ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا، اسی لئے حضور اعلیٰ حضرت مسلمانوں کو خبردار کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ؎

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

ص ۵۴ کا بقیہ.....

کر علوم جدیدہ کے ماہرین کی عقلیں دنگ ہیں جس میں 105 قرآن، حدیث اور سائنسی علوم سے دلائل دے کر حرکت زمین کا رد کیا گیا ہے، صدرِ ادارہ نے مہمانوں کو شکریہ ادا کیا اور آنے والے اسکالرز میں یادگاری شیلڈز بھی تقسیم کیں، کانفرنس کے مہمان خصوصی ممتاز بلڈر حاجی محمد اشرف قادری نے کہا کہ امام احمد رضا نے عشق رسول کی جو شمع روشن کی اور لوگوں کو مقام مصطفیٰ ﷺ کا جو ادارک عطا کیا وہ شاید اس سے پہلے نہیں تھا، رکن اسلامی نظریاتی کونسل علامہ ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی نے کہا کہ امام احمد رضا نے مسند افتا کے ساتھ ساتھ مسند ارشاد کو بھی زینت بخشی، آپ نے علوم عقلیہ پر اس انداز سے قلم اُٹھایا، لگتا ہے سارے علوم آپ سے بیعت کیے ہوئے ہیں، پھر بھی ان سب پر آپ کا عشق رسول ﷺ غالب رہتا تھا، آپ کو شیخ اکبر کے اسرار و رموز سے خوب واقفیت تھی جبھی اپنے فتاویٰ میں ان کی کتب سے بھرپور استفادہ کرتے دکھائی دیتے ہیں، ممتاز اینکر پرسن کیو ٹی وی علامہ فیصل بیگ بندگی نے کہا کہ ''فرہنگِ رضا'' کی تدوین ادارہ کا اہم و بڑا کارنامہ ہے، ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ کے صدر علامہ قمر الزماں اعظمی، مقبوضہ کشمیر سے ڈاکٹر توصیف احمد وانی نے بھی خطاب کیا۔

کانفرنس میں ملک و بیرون ملک سے آئی ممتاز شخصیات، علماء و مشائخ، پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء و اساتذہ، اہل علم و دانش کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ صلوٰۃ و سلام اور دعائے خیر کے بعد مہمانوں کو یادگاری مجلہ ''امام احمد رضا کانفرنس 2022'' ماہنامہ معارف رضا کراچی کا نیا شمارہ کے ساتھ ماحضر بھی پیش کیا گیا۔

رپورٹ: ڈاکٹر اقبال اختر القادری، کراچی

تینتالیسویں قسط

از: حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان

ملفوظات تاج الشریعہ

ملفوظات

صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کے ارشادات وفرمودات کو ''ملفوظات'' کے نام سے جانا جاتا ہے، ہر دور میں صالحین اور اولیائے کاملین کے ارشادات وفرمودات قلم بند کرنے یا انھیں محفوظ کرنے کی روایت رہی ہے تا کہ آنے والی نسلیں ان سے رشد و ہدایت کی روشنی حاصل کر سکیں، صوفیائے کرام کے ارشادات وفرمودات اگرچہ سادہ ہوتے ہیں مگر وہ ایسے مؤثر اور معنی خیز ہوتے ہیں کہ ان کا ایک ایک جملہ دل کی گہرائیوں میں اترتا چلا جاتا ہے، ان کا ایک ہی جملہ کسی بھی قوم کی تقدیر بدل ڈالنے کی صلاحیت رکھا ہے، کسی شاعر نے ان کی اسی صفت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

حضور تاج الشریعہ نے سوال وجواب کا یہ سلسلہ جنوری ۲۰۰۵ء میں شروع کیا جو مسلسل ۲۰۱۶ء تک جاری رہا، یعنی پورے ۱۲/ سالوں تک یہ زرّیں سلسلہ جاری وساری رہا، اس دوران آپ نے کم وبیش ۷۰۰۰/ ہزار سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے جو یقیناً ہماری آنے والی نسلوں کے لئے ایک عظیم سرمایہ ہیں، ''ملفوظات تاج الشریعہ'' صرف مئی ۲۰۱۰ء سے اکتوبر ۲۰۱۰ء تک کے سوالات وجوابات پر مشتمل ہے، یعنی حضور تاج الشریعہ کی زبان حق ترجمان سے نکلے ہوئے گیارہ سالوں کے جواہر پارے ریکارڈنگ کی شکل میں ابھی باقی اور محفوظ ہیں، ان شاء اللہ الرحمٰن وہ بھی کتابی صورت میں قارئین کرام کے مطالعہ کی میز پر ہوں گے، راقم الحروف ارباب علم ودانش سے التماس کرتا ہے کہ ''ملفوظات تاج الشریعہ'' میں اگر کوئی شرعی خامی یا غلطی نظر آئے تو اسے ناقل ومرتب کی غلطی تصور کرتے ہوئے ادارے کو مطلع فرمائیں تا کہ اس کی اصلاح کی جا سکے، راقم اس کی تینتالیسویں قسط قارئین سنی دنیا کی نذر کر رہا ہے۔

احقر محمد عبد الرحیم نشتر فاروقی

گزشتہ سے پیوستہ

۲۴/ اکتوبر ۲۰۱۰ء، بریلی شریف، ہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض... ۱: سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ موسم حج چل رہا ہے اور اگلے مہینے میں حج ہونے والا ہے اور اہل سنت وجماعت بھی کثیر تعداد میں وہاں پہنچتے ہیں ان کے لئے نماز کے سلسلے میں بڑی دشواریاں آتی ہیں اب کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اٹھک بیٹھک دیکھا دیکھی کر لیتے ہیں پھر اپنی نماز بعد میں دہرا لیتے ہیں اور کچھ لوگ یہ سمجھ کر کہ ان کے عقائد کا ہمیں علم نہیں ہے تو اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں ہمیں اس سلسلے میں کوئی علم نہیں ہے تو اس سلسلے میں حضرت وضاحت فرما دیں کہ جب کہ یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ وہاں کے جو ائمہ ہیں ان کے عقائد کا علم نہیں ہے تو ان کے پیچھے کیوں نماز پڑھی جائے؟

ارشاد...: اس سلسلے میں دوٹوک بات یہی ہے کہ لوگوں کو یہ نصیحت ہے کہ وہ حج کو صحیح طور پر ادا کریں اور اس کے ساتھ ساتھ سب سے اہم بات جو مومن کی پوری زندگی میں اور اس کی ہر طاعت اور عبادت میں روح کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور نماز جو ایمان کے بعد پہلا فریضہ اسلام کا ہے اور اہم عبادات ہے اس کے بارے میں جو بے احتیاطیاں اور جو خلاف ورزیاں برتی جاتی ہیں ان سے اہل سنت وجماعت

پرہیز کریں اس سے قطع نظر کہ وہ لوگ جو حرمین میں مقرر ہیں اور جو منیٰ عرفات میں امامت کے لئے مقرر ہیں وہ کیسے ہیں اور یہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے ان کے عقائد کیا ہیں اس کو بکثرت ہر جگہ کے اہل سنت و جماعت جانتے ہیں اور جن کو توفیق ہے میں نے خود یہ دیکھا کہ خود وہاں کے رہنے والے بعض متصلب سنی حضرات وہیں کے اور یجنل عرب وہ ان کے پیچھے نماز سے پرہیز کرتے ہیں تو نماز کے لئے سب سے بڑی شرط یہ ہے کہ مقتدی اور امام کا عقیدہ ایک ہو لہٰذا مقتدی کا عقیدہ کچھ ہے اور امام کا عقیدہ کچھ ہے اس صورت میں نماز نہیں ہوگی اور جو لوگ یہ عذرِ لنگ کر رہے ہیں کہ ہمیں ان کے عقائد کی خبر نہیں ہے اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہے ہیں تو یہ دروغِ بے فروغ ہے اس سے ان کے اوپر اجتناب اور خلاف واقع بات کہنے سے پرہیز لازم ہے پھر وہاں پر امامت کے سلسلے میں وہاں کے ائمہ جو خلاف ورزیاں اور جو بے احتیاطیاں کرتے ہیں وہ ڈھکی چھپی نہیں ہیں

یہ مسلسل سنا گیا اور بعض حالات میں دیکھا بھی گیا کہ امام ایک رکن میں کتنی مرتبہ اپنا غترا (سر پر رومال) صحیح کرتا ہے کبھی مسواک کرتا ہے اور کبھی کچھ اور کام ایسے کرتا ہے جس سے نماز ہوتی ہی نہیں اس کے علاوہ بہت ساری باتیں ہیں اور وہ تو عقیدۂ اہل سنت و جماعت پر ہیں ہی نہیں اور ان کے نزدیک معاملہ یہ ہے کہ دنیا کے پردے پر وہی مسلمان ہیں باقی سب کافر و مشرک ہیں یہ وہاں جانے والے حضرات نے مقامِ ابراہیم پر اور مدینہ طیبہ میں مواجہہ اقدس پر اس کا مظاہرہ لاکھوں مرتبہ دیکھا ہوگا کہ بات بات پر شرک کہتے ہیں اور حج کے خطبوں میں اور حج کے موسم میں ان کی طرف سے جو اعلانات ہوتے ہیں اور جو تقاریر ہوتی ہیں ان میں زیارت کے متعلق توسل کے متعلق اور اہل اللہ خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم سے استعانت وغیرہ کے متعلق جو بیانات ہوتے ہیں جن کا لب لباب یہ ہے کہ توسل کرنے والے مشرک ہیں رسول اللہ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت روا ماننے والے مشرک ہیں اولیا کو مشکل کشا ماننے والے مشرک ہیں اور مقام ابراہیم کو چومنے والے وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے یہ شرک ہے تو یہ ان لوگوں کے لمحۂ فکر یہ ہے کہ جو بات بات پر مسلمانوں کو مشرک بناتے ہیں تو ان کی نماز ان کے پیچھے کیسے صحیح ہوگی؟ جو لوگ اٹھک بیٹھک کے بارے میں کہتے ہیں اس سے پتا لگا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ہے لیکن اٹھک بیٹھک کرنا اب اگر یہ نادر طور پر مجبوری کی حالت میں ہو کہ پھنس گئے ہیں اور اپنے نفس پر کوئی اندیشہ ہے صحیح تو بے نیت کے اگر کھڑے ہو گئے اٹھک بیٹھک کر لی پھر نماز دہرالی تو ان کا یہ عمل صحیح ہے لیکن اس کو بہانا بنا کر ہر وقت ان کے پیچھے نماز پڑھی جائے اس کی اجازت نہیں کہ یہ ضرور موجبِ تہمت ہے دیکھنے والے یہی سمجھیں گے یہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں اور یہ کس کس کو بتائیں گے کہ ہم نے نماز نہیں پڑھی ہے بلکہ اٹھک بیٹھک کی ہے اگر بتائیں گے تو اس جگہ پر سختیاں اور شدتیں اور طرح طرح کی اذیتوں سے دوچار ہوں گے لہٰذا ان حضرات کو نصیحت یہی ہے کہ اپنا حج صحیح ہونے کے لئے سب سے پہلے اپنا ایمان بچائیں اور اپنی نمازیں ان کے پیچھے پڑھ کر برباد نہ کریں۔

عرض...۲: اسی سے متعلق ایک سوال ہے جس کا آپ نے بلال مکی کو جواب بھی لکھ کر بھیجا تھا یعنی حج کے تعلق سے کہ حرم شریف اور منیٰ یہ دونوں الگ الگ بستیاں ہیں اب جو لوگ حج کے لئے پہنچ گئے ہیں تو ان کو تو پندرہ دن کا وقت مل جائے گا منیٰ جانے سے پہلے پہلے تو ان کی نیتِ اقامت تو صحیح ہے لیکن وہ لوگ جن کو پندرہ دن کا عرصہ نہیں ملے گا حرم شریف میں اقامت کا اور ان کو یہ بھی پتہ ہے کہ ہمیں منیٰ شریف جانا ہے پھر عرفات جانا ہے پندرہ دن اگرچہ ان کو مکہ میں رہنا ہے کیا ان کی نیت صحیح ہو جائے گی؟ اس سلسلے میں وضاحت فرمادیں۔

ارشاد...: یہ نیت اقامت صحیح نہیں ہوگی اور وہ اس صورت میں مسافر رہیں گے لہٰذا اس مدت میں وہ قصر کریں گے پھر اس کے بعد جب افعال حج سے فارغ ہو کر ان کی نیت صحیح اقامت کی پندرہ دن کی ہو اور وہ نیت صحیح ہو اور ان کو پندرہ دن سے پہلے جانا نہ پڑے اور نہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ ہمیں جانا پڑ جائے گا رہ سکتے ہوں تو پھر افعال

حج سے فارغ ہو کر جب تک مکے میں رہیں پوری نماز پڑھیں۔

عرض... ۳: آج ۱۶ ذی القعدہ قطب دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس شریف ہے ان کی سیرت پر کچھ ارشاد فرما دیں؟

ارشاد...: یہ اچانک مجھ سے کہا گیا میرے لئے یہ سعادت ہے اور یہاں پر جو لوگ حاضر ہیں اور جو لوگ یہ پروگرام سن رہے ہیں ان کے لئے یہ سعادت ہے کہ ہم ان کو یاد کریں اور ان کی سیرت کے سلسلے میں سرِ دست مجھے کچھ مستحضر نہیں لیکن اتنا ضرور معلوم ہے کہ اولیائے کرام میں حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بڑا مقام ہے اور ہم اہل سنت و جماعت کی یہ پہچان ہے اور یہ ہماری سعادت ہے اور یہ ہمارا ہی حصہ ہے کہ ہم ان کے نیاز مند ہیں اور ان کا کرم خاص اور اولیا کی دستگیری اور مشکل کشائی ہمارے شامل حال ہے جو لوگ ان کو نہیں مانتے اس دنیا میں کرم عام رحمت ان اولیا کے ذریعے سے ان پر بھی ہے لیکن آخرت میں اولیا کی دستگیری اور مشکل کشائی اور ان فقرا کی نیاز مندی کہ جن کے بارے میں حدیث میں آیا کہ: کل قیامت کے دن ان کی دولت ہوگی وہ ہمارا ہی حصہ ہے۔

عرض... ۴: کسی نے کوئی گناہ کیا پھر اس سے توبہ کی مگر بعد میں یہ سوچ کر پھر وہ گناہ کر لیا کہ بعد میں پھر معافی مانگ لے گا تو کیا یہ کفر ہے؟

ارشاد...: کفر نہیں ہے لیکن ایسی توبہ کا شرعاً اعتبار نہیں ہے حدیث میں یہ آیا ہے کہ اپنے گناہ پر جو قائم رہے اور توبہ کرے اور پھر اس گناہ پر قائم رہے اور اصرار کرے وہ ایسا ہے جیسے کہ اپنے رب عزوجل کے ساتھ استہزا کرنے والا۔

عرض... ۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلا شیعہ امام کہنا کیسا؟ کیا ایسا کہنا صحیح ہے؟ جو ایسا کہتا ہے اس شخص کے بارے میں حکمِ شرع کیا ہے؟ (انگریزی سوال)

ارشاد...: حضرت علی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق اور شرعی لحاظ سے اہل سنت و جماعت کے چوتھے امام ہیں شیعہ اسلام کے بنیادی اصولوں سے انکاری ہیں اور وہ اسلامی اصولوں کو نہیں مانتے وہ مرتد بے دین ہیں انہیں کوئی حق نہیں کہ وہ حضرت علی کو اپنا امام بتائیں۔

عرض... ۶: بدمذہب اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے ہمیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بہتان کی خبروں کے بارے میں خبر ملتی ہے جس پر سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کا پریشان ہونا بھی بتایا گیا تو معاذ اللہ اس سے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کے علمِ غیب کی نفی کا ثبوت ملتا ہے، حضور برائے کرم شافی، وافی اور کافی جواب عنایت فرما کر مطمئن فرما دیجئے؟

ارشاد...: شافی، کافی اور وافی جواب تو اس کا حضور اعلیٰ حضرت نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ نے **خالص الاعتقاد، الدولۃ المکیۃ** اور مختصر رسالہ **انباء المصطفیٰ (علیہ الصلاۃ والسلام)** میں عطا کیا ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون جو کچھ ہو گیا اور جو کچھ ہونے والا ہے نزول قرآن کے بعد سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دیا ہم نے یہ دعویٰ کب کیا تھا کہ جب تک قرآن سرکار علیہ الصلاۃ والسلام پر نازل ہوتا رہا حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو ما کان وما یکون سب تفصیلاً اس سے پہلے بتایا گیا ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ نزول قرآن کے بعد سب کچھ حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتایا حضرت عائشہ رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہا کے واقعہ میں کوئی بات ایسی ثابت نہیں ہوتی جس سے حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ غیب کی نفی ہوتی ہو ان محتملات کو دلیل بنانا یہ بدعقیدوں کی عادت ہے دلیل وہ ہوتی ہے جس میں کوئی احتمال نہ ہو اور جب احتمال قائم ہو تو استدلال باطل ہو جاتا ہے ہماری دلیل ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر قرآن نازل فرمایا اور قرآن نازل فرما کر سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دیا۔

عرض... ۷: کیا سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے نعلین شریف پہن کر بھی نماز ادا فرمائی؟

ارشاد... : غالباً نعلین پہن کر بھی سرکار علیہ الصلاۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی ہے اور پچھلے عرف میں صدر اوّل میں یہ عرف تھا کہ نعلین کے ساتھ نماز پڑھی جاتی تھی اب یہ عرف بدل گیا اب مسجد میں نعلین پہن کر نہ کوئی جاتا ہے اور نہ کوئی نعلین پہن کر نماز پڑھتا ہے۔

عرض...۸: کیا کوئی مسلم بینک سے قرض (جیسے دوفیصد پر) لے کر دوسرے مسلمان بھائی کو (ڈھائی فیصد پر) دے سکتا ہے؟ یہاں پر ہندو پانچ سے دس فیصد پر دیتے ہیں اگر یہ طریقہ غلط ہے تو کوئی دوسرا طریقہ بتائیں یہاں پر مسلم بھائی مالی طور پر کمزور ہیں آپ کوئی ایسا راستہ بتائیں کہ مسلم بھائیوں کی بھی مدد ہو جائے اور مجھے بھی دو پیسوں کا فائدہ ہو جائے؟

ارشاد...: مسلم بینک سے اس طور پر قرض لیا جائے گا جس طرح سے سوال میں پوچھا گیا تو یہ سود ہوگا اور دینے والے بینک کے کارندے اور یہ لینے والا دونوں سودی لین دین کے ذمہ دار اور سودی لین دین کے مرتکب ہوں گے گناہ گار ہوں گے اور پھر اس کو دوفیصد یا پانچ فیصد پر دوسرے مسلمان بھائی کو شرط کے طور پر دینا کہ میں یہ دے رہا ہوں اور واپس دوفیصد یا پانچ فیصد لوں گا یہ بھی سودی لین دین ہے اس کی اجازت نہیں۔

عرض...۹: سمنان یا سنان نام رکھنا کیسا ہے؟

ارشاد...: سمنان تو کسی جگہ کا نام ہے سمنانی حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ جو سمنان سے آئے تھے، ان کی جگہ کا نام سمنان ہے، سمنانی نام تبرکاً رکھ سکتے ہیں اور سنان نام رکھنے میں حرج نہیں۔

عرض...۱۰: حضرت نے ماشاء اللہ کنز الایمان اور دیگر تراجم کے تقابلی جائزے کا جو سلسلہ شروع فرمایا ہے وہ بلا شبہ اہل سنت وجماعت بالخصوص ہندو پاک کے مسلمانوں پر ایک عظیم احسان ہے اور حضرت نے طاہر القادری کے ترجمے (جو اصل میں کنز الایمان ہی کی تقریباً نقل ہے) پر بھی گرفت فرما کر ایک اور عظیم احسان فرمایا: عرض یہ ہے کہ اشرفعلی تھانوی نے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے لفظ ''آپ'' کا استعمال کیا ہے، اس پر بھی کچھ ارشاد فرمائیں۔

ارشاد...: میں دو لفظوں میں یہ کہہ چکا ہوں کہ طاہر القادری صاحب نے دوسروں کی دیکھا دیکھی یہ لفظ استعمال کیا جو عرفاً چھوٹا بڑے کے لئے بولتا ہے تو جو گرفت طاہر القادری پر ہے سب سے پہلے وہی گرفت اشرف علی پر بھی ہے۔

عرض...۱۱: کیا نماز کے دوران ٹوپی پہننا لازمی ہے؟ (انگریزی سوال)

ارشاد...: یہ طریقہ سنت ہے۔

عرض...۱۲: ہیٹ اور انگریزی وضع کی جو کیپ ہوتی ہیں ان کا بھی حکم ارشاد فرما دیں۔

ارشاد...: ہیٹ جس پر عام طور پر کراس (صلیب کی شکل) ہوتا ہے اس کا پہننا ناجائز وحرام ہے جس طرح ٹائی کا پہننا عیسائیوں کا شعار ہے ایسے ہی ہیٹ کا پہننا یہ عیسائیوں کا شعار ہے جس کے اندر کراس بنا ہوتا ہے اور اگر اس کے اندر کراس نہیں ہے تو بھی یہ ہیٹ پہننا اچھا نہیں ہے، سخت مذموم ہے اس لئے کہ صلحا کی وضع نہیں ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا منع ہے، اس لئے کہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ نماز جب پڑھے تو صلحا کی وضع پر جو لباس نیکوں کا ہے متقی پرہیزگار لوگوں کا ہے، وہ لباس پہن کر نماز پڑھے اور یہی لباس پہننے کی شرعاً شرع کی طرف سے تلقین ہے اور یہی لباس پہننا شرعاً مطلوب ہے اور وہ لباس جو کہ وضع فساق ہے یا وضع فجار ہے یا وضع کفار ہے ایسا لباس پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طور پر دوسری کیپ اگر وہ فساق، فجار یا کفار کی وضع ہے تو اس کا پہننا ناجائز ہے اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے عام ٹوپی جس طور پر مسلمان پہنتے ہیں۔

اس کو پہننا مسنون اور مستحب ہے اور نماز میں بھی ٹوپی پہننا چاہئے اور اگر تواضع کے طور پر ٹوپی نہیں پہنی تو اس کی بھی اجازت ہے اور معاذ اللہ اگر یہ سمجھا کہ نماز بھی ایسا کوئی کام ہے جس کے لئے میں ٹوپی پہنوں تو ایمان رخصت ہو جائے گا نماز بھی نہ ہوگی۔

.....جاری

ملفوظات

از: مولانا محمد اشرف رضا قادری*

اختلافِ رائے کے دو مذموم اسباب

احوالِ قوم و ملت

اختلاف رائے ایک فطری امر ہے، انسانی طبائع مختلف ہوا کرتی ہیں اور ہر ایک کا ذوق و وجدان جداگانہ نوعیت کا حامل ہوا کرتا ہے، اس لیے ضروری نہیں کہ کسی کے اختیار کردہ موقف کو دوسرا شخص بعینہٖ قبول کرلے اور اس میں اختلاف نہ ہو، اختلاف سے پہلے وجہِ اختلاف پر غور کرنا ضروری ہے، اختلاف اگر علمی نوعیت کا ہو اور علم و استدلال کی روشنی میں کسی موقف کو رد کیا گیا ہو تو یہ استدلال بہر حال محمود و مستحسن ہے اور ایسے اختلاف کو ہمیں زحمت کے بجائے رحمت سمجھنا چاہیے۔

اب رہا وہ اختلاف جو جہالت، نفسانیت اور تعصب و تنگ نظری کے سبب ہو تو یہ اختلاف بہر حال مذموم ہے اور یہی وہ اختلاف ہے جو امت کے حق میں رحمت کے بجائے زحمت ہے، اسی اختلاف نے آج امت مسلمہ کی قومی وحدت اور ملی اتحاد کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے، امت مختلف ٹکڑوں میں بٹی ہوئی ہے اور مخالفین اس کا بھرپور فائدہ اٹھا رہے ہیں، بہر کیف! مذموم اسباب کی بنا پر جو اختلافات رونما ہوتے ہیں؛ ان کی متعدد قسمیں ہیں، جن میں سے دو قسمیں اساسی نوعیت کی حامل ہیں، اختلاف کی باقی قسمیں انہیں دونوں کی ضمن میں آتی ہیں:

[۱] وہ اختلاف جو جہل کی بنیاد پر ہو۔

[۲] وہ اختلاف جو تعصب و تنگ نظری اور نفس پرستی کی بنا پر ہو۔

جماعت اہل سنت میں اختلاف و انتشار اسی وقت ختم ہو سکتا ہے، جب اختلاف کی ان دونوں وجہوں کا خاتمہ ہو، ہم جس دنیا میں زندگی گزار رہے ہیں، یہ عالمِ اسباب ہے، یہاں سبب اور مسبب کی حکمرانی ہے، جہاں سبب پایا جائے گا، وہاں مسبب کا وجود ہوگا، جائز سبب، جائز و مستحسن مسبب کو وجود بخشے گا اور مذموم و غیر مستحسن سبب، مذموم مسبب کو جنم دے گا، حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ امراض کے ازالے سے پہلے ان کے اسباب کا ازالہ کیا جائے، جہل کی بنیاد پر اختلاف اختلاف و انتشار کے سارے انواع و اقسام جہالت، نادانی، مسائل سے عدمِ واقفیت اور صحیح بات معلوم نہ ہونے کی بنا پر وجود میں آتے ہیں، جہل تمام برائیوں کی جڑ ہے اور ہر قسم کے زوال و فساد کا پیش خیمہ بھی۔

جہالت سے بڑا انسان کا کوئی دشمن نہیں، قوموں کو ہمہ جہت پسماندگی سے دو چار کرنے اور معاشرے میں اختلاف و انتشار کی مسموم فضا تیار کرنے میں جہل نے ہر دور میں بڑا افسوس ناک کردار ادا کیا ہے، اختلاف سے پاک معاشرے کی تشکیل اور صحت مند سماج کی تعمیر کے لیے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس مہلک مرض کا خاتمہ کیا جائے، کیوں کہ اختلاف کی وجوہات میں ''جہالت'' ایک اہم سبب ہے جس کی بنا پر معاشرے میں نوع بہ نوع اختلافات رونما ہوتے ہیں، مذہبی احکام سے جہالت دینی و فقہی مسائل سے لاعلمی، شرعی احکام کے مابین درجات اور ان کے حدود سے ناواقفیت، زیرِ بحث مسائل و موضوعات کے تمام ممکنہ گوشوں تک عدم رسائی۔

جہل کے بطن سے جنم لینے والا یہ وہ مرض ہے جس نے امتِ مسلمہ کو پوری طرح بیمار کر دیا ہے اور اسے اختلاف و انتشار کا شکار بنا کر رکھ دیا ہے، دینی و شرعی مسائل میں عقل کا گھوڑا دوڑانے سے کام نہیں چلتا، یہاں مقاصدِ شریعت کا ادارک اور دین کے اصول و مبادی کا گہرا علم ضروری ہوتا ہے، مقامِ افسوس ہے کہ آج دینی و شرعی مسائل میں ہر کس و ناکس کی مداخلت، اہم فقہی مباحث میں علم و استدلال کو اہمیت دینے کے بجائے علم و عقل کی تفوق پسندی، لفاظی و خیال آرائی اور فقہ کا معمولی علم رکھنے والے شخص کی رائے زنی و فتویٰ بازی نے امت کا شیرازہ منتشر

* مضمون نگار دو ماہی امین شریعت بریلی شریف کے چیف ایڈیٹر ہیں۔

کر دیا ہے، اسی قسم کے جاہلوں کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے:

''ان اللّٰہ لا یقبض العلم انتزاعًا ینتزعہ من العباد و لکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤوسًا جہالاً، فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا و أضلّوا۔ (بخاری شریف، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم) ترجمہ: اللہ تعالیٰ بندوں سے یک لخت علم کو سلب نہیں کرے گا، بلکہ علمائے کرام کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ اپنا پیشوا جاہلوں کو بنالیں گے، پس ان سے سوال کیا جائے گا، جہلا بلا علم فتویٰ دیں گے اور نتیجتاً خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔''

تعصب وتنگ نظری کی بنا پر اختلاف تعصب ایک تباہ کن اخلاقی مرض ہے، جو بہت ساری بیماریوں کا پیشہ خیمہ ثابت ہوتا ہے، جس معاشرے میں تعصب کے جراثیم پھیل جاتے ہیں اس کو اندر سے کھوکھلا کر دیتے ہیں اور معاشرے میں بسنے والے افراد کو مفلوج کر دیتے ہیں مشہور کہاوت ہے کہ درخت کی جڑیں اتنی گہری نہیں ہوتیں جتنی تعصب کی ہوتی ہیں، والٹیئر نے سچ کہا تھا ''تم اگر چہ تعصب کو دروازے سے باہر نکال دو مگر یہ کھڑکی کے راستے سے واپس اندر آجائے گا'' اس کی وجہ یہی کہ تعصب کی جڑیں بڑی گہری ہوتی ہیں اور مہذب سماج کو گھن کی طرح چاٹ جاتی ہیں، بدقسمتی سے آج مسلمان جن قبیح اور مہلک امراض میں مبتلا ہیں، ان میں ایک تعصب وتنگ نظری بھی ہے، اسی تعصب وتنگ نظری نے ہماری ایمانی قوت ہم سے چھین لی۔

ہم قیادت وسیادت سے محروم ہو کر ادبار وانحطاط کے قعر مذلت میں جا گرے اور بڑی بڑی سلطنتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے، سلطنتِ بنو امیہ، سلطنتِ عباسیہ نیز مغل اور عثمانی حکومت کے زوال میں ایک بڑا سبب تعصب بھی رہا ہے، اختلافِ رائے کے مذموم اسباب میں دوسرا اہم سبب تعصب وتنگ نظری ہے، ایک شخص اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ فلاں بات یا فلاں موقف جو فلاں صاحب کی طرف سے پیش کیا گیا ہے، وہ درست اور صحیح ہے، لیکن حق وصداقت کو پس پشت ڈال کر وہ محض تعصب وتنگ نظری، خاندانی رقابت اور قومیت وعلاقائیت کی بنیاد پر اسے تسلیم نہیں کرتا ہے یا پھر اس سے اختلافِ رائے کرتا ہے، اسی طرح انسان قومی ہمدردی، مذہبی وسیاسی ہم آہنگی اور مسلکی و مشربی اتحاد کی بنیاد پر حق بات ماننے سے انکار کرتا ہے، یا پھر ان باتوں سے قطع نظر محض نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے اور جذبات کی تسکین کے لیے اختلاف کرتا ہے۔

یہود ونصاریٰ کا اپنے نبیوں سے اختلاف اور کفارِ مکہ کا اسلام اور مسلمانوں سے اختلاف وعناد کا بنیادی محرک یہی تعصب تھا، قرآن مقدس میں ہے:

''الذین آتیناھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابنائھم۔ جنہیں ہم نے کتاب دی (یہود ونصاریٰ) وہ انہیں (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو) ایسے جانتے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو۔''

اہلِ کتاب یعنی یہود ونصاریٰ اسلام کی حقانیت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت سے بخوبی واقف تھے، لیکن محض تعصب وعناد کی بنیاد پر حضور علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے، اسی طرح مکہ کے کفار ومشرکین اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، لیکن وہ یہ سمجھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان لینے کی صورت میں ان کی سیادت اور چودھراہٹ ختم ہو جائے گی، اس لیے قبولِ حق سے محروم رہے اور ابدی ذلت ورسوائی کا طوق اپنے گلے میں ڈال کر جہنم رسید ہوئے، معلوم یہ ہوا کہ تعصب وتنگ نظری بری بلا ہے جو انسان کو تباہ وبرباد کر کے چھوڑتی ہے اور اسے دین ودنیا کی سعادتوں سے محروم کر دیتی ہے، الامان والحفیظ! امام شاطبی فرماتے ہیں:

''و الحاصل من جمیع ما تقدم ان الرای المذموم ما بنی علی الجھل و اتباع الھویٰ من غیر اصل یرجع الیہ، و کان منہ ذریعۃ الیہ و ان کان فی بقیہ ص ۱۲ پر

احوال قوم وملت

(از: صوفی عبدالصمد قادری رضوی *

خدا کو یاد کر پیارے، وہ ساعت آنے والی ہے

احوال قوم و ملت

موت ایک اٹل حقیقت ہے جس سے ہر ایک کا سامنا ہونا طے ہے، اپنے ایمان وعقیدے کو درست کریں، بے دینوں، بدمذہبوں اور بدعقیدوں سے بچیں، ورنہ موت کے وقت بڑا بھیانک انجام ہوگا، سرکار اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں: ؎

اترتے چاند، ڈھلتی چاندنی، جو ہو سکے کر لے
اندھیرا پاکھ آتا ہے، یہ دو دن کی اجالی ہے
اندھیرا گھر، اکیلی جان، دم گھٹتا، دل اکتاتا
خدا کو یاد کر پیارے، وہ ساعت آنے والی ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید وفرقان حمید کے سورۂ حجر کی آیت نمبر دو پر ارشاد فرماتا ہے:

''بہت آرزوئیں کریں گے کافر کہ کاش! ہم مسلمان ہوتے۔''

اس آیۂ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے صدر الافاضل علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ آرزوئیں بوقت نزع عذاب دیکھ کر ہوں گی، جب کافر کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ وہ گمرہی میں تھا..... یا آخرت میں روز قیامت کے شدائد واحوال اور اپنا انجام و مآل دیکھ کر ہوں گی..... حضرت زجاج کا قول ہے کہ کافر جب بھی اپنے احوالِ عذاب اور مسلمانوں پر رحمتیں دیکھیں گے تو ہر مرتبہ آرزو کریں گے کہ کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔''

قرآن وحدیث کی روشنی میں حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمہ بہار شریعت، حصہ چہارم، ص72/ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

''روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے کہ اسی پر سارے عمل کا دارومدار ہے، بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب ہیں..... کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے، جس کو اللہ رب العزت اس خبیث مردود کے مکر وفریب سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے، وہ مراد کو پہنچا۔''

قارئین! خدا ورسول کے فرامین پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل تحریر بھی ملاحظہ کریں:

''اور سنیوں کے سچے مذہب اہل سنت وجماعت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں اور وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، ندویوں، مودودیوں، تبلیغیوں اور صلح کلیوں وغیرہم سے دور ونفور رہ کر زندگی گزاریں..... ہرگز ہرگز ان کو اپنا رشتہ دار اور دوست نہ بنائیں اور کسی کا حوالہ دے کر ان مرتدین کا ذبیحہ نہ کھائیں کہ اس میں نقصان ہی نقصان اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جب موت آئے گی تو یقین جانیں کہ کچھ بھی کام نہ آئے گا، آپ کے دنیا سے جانے پر کسی کو کوئی فرق نہیں پڑے گا اور اس دنیا کے سب کام کاج جاری رہیں گے، آپ کی ذمہ داریاں کوئی اور لے لے گا، آپ کا مال وارثوں کی طرف چلا جائے گا اور آپ کو اس مال کا پورا پورا حساب دینا ہوگا، موت کے وقت سب سے پہلی چیز جو آپ سے چلی جائے گی وہ "نام" ہوگا، لوگ کہیں گے کہ dead body یعنی میت کہاں ہے؟ جب وہ جنازہ پڑھنا چاہیں گے تو کہیں گے کہ جنازہ لائیں، جب دفن کرنا شروع کریں گے تو کہیں گے کہ میت کو قریب کر دیں، آپ کا نام ہرگز نہ لیا جائے گا، مال ودولت، حسب و نسب، منصب واقتدار، آل واولاد کے دھوکے میں نہ آئیں، یہ دنیا کس قدر حقیر ہے اور جس کی طرف آپ جا رہے ہیں وہ کس قدر عظیم ہے، اس کی فکر کیجئے، آپ پر غم کرنے والوں

* مضمون نگار جامعہ نعیمیہ رفیع گنج، اورنگ آباد بہار کے رکن ہیں۔

کی تین اقسام ہوں گی:

(1) جو لوگ آپ کو سرسری طور پر جانتے ہیں وہ کہیں گے ہائے مسکین! اللہ اس پر رحم کرے۔

(2) آپ کے دوست چند گھڑیاں یا چند دن غم کریں گے پھر وہ اپنی باتوں اور ہنسی مذاق کی طرف لوٹ جائیں گے۔

(3) آپ کے گھر کے افراد کا غم گہرا ہوگا، وہ کچھ ہفتے، کچھ مہینے یا ایک سال تک غم کریں گے اور اس کے بعد وہ بھی آپ کو یاداشتوں کی ٹوکری میں ڈال دیں گے، لوگوں کے درمیان آپ کی کہانی کا اختتام ہو جائے گا اور آپ کی حقیقی کہانی شروع ہو جائے گی اور وہ ہے آخرت، آپ سے درج ذیل چیزیں زائل ہو جائیں گی: (1) حسن و جمال (2) مال و زر (3) صحت و تندرستی (4) اہل و عیال، دوست و احباب (5) آپ اپنے خوبصورت مکانوں، محلوں اور فلیٹوں سے بہت دور ہو جائیں گے (6) شوہر بیوی سے اور بیوی شوہر سے جدا ہو جائے گی۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی قبر اور آخرت کے لیے ابھی سے کیا تیاری کی ہے؟ یہ وہ حقیقت ہے جو آپ غور و فکر کا تقاضہ کرتی ہے، اس لیے آپ اس کی طرف ضرور توجہ کریں اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے ان اشعار کو عملی جامہ پہنائیں: ؎

عیش کر لو یہاں منکرو! چار دن
مر کے ترسو گے اس زندگی کے لئے

مسلک اعلیٰ حضرت سلامت رہے
ہے یہ پہچان دین نبی کے لئے

مسلک اعلیٰ حضرت پہ قائم رہو
زندگی دی گئی ہے اسی کے لئے

صلح کلی نبی کا نہیں سنیو!
سنی مسلم ہے سچا نبی کے لئے

اختر قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر اک قادری کے لئے

◆◆◆

ص ۵۱ کا بقیہ.....

ہم لوگوں نے (کفن دفن کی) تیاری کی۔ (قبرستان) جا کر اس کے لئے قبر کھودی لحد تیار کی اتنے میں ناگاہ ہم نے دیکھا کہ قبر میں ایک (عظیم الجثہ) کالا اژدھا ہے جس نے پوری لحد اپنے جثے سے بھر دی ہے، تو ہم نے وہ قبر چھوڑ دی اور دوسری جگہ کھودی، تو دیکھا کہ وہاں بھی ایک کالا سانپ قبر میں پھیلا پڑا ہے تو ہم نے وہ بھی چھوڑ دی اور تیسری جگہ، قبر کھودی تو وہاں بھی دیکھا کہ قبر میں ایک کالا سانپ ہے جس نے پوری قبر بھر رکھی ہے، تو (حضرت!) ہم نے اس میت کو ابھی دفن نہیں کیا ہے اب آپ کے پاس (معلومات کے لئے) حاضر آئے ہیں (بتائیے ہم اب کیا کریں؟)...

...حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: وہ (کالا سانپ) اس کا کوئی (کالا) دھندا ہے جسے وہ کرتا تھا، جاؤ اسے انہیں تینوں میں سے کسی قبر میں دفن کر دو۔ خدا کی قسم! اگر تم (دنیا بھر میں) ساری زمین کھود ڈالو جب بھی ہر جگہ (اس کی قبر میں) یہ اژدھا تمہیں ضرور ملے گا۔ (راوی نے کہا) وہ لوگ جواب سن کر واپس چلے گئے اور میت والوں کو (یا قافلہ والوں کو) خبر سے آگاہ کیا اور (ان میں سے ایک آدمی نے بعد میں ہمیں) بتایا کہ "ہم نے جا کر انہیں میں سے ایک قبر میں اسے دفن کر دیا تھا جب ہم سفر حج سے واپس لوٹے تو ہم نے میت کے گھر والوں کو لے جا کر اس کا سامان دیا اور اس کی عورت سے پوچھا کہ وہ کیا عمل کرتا تھا؟ عورت نے بتایا وہ گندم فروش تھا، روزانہ تجارت کے گیہوں میں سے اپنے خرچ بھر کے گیہوں نکالتا اور اتنی مقدار پوری کرنے کے لئے گیہوں کے پودوں کی گانٹھیں، تنکے (یعنی کوڑا کرکٹ) ملا دیتا تھا۔ [بیان واقعہ پورا ہوا۔ مترجم]

.....جاری ■◀

سنی دنیا کا یہ شمارہ آپ کو کیسا لگا؟ ہمیں اپنے تأثرات ضرور لکھیں، آپ کے تأثرات ماہنامہ سنی دنیا کے صفحات کی زینت بنیں گے، اگر آپ کاروباری ہیں تو رسالہ میں اپنے اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو ترقی بھی دے سکتے ہیں۔

احوال قوم و ملت

از: مولانا خلیل فیضانی *

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

احوال قوم و ملت

عقیدہ ایک بنیادی چیز ہے جس کے لیے تصلّب نہایت لازم اور ضروری ہے مگر آج ہماری جماعت میں کچھ ایسے افراد بھی پائے جا رہے ہیں کہ جو اس تصلّب کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر ہمیں اپنے ایمان کی سلامتی منظور ہے تو جتنا جلد ہو سکے ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کریں، ورنہ بہت بڑا نقصان جھیلنا پڑ سکتا ہے، چند ماہ پہلے علامہ طارق انور صاحب مصباحی نے اپنے کسی مضمون میں ذکر کیا تھا کہ بعض فارغین اشرفیہ کی سندیں منسوخ کر دی گئی ہیں اور "مصباحی" کا لاحقہ لگانے سے انھیں سختی کے ساتھ منع کر دیا گیا ہے، یہ نوبت اس لیے پیش آئی کہ ان فارغین نے "حسام الحرمین" کی تصدیق سے انکار کرتے ہوئے دیوبند کے عناصر اربعہ کی تکفیر سے چپی سادھ لی۔

غالب گمان ہے کہ اس صلح کل مزاج کی وجہ یہی رہی ہوگی کہ یہ لوگ بعد فراغت غلط لوگوں کی صحبت میں پھنس گئے ہوں گے، یا کسی صلح کل مزاج کے شیخ سے مراسم رہے ہوں گے، جس کا انھیں یہ خمیازہ بھگتنا پڑا کہ ان کو اس عظیم نسبت سے ہاتھ دھونا پڑا، آج یہ بلائے بے درماں ہمارے ادھر بھی دھیرے دھیرے پیر پسار رہی ہے، نو فارغین کہ جنھیں بنیادی عقائد کی زیادہ سوجھ بوجھ نہیں ہوتی، یہ لوگ تحقیق سے زیادہ جذبات کی رو پر بہہ رہے ہوتے ہیں، یہ لوگ یعنی کہ نو فارغین طلبہ دوران تعلیم علم نا ہونے کی وجہ سے کسی مشکوک پیر وغیرہ سے مرید ہو جاتے ہیں اور شومئ قسمت! کہ وہ پیر صاحب صلح کل مزاج کے داعی ہوتے ہیں، بین المسالک ہم آہنگی ان کی مساعی کا ایک اہم حصہ ہوتی ہے۔

حالاں کہ بزرگوں نے منع فرمایا ہے کہ طلبہ کو دوران تعلیم پیری مریدی کی باتوں میں نہیں پڑنا چاہیے، خیر! جب کسی ایسے پیر گزیدہ مرید کی فہمائش کی جاتی ہے تو الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے والے محاورے کی یاد دہانی ہو جاتی ہے، اپنے شیخ کے ان سب حالات سے واقف ہونے کے باوجود بھی اب یہ پڑھا لکھا مرید ایسے پیر سے دوری نہیں بناتا بلکہ الٹا اس کی طرف داری کرتے ہوئے جدل پر اتر آتا ہے، یہ نوبت اس لیے پیش آئی کہ ان فارغین کو عقیدے کے اعتبار سے مضبوط نہیں بنایا گیا، شروع سے ہی انھیں اگر یہ تعلیم دی جاتی کہ اگر تمہارے والدین، احباب، اقربا اور پیر صاحبان کسے باشد! اگر اسلام کے بنیادی عقائد سے سرمو انحراف کرتے ہیں تو انھیں دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکو اور کسی کی بھی پرواہ مت کرو، تو حالات یہ نہیں بنتے۔

مگر آج حالات نہایت دگرگوں ہیں، جاہل کو تو چھوڑیئے! کسی پڑھے لکھے شخص کے سامنے بھی یہ بات اگر رکھی جائے تو تلملا کر بے جا تاویلات کا سہارا لینے لگتا ہے، اہل مدارس کو چاہیے کہ بوقت فراغت دوسری اہم باتوں کی ہدایات کے ساتھ انھیں سختی کے ساتھ یہ ہدایت بھی کرے کہ ایسے شخص کی صحبت سے دور رہنا جو تمہارے ایمان کی کمزوری کا سبب بنے اور ایسے کی بے جا حمایت کبھی نہ کرنا جو دوسرے فرقوں کے ساتھ دلی اور مجلسی تعلقات بنانے کو روا رکھتا ہو، اب چاہے وہ تمہارا پیر ہو، مرشد ہو، والدین ہی کیوں نا ہوں۔

آخری بات! میرا ہلکا سا تجربہ ہے کہ آج یہ جو ہمارے لوگوں کے اندر پلپلا پن آ رہا ہے، اس کا ایک سبب اتحاد مذاہب کے داعی یا غیر متصلب پیروں کی صحبت بھی ہے، اہل سراواں کی مثال سب کے سامنے ہے، عرض یہی کہ آج کے دور میں کسی کو پیر بنانے میں عجلت سے ہرگز کام نا لیں، پیر منتخب کرنے میں سوچ بچار کریں اور ہر ایسے پیر سے بالکل دور رہے جو عقیدے کی کسوٹی پر کھرا نہیں اترتا، ورنہ شیطان راہ مارتے دیر بقیہ ص ۲۱ پر

* مضمون نگار جودھ پور راجستھان کے متوطن ہیں۔

از: مولانا محمد فیضان رضا علیمی *

عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ کے حبیب دونوں عالم کے طبیب حضور خاتم النبین علیہ الصلاۃ والسلام کی ذات ستودہ صفات کئی وجوہات کی بنا پر دوسرے پیغمبروں سے ممتاز اور اعلیٰ ہے، آپ ﷺ کو جہاں کل انبیا پر اولیت کا شرف حاصل ہے وہیں خاتمیت کا عظیم سہرا بھی آپ ہی کے سرِ انور پر سجا ہے، آپ خاتم الانبیا والرسل ہیں۔

میں زیر نظر مضمون میں عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت قرآن و حدیث اور اقوال علما سے پیش کروں گا، ساتھ ہی مدعیانِ نبوت کا انجام وحشر اور ہماری ذمے داریاں کے عناصر پر خامہ فرسائی کی جسارت کر رہا ہوں۔

عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت قرآن سے

اللہ رب العزت نے قرآن عظیم فرقان حمید کے سورۂ احزاب آیت نمبر ۴۰ میں اپنے پیارے پیغمبر امام الانبیاء، خاتم النبین ﷺ کا نام لے کر آپ کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا-(پ۲۲ آیت ۴۰) ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔'' (کنز الایمان)

مذکورہ بالا آیتِ کریمہ میں مسئلہ عقیدۂ ختم نبوت کو صراحتاً بیان کیا گیا ہے، یہ آیت مقدسہ دو حصوں پر مشتمل ہے:

اوّل: یہ کہ کسی) بالغ (مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی بین اور قطعی دلیل ہے آپ سب سے آخر نبی ہیں آپ کے بعد دوسرا کوئی نبی نہ ہوگا۔

دوم: صاف اور صریح الفاظ میں آپ کو خاتم النبین کہا گیا ہے، پہلے حصے پر کسی کا سوال ہو سکتا ہے کہ کسی) بالغ (مرد کا باپ نہ ہونے سے آخری نبی ہونا کیسے ثابت ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی) بالغ (مرد کے باپ نہیں ہیں یہ ذکر کر کے آپ کی صفت ابوت کی نفی کی گئی ہے جس کے اندر کئی ایک حکمتیں موجود ہیں، طوالت کے خوف سے صرف ایک کو بیان کرتا ہوں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ اگر بیٹا باپ کے نقش قدم پر اور تابع فرمان ہو تو اس کے اندر ابنیت کے باعث جزئیت پیدا ہو جاتی ہے، وہ متعدد وجوہ کی بنا پر باپ کا جز ہوتا ہے جس میں باپ کے چاہنے یا نہ چاہنے کا کوئی تعلق نہیں، شکل وصورت، اخلاق و عادات، شمائل وخصائل اور طبعی وروحانی خوبیوں میں وہ باپ سے مماثلت رکھتا ہے، حیاتیاتی سائنس کے مطابق یہ خصوصیات جینز (Geneses) اور کروموزومس (Chromosomes) کے ذریعے باپ سے بیٹے میں منتقل ہوتی ہیں اور اس عمل کو کوئی چاہے بھی تو نہیں روک سکتا، بیٹے میں جزئیت کے باعث باپ کی کئی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں بشرطے کہ وہ ان کو اپنے اخلاق و عادات کا حصہ بنائے، اگر باپ صالح ہو تو شراکت امورِ خیر میں ہوگی، غیر صالح ہو تو شراکت اسے برائی کی طرف لے جائے گی، شراکت کے ساتھ وراثت بھی باپ سے بیٹے میں منتقل ہوتی ہے، اس طرح ابنیت میں یہ تین چیزیں (جزئیت، شراکت اور وراثت (بیٹے میں منتقل ہوتی ہیں، انبیاے کرام کا میراث نبوت کو جاری رکھنے کے لیے بیٹے کی دعا مانگنا قرآن میں مذکور ہے جیسے حضرت زکریا ﷺ نے دعا مانگی تھی، قرآن حکیم بیان کرتا ہے:

''هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ-قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً-اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ-(آل عمران، پ۳/آیت ۳۸) ترجمۂ کنز الایمان: یہاں پکارا زکریا اپنے رب

کو بولا اے رب میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا، حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد چوں کہ کسی نبی کا آنا تھا نہیں اس بنا پر آپ کسی بالغ مرد کے باپ نہ ہوئے، کیوں کہ اگر آپ ﷺ کا کوئی صاحبزادہ زندہ ہوتا تو وہ بلوغت کی عمر کو پہنچ کر نبی بن جاتا جس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت باقی نہ رہتی، اس کی تائید درج ذیل حدیث مبارکہ سے بھی ہوتی ہے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال پر آپ نے فرمایا:

''لَوعاشَ لَكانَ صديقاً نبيًا۔ اگر وہ (ابراہیم) زندہ رہتے (اور سن بلوغت کو پہنچ جاتے) تو سچے نبی ہوتے۔''

اسی حکمت کی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادگان؛ سیدنا قاسم، سیدنا طیب وطاہر اور سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہم بچپن میں ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے، ان میں کسی کی بھی عمر شریف حد بلوغ کو نہیں پہنچ سکی تھی، اسی لیے قرآن آپ کی ابوت کی نفی کی ہے، ابوت کے لیے بالغ مرد کا باپ ہونا شرط ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے:

''وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ- (یوسف، پ ۱۲/ آیت ۱۰۹) ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے۔''

ایک اور مقام پر ہے:

''وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ- (الانبیاء، پ ۲۱/ آیت ۷) ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جنہیں ہم وحی کرتے۔''

اور سورۃ النحل کی آیت نمبر ۴۳/ میں اسی مضمون کو بیان کیا گیا ہے، ان آیات سے واضح ہے کہ قرآن حکیم نے ختم نبوت کے اثبات میں آپ کے کسی مرد کا باپ ہونے کی تو نفی فرمائی لیکن کسی بچے کا باپ ہونے کی نفی نہیں فرمائی۔ (مفہوماً عقیدہ ختم نبوت ص ۱۲۷:—۱۲۸) اور اگر آپ کے بچے بالغ ہو کر بھی نبی نہیں بنائے جاتے تو آپ کی عظمت پر دوسرے انبیا اس معاملے میں فوقیت لے جاتے کہ کئی انبیائے کرام کے شہزادگان نبی ہوئے ہیں۔

آیت کریمہ میں نبی رحمت ﷺ کے حقیقی باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے کہ ورنہ آپ تو اپنے امت پر شفقت پدری فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جن چیزوں کو ایمان کی شرائط ولوازمات کے طور پر بیان کیا ہے، ان میں سابقہ انبیا علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتب، نبی رحمت ﷺ اور قرآن مقدس پر ایمان لانا ہے، اگر کسی نبی کو بعد میں بھی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کا تذکرہ ضرور فرما دیتے، جہاں تک تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کی بات ہے تو وہ بطور امتی ہی نازل ہوں گے، چناں چہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ-وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ- (۴) ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔''

ان دو آیتوں کے علاوہ قرآن مقدس سیکڑوں آیات ہیں جن سے ختم نبوت پر استدلال کیا جا سکتا ہے، طوالت کے خوف سے ایک پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

حدیث سے عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت

احادیث کی بڑی اور متواطل کتب سے لے کر چھوٹی کتابوں تک عقیدہ ختم نبوت پر سیکڑوں حدیثیں ملیں گی، میں فتاویٰ رضویہ شریف کے چودھویں جلد کے رسالہ المبین ختم النبیین سے پانچ احادیث کو نقل کرتا ہوں جس سے حضور اکرم ﷺ کا خاتم الانبیا ہونا واضح ہوتا ہے، صحیح مسلم شریف ومسند امام احمد وسنن ابوداؤد جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم

انه نبی و انا خاتم النبین لا نبی بعدی۔ بے شک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تین کذاب ہوں گے اور ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''یکون في امتي کذابون و دجالون سبعة وعشرون من هم اربعة نسوة و انی خاتم النبیین لا بني بعدی۔ میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے ان میں چار عورتیں ہوں گی حالاں کہ بے شک میں خاتم النبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''مثلی مثل الانبیاء کمثل رجل ابتنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فکان من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الأموضع اللبنة فأنا موضع اللبنة فختم بی الانبیاء۔ میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک مکان پورا کامل اور خوب صورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا ہے مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیا ختم کر دیئے گئے۔''

صحیح مسلم و مسند ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''مثلی و مثل النبیین من قبلی کمثل رجل بنی دارا فاتمها الالبنة واحدة فجئت انا فأتممت تلك اللبنة۔ میری اور سابقہ انبیا کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے سارا مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کیا۔''

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادہ صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''مثلي فی النبیین کمثل رجل بنی دارا فأحسنها و اکمنها و اجملها و ترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه و یقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة۔ پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوب صورت کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی تو انبیا میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔'' (المبین ختم النبیین، ص ۲۳-۲۴)

ان احادیث سے صاف طور پر ظاہر ہوا کہ حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں۔

اقوال علما سے عقیدۂ ختم نبوت کا اثبات

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی اور مرکزی عقیدہ ہے جس میں معمولی سا شبہ بھی کفر ہے، امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی جھوٹے مدعی نبوت (نبوت کا دعویٰ کرنے والا) سے دلیل طلب کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

کیوں کہ دلیل طلب کر کے اُس نے اجرائے نبوت کے امکان کا عقیدہ رکھا اور یہی کفر ہے، عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد و اساس ہے جس پر مکمل ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ لہٰذا اس تعلق سے چند اجلہ علما و فقہا کے اقوال کو ذکر کیا جاتا ہے جس سے عقیدۂ ختم نبوت میں تقویت ملے گی، ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر ابن عباس میں فرماتے ہیں:

''ختم اللہ به النبیین قبله فلا یکون نبی بعده۔ خاتم کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کریم نے سلسلہ انبیا حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ختم فرما دیا ہے، پس آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔'' (تفسیر ابن عباس)

شفا شریف امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے (اس قول تک) یہ سب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے اجماع کیا ہے کہ یہ آیات واحادیث اپنے نظام پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے وہی خدا اور رسول کی مراد ہے نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت وبحکم قرآن وحدیث سب یقیناً کافر ہیں۔

امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں: تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا تخصیص نہیں تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم واستغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔

عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں: ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا تکذیبِ قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآنِ عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا: میں پچھلا نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے نظام پر ہے یعنی عموم واستغراق بلا تاویل وتخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔'' (تلخیصاً، المبین ختم النبیین، ص ۵-۴)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھتے ہیں:

''حضور پر نور خاتم النبیین سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیا و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے، جو اِس کا منکر ہو یا اِس میں ادنیٰ شک وشبہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴)

مدعیانِ نبوت کا انجام وحشر

مدعینِ نبوت کے انجام کے بارے میں علامہ ابن کثیر رقم طراز ہیں:

''اللہ عزوجل نے قرآن میں اور سیدی رسول اللہ (ﷺ) نے متواتر احادیث مبارکہ میں صاف طور پر بتا دیا کہ آپ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ لوگوں پہ عیاں ہو جائے کہ آپ (ﷺ) کے بعد نبوت ورسالت کا دعویٰ کرنے والا شخص جھوٹا، افتراء پرداز، دجال، دھوکہ باز، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اگرچہ شعبدہ بازی، جادو اور طلسمات کے ذریعے بڑے بڑے حیران کن کرتب، کمالات اور نیرنگیاں دکھائے، لیکن اصحابِ عقول جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ فریب اور گمراہی ہے جیسا کہ اسود عنسی نے یمن اور مسیلمہ کذاب نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا جن کے فاسد احوال اور جھوٹے اقوال سے ہر ذی فہم اور ہر ذی عقل پہ واضح ہو گیا ہے کہ وہ جھوٹے اور گمراہ ہیں، ان پر اللہ پاک کی لعنت ہو قیامت تک ہر مدعی نبوت کا یہی حال ہوگا۔''

(ابن کثیر زیر آیت ۴۰ سورہ احزاب)

زمانہ رسالت مآب ﷺ سے اب تک تقریباً بیس سے

زائد ملعون ومردود شخصوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور سب کے سب دنیا میں ہی ذلیل و خار ہو کر مرے ہیں، اسود عنسی، مسیلمہ کذاب، مختار ثقفی، حارث کذاب دمشقی اور بابک بن عبداللہ کا حشر اس قدر ہوا کہ رہتی دنیا تک اس کو یاد کیا جائے گا۔

ہماری ذمہ داریاں

قارئین! ہم سب کہ یہ بہت بڑی اور مشترکہ خوش بختی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنا سب سے پیارا رسول اور نبی عطا فرمایا اور ان کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ بند فرما کر جہاں ہمارے سرکار رحمت دوعالم ﷺ کو اعزاز عطا کیا وہیں ہماری برتری کا اعلان فرما کہ ہمارے آخری پیغمبر کی امت سب سے افضل ہے، لہٰذا ہماری پہلی ذمہ داری یہ ہے ہم نبیِ رحمت ﷺ کے فرامین واحکام پر سختی سے عمل کریں اور آپ کی ناموس وعزت کی پہرہ داری میں ہمہ وقت مصروف رہیں، نبیِ پاک ﷺ کی ذات ستودہ صفات جس طرح آخری ہے اسی طرح آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مقدس، آپ کا دین دین اسلام، آپ کی شریعت سب آخری ہیں، یعنی جس طرح اب کسی نبی کی نبوت کا ظہور نہیں ہوسکتا ہے اسی طرح اب کوئی دوسری آسمانی کتاب اور شریعت نہیں ہوسکتی ہے۔

لہٰذا ہماری ذمے داری ہے کہ ہم قرآنِ عظیم کی محافظت کریں، اس میں تحریف وترمیم کرنے والوں کی شرارت سے اپنے آپ کو بچائیں، شریعت اسلامی اور احکام دینی کو فروغ دیں اور جو اس میں تبدیلی اور ردوبدل کی باتیں کرتا ہے، اس سے بچ کر دین پر مضبوطی سے قائم رہیں، مذہب مہذب اسلام کی تعلیمات پوری اسی وقت ہوگئی جب ہمارے سرکار ﷺ کو رب کعبہ نے "الیوم اکملت" والی آیت کے سے مخاطب فرما بتایا کہ اے محبوب میں نے آپ کا دین مکمل کر دیا۔

اب اگر اس دین میں اپنی عقل کا گھوڑا دوڑائے اور کہے کہ یہ ایسے نہیں ایسے ہوگا تو اس کی خباثت سے ہمیں بچنا ہماری دینی فریضہ اور اہم ذمہ داری ہے، ہماری ایک اور ذمے داری بنتی ہے جو سب سے اہم اور عظیم ہے وہ یہ کہ ہم پہلی فرصت میں خود کو اسلامی تعلیمات سے مزین کریں اور اپنے بچوں کو بھی عمدہ اور اعلی دینی تعلیم دلوائیں کہ جب دینی تعلیم ہوگی تو ہمارا ایمان و عقیدہ مضبوط ہوگا اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہماری عقیدت ومحبت مزید قوی ہوگی اور جب یہ ہوجائے گا تو پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کہ کوئی ہمارے سامنے نبی ہونے کا دعویٰ کردے۔

قارئینِ گرامی! مذکور آیات قرآنی، احادیث رسول گرامی اور اقوال علما سے بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ ختم نبوت پر عقیدہ ہماری ایمانی تقاضا ہے، لہٰذا ہم سے اپنے ایمان وعقیدہ کو محفوظ رکھے اور اپنی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی انجام دیں۔

◆◆◆

ص ۵۳ رکا بقیہ.....

دستِ امجد نے تراشے ترے فقہی جوہر
حیدر و نوری کے اے لال فقیہِ ملت

تیرے کردار کو ارشد نے بنایا سیماب
تو ہے اک قائدِ فعّال، فقیہِ ملت

عزتِ بزمِ فقاہت ہے تجلّی تیری
دیں کے اے نیّرِ خوش فال فقیہِ ملت

یوں کیا وار بزرگوں کے عقیدے لکھ کر
نجدیت ہوگئی بے حال، فقیہِ ملت

نو بہ نو، تازہ بتازہ ہے لطافت تیری
بڑھ رہا ہے، ترا اقبال فقیہِ ملت

کہکشاں بن کے منور ہیں ہمیشہ کیلئے
تیری سیرت کے خدوخال فقیہِ ملت

کبھی پژمردہ نہ ہوں تیرے چمن کے ازہار
رہے شاداب، تری آل، فقیہِ ملت

ذکر آیا تو زباں نور سے معمور ہوئی
یوں ہیں روشن ترے احوال فقیہِ ملت

کیا تری دولتِ حکمت پہ فریدیؔ لکھے
تو غنی اور میں کنگال فقیہِ ملت

از: مفتی محمد اسلم رضا میمن *

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق اکبر

حیات پاک کے چند تابندہ نقوش

اسلاف و اخلاف

امیر المومنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسمِ گرامی عبد اللہ اور لقب صدّیق و عتیق ہے، آپ کے والد گرامی کا نام ابو قُحافہ عثمان اور والدہ محترمہ کا نام امّ الخیر سلمٰی ہے، سیّدنا صدیقِ اکبر کا سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں، رسول اللہ ﷺ کے نسب شریف سے مل جاتا ہے، آپ نبی کریم ﷺ سے عمر میں، تقریباً 2/ سال چھوٹے ہیں، آپ نے مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا، آپ زمانۂ جاہلیت میں بھی اپنی قوم میں معزّز و مکرّم تھے، قبلِ اسلام بھی آپ نے کبھی شراب نہیں پی، آپ تمام غزوات میں شریک رہے(۱) آپ کا وصال 13/ سنِ ہجری 22/ جُمادَی الآخرہ کو ہوا، آپ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔(۲)

دنیا میں ہی جنّت کی بِشارت

حضرت سیّدنا صدیق اکبر اُن دس 10 خوش بختوں میں سے ہیں، جنہیں دنیا ہی میں جنّت کی بِشارت دی گئی، حضرت سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (1) ابوبکر جنّتی ہیں (2) عمر جنّتی ہیں (3) عثمان جنّتی ہیں (4) علی جنّتی ہیں (5) طلحہ جنّتی ہیں (6) زبیر جنّتی ہیں (7) عبد الرحمن بن عَوف جنّتی ہیں (8) سعد بن ابی وقاص جنّتی ہیں (9) سعید بن زید (بن عَمرو بن نفیل) جنّتی ہیں (10) اور ابو عبیدہ بن جرّاح جنّتی ہیں۔(۳)

سیّدنا صدیق اکبر کی شان میں آیاتِ قرآنیہ کا نُزول

بارگاہِ خداوندی میں سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام و مرتبہ، کس قدر بلند و بالا ہے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جا سکتا ہے، کہ اللہ نے آپ کے حق میں متعدد آیاتِ قرآنیہ نازل فرمائیں، جن میں سے چند حسبِ ذَیل ہیں:

صاحبِ فضیلت و وُسعت

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ (۴) قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت اور وُسعت والے ہیں" یعنی حضرت سیّدنا ابوبکر صِدّیق (۵)۔"

حق کی تصدیق کرنے والے

(2) ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (۶) وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی، یہی خوفِ خدا والے ہیں۔"

اس آیتِ مبارکہ سے متعلق مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ سچ لے کر تشریف لانے والے رسول اکرم ﷺ ہیں اور اس کی تصدیق کرنے والے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق ہیں۔(۷)

اللہ تعالیٰ کا شاکر بندہ

(3) شانِ صدیق پر دلالت کرتی ایک آیتِ مبارکہ میں ربّ کریم نے ارشاد فرمایا:

"حَتّٰى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔(۸) یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس 40/ برس کا ہوا، عرض کی: اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں! جو تُو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ

* مضمون نگار وزارت اوقاف ابوظہبی کے مفتی ہیں۔

پر کی (کہ ہم سب کو اسلام سے مشرّف کیا) اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح رکھ! میں تیری طرف رُجوع لایا! اور میں مسلمان ہوں۔"

مفسرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"الآیۃُ نَزَلَتْ فِي أَبِي بَکْرٍ۔(۹) یہ آیتِ مبارکہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق کے حق میں نازِل ہوئی۔"

سب سے بڑا پرہیزگار اور متقی انسان

(4) حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا، بارگاہِ الٰہی میں کیا مقام ہے؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جائے، کہ اللہ ربّ العالمین نے انہیں قرآنِ مجید میں سب سے بڑا پرہیزگار اور متقی انسان قرار دیا، ارشاد فرماتا ہے:

"وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى، الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى، وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى، اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى، وَلَسَوْفَ يَرْضٰى۔(۱۰) اور بہت جلد اس سے دُور رکھا جائے گا، جو سب سے بڑا پرہیزگار (یعنی حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر) جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رَب کی رِضا چاہتا ہوا، جو سب سے بلند ہے اور یقیناً قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔"

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں، امام محی السُّنّہ بغوی فرماتے ہیں کہ "تمام مفسّرین کے نزدیک، اس آیت میں لفظ "اَتقی" سے مراد، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں" (۱۱)

ابن جوزی نے بھی اس پر اِجماع و اتفاق نقل فرمایا۔(۱۲)

سیّدنا ابوبکر صدیق کی صحابیّت کا ثبوتِ قطعی

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار پُشت کے صحابی ہیں، آپ کے والدین، آپ خود، آپ کی اَولاد اور اَولادوں کی اَولاد کو صحابیِ رسول ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ وہ واحد صحابی ہیں، جن کی صحابیت قطعی اور قرآنِ کریم سے ثابت ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ۔(۱۳) صرف دو2 جان سے، جب وہ دونوں (سیّد العالمین ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق بوقت ہجرت) غار میں تھے، جب اپنے یار (ابوبکر صدیق) سے فرماتے تھے: غم نہ کھا، یقیناً اللہ ہمارے (یعنی میرے اور تمہارے) ساتھ ہے، تو اللہ نے اس (ابوبکر صدیق) پر سکینہ (اطمینان) اُتارا۔"

سیّدنا ابوبکر صدیق کی صحابیّت کا اِنکار کفر ہے

علمائے کرام فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیّت، اس (مذکورہ بالا) آیتِ مبارکہ سے ثابت ہے (۱۴) لہٰذا ان کی صحابیّت کا انکار کفر ہے (۱۵)

امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قال الحسينُ بن فضَيل البجلي: مَن أنكَر أن يكونَ أبو بكرٍ صاحبَ رسولِ الله، كان كافراً۔(۱۶)

حسین بن فضیل بَجلی ارشاد فرماتے ہیں، کہ جس نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابیِ رسول ہونے کا انکار کیا، وہ کافر ہے۔"

آیتِ ہجرت میں متعدد بار خصوصی ذکر

آیتِ مبارکہ: ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ۔(۱۷) میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق کا متعدد بار خصوصی طَور پر ذکر آیا ہے، اس فرمانِ الٰہی میں اللہ ربّ العالمین کی طرف سے، سیّدنا ابوبکر صدیق کو رسول اللہ ﷺ کا ثانی و ساتھی ٹھہرایا جانا، هُمَا اور مَعَنَا کی ضمیروں کا مَرجَع ٹھہرانا، لَا تَحْزَنْ فرما کر مخاطَب کرنا اور خالقِ کائنات کی طرف سے آپ پر سکینہ و اطمینان کا نُزول فرمانا، وہ شرف و سعادتیں ہیں جو دیگر صحابۂ کرام پر آپ کی اَفضلیت کے ثبوت میں بڑی واضح اور قطعی دلیلیں ہیں۔

سیّدنا ابوبکر صدیق کی خلافت پر دلالت کرتی آیاتِ قرآنیہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افضلیت اس بات سے بھی ثابت ہوتی ہے، کہ اللہ نے قرآنِ کریم میں،

جہاں اُن کی ذات وصفات اور صحابیّت کا ذکر فرمایا، وہیں اُن کی خلافت کی طرف بھی اشارہ فرمایا، مفسّرینِ کرام نے ان آیات کی تفسیر میں اس اَمر کو صراحت وتفصیل سے بیان فرمایا ہے، سطورِ ذَیل میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر دلالت کرتی چند آیاتِ مبارکہ اور ان کے تحت مفسّرینِ کرام کی رائے حسبِ ذَیل ہے :

سیّدنا ابوبکر صدیق کی خلافت پر دلیل

(1) ارشادِ خداوندی ہے :

''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ-(۱۸) ہم کو سیدھے راستے پر چلا، اُن کا راستہ جن پر تُو نے احسان کیا۔"

امام فخر الدین رازی ارشاد فرماتے ہیں:

"دلالۃ ھذہ الآیۃ علی إمامۃ أبي بکر-(۱۹) اس آیتِ مبارکہ میں سیّدنا ابوبکر صدیق کی امامت (خلافت) پر دلیل ہے۔"

امام فخر الدین رازی مزید فرماتے ہیں، کہ اس آیت کی تقدیر دوسری آیت میں بیان ہوتی ہے اور وہ یہ ہے :

''فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ-(۲۰) اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا، یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔"(۲۱)

اور بلا شک وشبہ سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدیقوں کے سردار ہیں! نیز اس آیتِ مبارکہ کے معنیٰ یہ ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ہدایت کے طلب کرنے کا حکم دیا ہے، جس پر سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صِدّیقین ہیں، اگر سیّدنا ابوبکر صدّیق (معاذ اللہ) ظالم ہوتے، تو آپ کی اقتدا کرنا ہرگز جائز نہ ہوتا۔(۲۲)

سیّدنا ابوبکر صدّیق کی خلافت کا ذکر

(2) اللہ رب العزّت ارشاد فرماتا ہے:

''وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا-(۲۳) اللہ نے وعدہ دیا، ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا، جیسی ان سے پہلوں کو دی! اور ضرور اُن کے لیے جما دے گا اُن کا وہ دِین، جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو اَمن سے بدل دے گا، میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں۔"

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عبد الرحمن بن عبد الحمید مصری سے بیان کیا، کہ وہ فرماتے ہیں:

"إنّ ولایۃ أبي بکر وعمرَ في کتاب اللہ، یقول اللہ تعالی: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ﴾(۲۴) سیّدنا ابوبکر صدیق کی خلافت کا ذکر تو کتابُ اللہ میں موجود ہے، (جیسا کہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا۔"(۲۵)

محیُ السُنّہ ابن مسعود بَغَوی لکھتے ہیں:

"وفي الآیۃ دلالۃٌ علی خلافۃ الصّدیق، وإمامۃِ الخلفاء الرّاشدین-(۲۶) اس آیتِ مبارکہ میں سیّدنا ابوبکر صدّیق کی خلافت اور خلفائے راشدین کی امامت پر دلیل ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا فضل ورِضا چاہنے والے سچے لوگ

(3) اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے :

''لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ-(۲۷) ان ہجرت کرنے والے فقیروں کے لیے، جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے، اللہ کا فضل اور اس کی رِضا چاہتے ہوئے اور

اللہ ورسول کی مدد کرتے ہوئے، وہی لوگ سچے ہیں۔"

حضرت امام ابن حجر مکّی یہ آیت ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

"ومَن شهدَ له اللهُ بالصّدق لا يكذَب، فلَزِمَ أنّ ما أطبقوا عليه من قولهم لأبي بكر "يا خليفةَ رسول الله" صادِقون فيه، فحينئذٍ كانت الآيةُ ناصّةً على خلافتِه. أخرجَه الخطيبُ (۲۸) عن أبي بكر بن عيّاش، وهو استنباطٌ حَسنٌ كما قاله ابنُ كثير- (۲۹) جس کی سچائی پر خود اللہ گواہی دے، اسے جھوٹا نہیں کہا جاسکتا، اس سے لازم آیا کہ صحابۂ کرام نے سیّدنا ابوبکر صدیق کو جو "خلیفۃ الرسول" کہہ کر پکارا، وہ حضرات اپنی اس بات میں سچے ہیں، اس لحاظ سے آیتِ مبارکہ آپ کی خلافت پر نَص ہے، اسے خطیب نے ابوبکر بن عیّاش سے بیان کیا اور یہ بہت ہی خوبصورت اِستنباط ہے، جیسا کہ ابن کثیر نے فرمایا۔"

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا-(۳۰)" پیچھے رہ جانے والے ان گنواروں سے فرماؤ، کہ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے، کہ ان سے لڑو، یا وہ مسلمان ہو جائیں! پھر اگر تم فرمان مانو گے، تو اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر تم پھر گئے جیسے پہلے پھر گئے تھے، تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔"

حضرت امام ابن حجر مکّی اپنی کتاب "صواعق محرّقہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"قال الشيخ أبو الحسن الأشعَري إمامُ أهل السنّة: سمعتُ الإمامَ أبا العبّاس بن سُرَيج يقول: خلافةُ الصّديق في القرآن في هذه الآية، قال: لأنّ أهلَ العلم أجمعوا على أنّه لم يكن بعد نُزولها قِتالٌ دُعُوا إليه، إلّا دعاء أبي بكر لهم وللنّاس إلى قِتال أهلِ الرِدّة ومَن منعَ الزّكاةَ، قال: فدلّ ذلك على وُجوب خلافة أبي بكرٍ وافتراض طاعته؛ إذ أخبرَ اللهُ أنّ المتولي عن ذلك يعذّب عذاباً أليما-(۳۱) امامِ اہلِ سنّت ابوالحسن اشعَری فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو العباس ابن سُرَیج کو فرماتے سنا، کہ اس آیتِ قرآنیہ میں حضرت صدیق اکبر کی خلافت کا ذکر ہے (اور پھر اس کی علّت بیان کرتے ہوئے) وہ مزید فرماتے ہیں، کہ اہلِ علم کا اس بات پر اِجماع واتفاق ہے، کہ اس آیت کے نُزول کے بعد کوئی جنگ نہیں ہوئی، سوائے اس جنگ یمامہ کے، جس پر سیّدنا صدیق اکبر نے مرتدّین اور مانعینِ زکاۃ سے جہاد کے لیے لوگوں کو بلایا، وہ فرماتے ہیں کہ اس میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کے وُجوب اور آپ کی اِطاعت کے فرض ہونے پر دلیل ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے، کہ اس سے منہ پھیرنے والے گروہ کو دردناک عذاب دے گا۔"

متعدد مفسرینِ کرام نے آیتِ مبارکہ کے جزء قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ (۳۲) کی تفسیر میں، "قوم" سے اہلِ فارس ورُوم مراد لی ہے۔(۳۳) مام ابن حجر مکّی، امام ابن کثیر کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"فالصّديقُ هو الذي جهّزَ الجيوشَ إليهم، وتمامُ أمرهم كان على يد عمرَ وعثمانَ، وهما فَرْعَا الصّديقِ (۳۴) جو شخص "قوم" کی یہ تفسیر کرے گا کہ اس سے مراد اہلِ فارس ورُوم ہیں، تو اسے جاننا چاہیے کہ ان کی طرف بھی حضرت سیّدنا صدیق اکبر نے ہی لشکر تیار کر کے بھجوائے تھے، جبکہ اس جہاد کی تکمیل حضرت سیّدنا عمر فاروق اور سیّدنا عثمان غنی کے زمانۂ خلافت میں ہوئی اور یہ دونوں حضرات بھی، سیّدنا ابوبکر صدیق کے (درختِ خلافت) کی شاخیں ہیں۔"

سیّدنا ابوبکر صدیق کی اَفضلیت سے متعلق چند احادیثِ مبارکہ

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی جلیل القدر اور متقی و پرہیز گار صحابی ہیں، تمام انبیاء و رُسل کے بعد مخلوق میں سب سے افضل انسان اور مسلمانوں کے پہلے خلیفۂ راشد ہیں، متعدد احادیثِ طیّبہ میں بھی سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضلیت کا بیان واضح طَور پر موجود ہے، اسی چیز کے پیشِ نظر ہم اہلِ سنّت و جماعت کا یہ عقیدہ و نظریہ ہے، کہ تمام انبیاء و مرسَلین کے بعد، لوگوں میں سب سے افضل اور رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافتِ راشدہ کے سب سے زیادہ حقدار، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی۔ (۳۵)

رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر

(1) حضرت امام بخاری، حضرت محمد بن حنفیہ شہزادۂ امیر المومنین مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرمایا کہ میں نے اپنے والد ماجد امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد، سب سے بہتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: أبو بکرٍ! میں نے عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: عُمرُ (۳۶)

اُمّت میں سب سے بہتر

(2) حضرت ابوجُحَیفہ (جو صحابیٔ رسول ﷺ اور سیّدنا علی المرتضیٰ کے مقرّبِ بارگاہ ہیں، جناب امیر انہیں وہب الخیر فرمایا کرتے) سے مروی ہے، کہ سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا "یَا أَبَا جُحَیفَةَ! أَلا أُخبِرُكَ بِأَفضَلِ هَذِهِ الأُمَّةِ بَعدَ نَبِیِّهَا؟ اے ابا جُحیفہ! کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں، کہ اُمّت میں سب سے بہتر کون ہے؟ میں نے عرض کی کہ کیوں نہیں (اور میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کسی کو خیال نہیں کرتا تھا) سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّهَا: أبو بَكْرٍ، وَبَعْدَ أبي بَكرٍ: عُمَرُ۔ (۳۷) حضور نبیٔ کریم ﷺ کے بعد اس اُمّت میں، سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت عمر فاروق سب سے افضل ہیں۔

خلفائے راشدین میں سب سے افضل

(3) حضرت سیّدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ لا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَداً، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ۔ (۳۸) رسول اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں، ہم (آپ ﷺ کے بعد) سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر سیّدنا عمر فاروق کو اور پھر سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔"

سب سے اَولیٰ و حقدار

(4) سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضلیت پر صراحۃً دلالت کرتی ہوئی ایک حدیث پاک میں، ام المومنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ فرماتی ہیں، کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں فرمایا:

"ادْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ، أَبَاكِ وَأَخَاكِ، حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ: أَنَا أَوْلَى، وَيَأْبَى اللهُ وَالمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ (۳۹)" میرے پاس اپنے والد ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلا لاؤ؛ تا کہ میں ایک تحریر لکھ دُوں؛ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنّا کرنے والا تمنّا کرے گا اور کوئی کہنے والا کہے گا، کہ میں سب سے اَولیٰ (زیادہ حقدار) ہوں، مگر اللہ تعالیٰ اور اہلِ ایمان ابوبکر کے سوا کسی اَور پر راضی نہیں ہوں گے۔"

ابن بطّال نے اپنی "شرح صحیح بخاری" میں مُہلّب کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا "فيه دليلٌ قاطعٌ في خلافة أبي بكر (۴۰) اس حدیث پاک میں سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر دلیلِ قاطع ہے۔"

امام ابن حجر عسقلانی "فتح الباری" میں، اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "إنّ المرادَ الخلافةُ" (۴۱) اس "تحریر" سے مراد خلافت نامہ ہے۔"

صدَقات کی وُصولی کا اختیار

(5) حضور نبیٔ کریم ﷺ کا اپنے بعد، صدَقات کی وُصولی کے لیے سیّدُنا ابوبکر صدیق کو مقرّر فرمانا بھی، آپ کی اَفضلیت پر دَلالت کرتا ہے، حضرت سیّدُنا اَنَس فرماتے ہیں، کہ مجھے بنو

مصطلق نے رسول کریم ﷺ کے پاس یہ بات دریافت کرنے کے لیے بھیجا، کہ آپ ﷺ کے بعد ہم صدقات (زکات وغیرہ) کسے پیش کیا کریں؟ میں نے آکر حضور ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: إلى أبي بكرٍ-(۴۲) ابوبکر کو۔"

امام ابن حجر مکّی ارشاد فرماتے ہیں:

"ومِن لازم دفع الصّدقة إليه، كونُه خليفةً؛ إذ هو المتولي قبضَ الصَدَقات-(۴۳) ان کے پاس صدقہ (زکاۃ) اسی صورت میں پیش کرنا لازم ہوگا، کہ جب وہ خلیفہ ہوں؛ کیونکہ خلیفۂ وقت ہی صدقات (زکاۃ) جمع کرنے پر ذمّہ دار ہوتا ہے۔"

سیّدُنا ابوبکر صدیق کے لیے خصوصی استثناء

(6) نبیٔ کریم ﷺ کی طرف سے سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خصوصی استثنا بھی، آپ کی اَفضلیت کی طرف اشارہ کرتا ہے، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لا يَبْقَيَنَّ في المسجدِ بابٌ إلّا سُدَّ، إلّا بابُ أبي بكرٍ-(۴۴) مسجدِ نبوی کے اندر ابوبکر کے دروازے کے سوا، کوئی دروازہ باقی نہ رہے۔"

امام جلال الدّین سُیوطی لکھتے ہیں کہ علمائے کرام نے فرمایا:

"هذه إشارةٌ إلى الخلافة؛ لأنّه يخرج منها إلى الصّلاة بالمسلمين-(۴۵) اس حدیثِ مبارک میں خلافتِ صدیق کی طرف اشارہ ہے؛ کیونکہ خلیفۃ المسلمین کو لوگوں کو نماز پڑھانے (اور دیگر کاموں) کے لیے، مسجد کی طرف نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔"

سیّدنا صدیق اکبر کی طرف رُجوع کرنے کا حکم

(7) بخاری ومسلم نے حضرت سیّدنا جُبیر بن مُطعم سے روایت کیا، کہ نبیٔ کریم ﷺ کے پاس ایک خاتون آئیں، انہوں نے کسی چیز کے بارے میں حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے اسے دوبارہ حاضر ہونے کو فرمایا، اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ (راوی کا کہنا ہے کہ شاید ان خاتون کی مراد حضور کی وفات تھی) سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إنْ لم تجدِيني، فأْتِي أَبَا بَكْرٍ-(۴۶) اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا، یعنی اگر میری وفات ہوجائے، تو صدیق اکبر سے اپنا فیصلہ کرالینا۔''

اس فرمانِ عالی شان میں، سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی طرف صاف اشارہ ہے، جیسا کہ امام عبدالرحمن ابن جَوزی اس حدیثِ مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:

"وهذا من النّصوص الخفية على خلافة أبي بكرٍ-(۴۷) یہ حدیثِ پاک سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر دلالت کرنے والی، نصوصِ خفیہ میں سے ایک نص ہے۔"

اسی طرح علّامہ طِیبی نے فرمایا:

"وفيه دليلٌ على أنّه خليفةُ رسولِ الله بعدَه، وقائمٌ مقامَه-(۴۸) اس حدیثِ پاک میں دلیل ہے، کہ سیّدنا ابوبکر صدیق، حضور اکرم ﷺ کے (ظاہری وِصال کے) بعد خلیفۃ الرسول اور حضور ﷺ کے قائم مقام ہیں۔"

حضرت علّامہ بدرالدین عینی اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں:

"وفيه إشارةٌ أيضاً إلى أنّه هو الخليفةُ من بعده-(۴۹)" اس حدیثِ پاک میں اشارہ ہے، کہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد، سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہیں۔"

سیّدُنا ابوبکر صدیق کو نماز کے لیے مقدّم فرمانا

(8) سرورِ کونین ﷺ کا اپنے اَیامِ علالت میں، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کے لیے مقدّم ومقرّر فرمانا، انہیں حضرت سیّدُنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی پر ترجیح دینا اور سیّدُنا ابوبکر صدیق کی عدم موجودگی کے سبب، سیّدُنا عمر کو اِمامت کے لیے آگے بڑھائے جانے پر، اظہارِ ناراضگی

فرمانا بھی، آپ کی اَفضلیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، کہ جب رسول اللہ ﷺ کی علالت نے شدّت اختیار کی، تو چند مسلمانوں کے ساتھ، میں بھی حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، نماز کے لیے حضرت بلال نے حضور اکرم ﷺ کو بلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ۔ کسی سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔''

حضرت سیّدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں میں موجود تھے، جبکہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں موجود نہیں تھے، اس پر میں نے کہا کہ اے عمر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائیے! وہ آگے بڑھے اور (نماز شروع کرنے کے لیے) تکبیر کہی، جب رسول اللہ ﷺ نے اُن کی آواز سنی (کیونکہ حضرت عمر بلند آواز رکھتے تھے) فرمایا:

''فأينَ أبو بَكْرٍ؟ يأبى اللهُ ذَلِكَ وَالمسلِمُونَ! يَأْبَى اللهُ ذَلِكَ وَالمسلِمُونَ۔ ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی پر راضی نہیں ہوں گے۔" (دوبار)

لہٰذا حضرت ابوبکر کو بلایا گیا، وہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا چکے تھے۔ (۵۰)

سیّدنا عبداللہ بن زمعہ مرضی اللہ تعالیٰ عنہ زید فرماتے ہیں، کہ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز سنی، تو سرورِ کونین ﷺ باہر تشریف لانے لگے، یہاں تک کہ سرِ اقدس حجرے سے باہر نکال کر فرمایا:

''لَا لَا لَا! لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ۔ نہیں نہیں نہیں! لوگوں کو ابن ابی قُحافہ (یعنی ابوبکر صدیق) ہی نماز پڑھائیں۔''

(راوی کا کہنا ہے کہ) حضور اکرم ﷺ یہ بات حالتِ جلال میں فرما رہے تھے۔ (۵۱)

اِمامت کے سب سے زیادہ حقدار

(9) ایک اَور حدیثِ پاک میں حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لا ينبغي لقومٍ فِيهمْ أَبُو بَكْرٍ، أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ۔ (۵۲) جس قوم میں ابوبکر ہوں، انہیں لائق نہیں کہ ان کی امامت ابوبکر کے سوا کوئی اَور کرے۔''

سیّدُنا ابوبکر صدیق کو نماز پڑھانے کا حکم

(10) بخاری و مسلم نے حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ جب نبی کریم ﷺ کا مرض شدّت اختیار کر گیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ ﷺ! میرے والد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقیق القلب آدمی ہیں، آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھا سکیں گے! حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

''مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابوبکر کو حکم دو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوبارہ وہی بات دُہرائی، حضورِ اکرم ﷺ نے پھر فرمایا:

''مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ! فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ۔ ابوبکر ہی کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں! تم خواتین تو حضرت یوسف والیاں ہو۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک صحابی حضورِ اکرم کا حکم لے کر آئے، تب آپ نے حضور ﷺ کی حیاتِ طیّبہ میں، لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ (۵۳)

صدیقِ اکبر کی خلافت سے متعلق مولا علی کا فرمان

(11) سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخصیت ہیں، جنہیں سرکارِ اَبد قرار ﷺ نے فرضیتِ حج کے بعد، پہلے ہی سال امیر

الحجّاج مقرّر فرمایا اور انہیں اپنے سامنے مرضُ الوفات میں اپنی جگہ نماز کے لیے امام مقرّر فرمایا، حضرت سیّدنا مولا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا ارشاد ہے:

''لما قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ نَظَرْنَا فِي أَمْرِنَا، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَدْ قَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ، فَرَضِينَا لِدُنْيَانَا مَنْ رَضِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِدِينِنَا، فَقَدَّمْنَا أَبَا بَكْرٍ۔(۵۴)

نبی رحمت ﷺ کے وِصال کے بعد، جب ہم نے غور کیا (تو اس نتیجہ پر پہنچے) کہ جب نماز کے مُعاملہ میں نبی کریم ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقدّم فرمایا اور ہمارے دِین کے لیے انہیں امام بنانا پسند فرمایا، تو ہم دنیاوی مُعاملات میں بھی ان پر راضی ہوگئے، یعنی ہم نے حضرت ابوبکر کی بیعت کر کے، انہیں خلیفہ مقرّر کر دیا۔''

اس سے پتا چلا کہ سب سے پہلے خلیفۂ برحق سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور یہی اہلِ اسلام کا نظریہ ہے۔

صدیقِ اکبر کی اَفضلیت سے متعلق اَسلاف کی رائے

ہمارے اَسلاف بھی تمام صحابۂ کرام اور جمیع اُمّتِ مسلمہ پر، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَفضلیت کے قائل تھے، اس سلسلے میں چند علمائے امّت کی رائے ملاحظہ فرمائیں:

اِسلام میں سب سے افضل

(1) حضرت سالم بن ابی الجعد تابعی فرماتے ہیں، کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کی کہ" کیا حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا: نہیں، میں نے کہا کہ پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے؟ یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذِکر ہی نہیں کرتے! فرمایا: یہ اس لیے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل ہیں۔"(۵۵)

انبیائے کرام کے بعد سب سے افضل

(2) امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ "انبیائے کرام کے بعد، سیّدنا صدیقِ اکبر اور اُن کے بعد سیّدنا عمر فاروقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام لوگوں سے افضل ہیں۔"(۵۶)

سب سے پہلے خلیفہ اور افضل شخص

(3) امام بَغَوی فرماتے ہیں کہ:

"حضرت ابوبکر صدّیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی شیر خدا، انبیاء و مرسَلین کے بعد تمام لوگوں سے افضل ہیں اور پھر ان چاروں میں اَفضلیت کی ترتیب خلافت کے اعتبار سے ہے، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق سب سے پہلے خلیفہ ہیں، لہٰذا وہ سب سے افضل ہیں، ان کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمان غنی اور اُن کے بعد سیّدُنا علی مرتضیٰ افضل ہیں۔"(۵۷)

افضلیت کی ترتیب

(4) خلفائے راشدین کی اَفضلیت کے بارے میں، اہلِ سنّت و جماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے، شیخ نجم الدین فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے نبی کریم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل سیّدُنا ابوبکر صدیق ہیں اور اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمانِ غنی اور پھر سیّدُنا علی مرتضیٰ افضل ہیں۔"(۵۸)

سیّدنا ابوبکر صدیق کی اَفضلیت پر اہلِ سنّت کا اتفاق

(5) امام علّام ابوزکریا نووی" شرح صحیح مسلم" میں فرماتے ہیں:

"اہلِ سنّت کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ افضلِ صحابہ حضرت ابوبکر ہیں۔"(۵۹)

تمام لوگوں سے افضل

(6) علّامہ قاضی عضد الدّین فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے بعد، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق تمام لوگوں سے افضل ہیں۔"(۶۰)

خُلفائے رَاشدین میں اَفضلیت بترتیبِ خلافت ہے

(7) امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ" اہلِ سنّت و جماعت کے درمیان اس بات پر اِجماع و اتفاق ہے، کہ خُلفائے رَاشدین میں اَفضلیت اُسی ترتیب سے ہے، جس ترتیب سے خلافت ہے"(۶۱) یعنی سیّدُنا صدیق اکبر سب سے افضل ہیں، اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمان غنی اور پھر سیّدُنا مولا علی افضل ہیں۔

افضل الخلق بعد الرُسُل سیّدنا ابوبکر صدیق ہیں

(8) امام ابن ہُمام حنفی تحریر فرماتے ہیں کہ" سیّدُنا ابوبکر صدیق

(انبیائے کرام کے بعد) سب لوگوں سے افضل ہیں۔" (۶۲)

خلافتِ برحق سے متعلق سلف صالحین کے چند اقوال

امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفۂ راشد ہیں، آپ کی خلافت برحق ہے اور اسی پر امّت کا اِجماع و اتفاق چلا آرہا ہے (۶۳) اس سلسلے میں سلف صالحین اور بزرگانِ دین کے چند اقوال پیشِ خدمت ہیں:

سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے خلیفۂ راشد

(1) حضرت عمر بن عبد العزیز کے کہنے پر، حضرت محمد بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حَسَن بصری سے دریافت کیا، کہ کیا رسولِ پاک ﷺ نے ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنایا تھا؟ تو جواباً آپ نے ارشاد فرمایا:

"واللهِ الذي لا إلهَ إلّا هو! لقد استخلفَه، ولهو كان أعلَمَ بالله وأتقَى له، وأشهدَ له مخافةً من أن يموتَ عليها، لولم يُؤَمِّرْهُ-(۶۴) اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یقیناً حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو خلیفہ بنایا، یقیناً سیّدنا ابوبکر صدیق سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے تھے، سب سے بڑھ کر متقی و پرہیزگار تھے اور وہ اِس قدر خوفِ خدا والے تھے، کہ اگر رسول اللہ ﷺ انہیں امیر نہ بناتے، تو وہ (خلافت کے بجائے) موت کو ترجیح دیتے۔"

ولایت (خلافت) کے زیادہ حقدار

(2) حضرت سفیان ثَوری فرماتے ہیں کہ:

"جس نے یہ کہا کہ حضرت علی ولایت (خلافت) کے زیادہ حقدار تھے، اس نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور مہاجرین و انصار، سارے صحابۂ کرام کو غلطی پر ٹھہرایا اور میرے خیال میں اس خطا کے ہوتے ہوئے، اس شخص کا کوئی عمل قبول نہیں ہوسکتا۔" (۶۵)

سیّدنا ابوبکر صدیق کی خلافت پر اِجماع و اتفاق

(3) امام بَیہقی نے زعفرانی سے بیان کیا، کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے سنا:

"أجمع النّاسُ على خلافة أبي بكر وذلك أنّه اضطراب النّاس بعد رسول الله، فلم يجدوا تحت أديم السّماء خيراً من أبي بكرٍ، فوَلّوه رِقابَهم۔(۶۶) لوگوں نے حضرت ابوبکر کی خلافت پر اِجماع و اتفاق کرلیا؛ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں میں سخت اضطراب پیدا ہوا، جب لوگوں نے زیرِ آسمان سیّدنا ابوبکر صدیق سے بہتر کسی کو نہ پایا، تو اپنی گردنیں حضرت ابوبکر کے سامنے جھکا دیں۔"

تمام صحابہ سے زیادہ قرآن پاک کو سمجھنے والے

(4) امام ابن کثیر فرماتے ہیں:

"كان الصّديقُ أقرأَ الصّحابة، أي:أعلمَهم بالقرآن؛ لأنّه قدّمه إماماً للصّلاة بالصّحابة-(۶۷) حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق تمام صحابہ سے زیادہ قرآنِ پاک کو سمجھتے تھے، اسی لیے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو نماز کی امامت کے لیے، دیگر صحابۂ کرام سے مقدّم فرمایا۔"

قرآنِ پاک کے سب سے بڑے عالم و رخلافت کے حقدار

(5) حضرت امام ابوالحسن اشعَری فرماتے ہیں:

"قد عُلم بالضرورة أنّ النبيَّ أمرَ الصّديقَ أن يصلي بالنّاس مع حضور المهاجرين والأنصار، مع قوله:يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ(۶۸) فدلّ على أنّه أقرؤُهم:أي أعلَمُهم بالقرآن، انتهى. وقد استدلّ الصحابةُ أنفُسهم بهذا، على أنّه أحقُّ بالخلافة، منهم:عمرُ-(۶۹) یہ بات تو بالبداہت معلوم ہوگئی، کہ رسول اکرم ﷺ نے تمام مہاجرین و انصار کی موجودگی میں، حضرت صدیق اکبر کو نماز پڑھنے کے لیے حکم فرمایا اور یہ بھی نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ "لوگوں کو نماز وہ پڑھائے جو قرآنِ پاک کو ان سب میں زیادہ سمجھتا ہو" تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ سیّدنا ابوبکر صدیق قرآنِ پاک کے سب سے بڑے عالم تھے اور خود صحابۂ کرام نے بھی اسی بات سے دلیل پکڑی، کہ آپ خلافت کے سب سے زیادہ حقدار

ہیں، مِن جملہ ان صحابۂ کرام میں سے ایک، سیّدنا عمر فاروق بھی ہیں۔"

زمانۂ نبوی میں امامت کی اہلیت کے لیے سب سے مشہور

(6) حضرت علّامہ جلال الدین سُیوطی لکھتے ہیں، کہ علمائے کرام نے فرمایا:

"وقد كان معروفاً بأهليّة الإمامةِ في زمان النّبي۔

(۷۰) زمانۂ نبوی میں ہی حضرت ابوبکر صدیق، اِمامت کی اہلیت کے لیے مشہور ہو چکے تھے۔"

خلافت کے زیادہ اہل اور حقدار

(7) امام ابن حجر مکّی ''صواعق محرّقہ'' میں سیّدنا ابوبکر صدیق کی ولایت پر اِجماع سے متعلق، بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"كان هو الأحقُّ بالخلافة عند جميع أهل السُنّة و الجماعة، في كلّ عصرٍ، منّا إلى الصّحابة، و كذلك عند جميع المعتزلة وأكثرِ الفِرق، وإجماعُهم على خلافتِه قاضٍ بإجماعِهم على أنّه أهلٌ لها، مع أنّها من الظُهور بحيث لا تخفى۔(۷۱) ہر زمانے کے اہلِ سنّت وجماعت، یعنی ہمارے زمانے سے لے کر صحابۂ کرام کے زمانے تک، سب کے سب حضرت سیّدنا صدیق اکبر کو خلافت کا زیادہ حقدار سمجھتے آئے ہیں، اسی طرح تمام معتزلہ اور اکثر فرقوں کا یہی اعتقاد ہے اور ان سب کا حضرت صدیق اکبر کی خلافت پر اِجماع واتفاق، اس بات پر فیصلہ کُن ثبوت ہے، کہ وہ خلافت کے زیادہ اہل اور حقدار ہیں اور یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے جسے پوشیدہ رکھنا ممکن ہی نہیں۔"

خلاصۂ کلام

مختصر یہ کہ سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُقابلے میں، حضرت سیّدُنا علی مرتضی یا کسی اَور صحابی کو افضل قرار دینا، یا خلیفہ بالفصل ماننا، رافضی شیعوں اور تفضلیوں کا کام ہے، ایسی بدمذہبی، بدعقیدگی اور بدفکری کے اَمراض وفِتن سے کوسوں دُور رہیے! حکمِ شریعت کے مطابق صحابہ واہلِ بیت کرام کا حسبِ مُراتب اَدب واحترام کیجیے اَور اہلِ سنّت وجماعت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیے۔

اے اللہ! ہمیں حسبِ مَراتب تمام صحابۂ کرام کا اَدب واِحترام کرنے کی توفیق مَرحمت فرما، ان کے مقام ومرتبہ اور شان وعظمت کی پاسداری کا جذبہ عنایت فرما، سیّدنا ابوبکر صدیق کی اَفضلیت کو صِدقِ دل سے تسلیم کرنے اور دُرست عقائد پر ثابت قدم رہنے کی سوچ عطا فرما اور بدمذہبی وبدعقیدگی سے محفوظ فرما، آمین یاربّ العالمین۔

حوالہ جات

(۱) "تاریخ الخلفاء" الخلیفۃ الاوّل: اَبوبکر الصدّیق، ص.41 (۲) "سیر اَعلام النُبلاء" اَبوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ، 2/.396 (۳) "فضائل الصحابۃ" للإمام اَحمد، قولہ: مُروا اَبا بکر فلیصلِّ بالنّاس ر87:، 1/.116 و"سنن اَبی داود" کتاب السنّۃ، باب فی الخلفاء، ر4649:، ص.657 و"سنن الترمذی" [باب] مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزُہری، ر3747:، ص.851] قال اَبوعیسی: [" وقد رُوی ہذا الحدیث عن عبد الرحمن بن حمید عن اَبیہ عن سعید بن زید، عن النّبی نحو ہذا، وہذا اَصحُّ من الحدیث الاَوّل". (۴) پ 18، النور.22: (۵) "تفسیر ابن کثیر" پ18، النور، تحت الآیۃ22:، 3/.280 (۶) پ 24، الزمر.33: (۷) انظر: "تفسیر الطبری" پ 24، الزمر، تحت الآیۃ33:، 21/.290 و"تفسیر السمر قندی" پ 24، الزمر، تحت الآیۃ: 33، 3/.186 (۸) پ26، الاَحقاف.15: (۹) "جامع البیان فی تاَویل القرآن" پ 26، الاَحقاف، تحت الآیۃ15:، 22/.115 و"تفسیر البغوی" پ26، الاَحقاف، تحت الآیۃ15:، 4/.195 (۱۰) پ30، اللیل17:–21. (۱۱) "تفسیر معالم التنزیل" پ 30، اللیل، تحت الآیۃ18:، 4/.496 (۱۲) "زاد المسیر فی علم التفسیر" اللیل، تحت الآیۃ17:، 4/.455 (۱۳) پ 10، التوبۃ.40: (۱۴) "التفسیر الکبیر" پ 10، التوبۃ، تحت الآیۃ40:، 16/.51 و"تاریخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، ص26–30، ملتقطاً. (۱۵) "الدرّ المختار" کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، 3/.561 (۱۶) "التفسیر الکبیر" پ10، التوبۃ، تحت الآیۃ40:، 16/.51 (۱۷) پ10، التوبۃ.40: (۱۸) پ1، الفاتحۃ6:، 7. (۱۹) "التفسیر الکبیر" الفصل 8 فی تفسیر قولہ: اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وفیہ فوائد، پ 1، الفاتحۃ، تحت الآیۃ6:، 7، 1/.221 (۲۰) پ5، النساء.69: (۲۱) "التفسیر الکبیر" الفصل 8 فی تفسیر قولہ: اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وفیہ فوائد، پ 1، الفاتحۃ، تحت الآیۃ6:، 7، 1/.221 (۲۲) "الصواعق المحرقۃ" الفصل 3 فی النصوص السمعیۃ الدالّۃ علی خلافۃ من القرآن والسنّۃ، 1/.52 (۲۳) پ18، النور.55: (۲۴) پ18، النور.55: (۲۵) "تفسیر ابن اَبی حاتم" پ18، النور، ر14764:، تحت الآیۃ55:، 8/

.2627(۲۶)"تفسیر البغوی" پ18، النور، تحت الآیۃ55: ،ر1543 :، 3/ .426(۲۷) پ28، الحشر.8 :(۲۸)" تاریخ بغداد" باب الکنی، ر: 7650، أبو بکر بن عیّاش بن سالم الحناط، 16/ .542(۲۹) "الصواعق المحرقۃ" الفصل 3 فی النصوص السمعیۃ الدالّۃ علی خلافۃ من القرآن والسُّنّۃ، 1/ .51(۳۰) پ26، الفتح.16 :(۳۱)"الصواعق المحرقۃ" الفصل 3 فی النصوص السمعیۃ الدالّۃ علی خلافۃ من القرآن والسُّنّۃ، 1/ .50(۳۲) پ26، الفتح.16: (۳۳)"تفسیر الطبری" پ26، الفتح، تحت الآیۃ16: ،22/ .219و"تفسیر الماتُریدی" پ26، الفتح، تحت الآیۃ16: ،9/ .304و"تفسیر السَّمرقندی" پ 26، الفتح، تحت الآیۃ16: ،3/ .255(۳۴) "الصواعق المحرقۃ" الفصل 3 فی النصوص السمعیۃ الدالّۃ علی خلافۃ... إلخ، 1/ .50(۳۵) "المسایرۃ" مع شرحہ "المسامرۃ" ص.313(۳۶) "صحیح البخاری" کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ: لو کنتُ متخذاً خلیلاً ر 3671: ،ص.6\6(۳۷) "مسند الإمام أحمد" مسند علی بن أبی طالب، ر 835: ،2/ .201 وإسنادہ صحیحٌ علی شرط مسلم، رجالُہ ثِقاتٌ رجالُ الشیخین، غیر منصور بن عبد الرحمن الغدانی، فمن رجال مسلم. إسماعیل بن إبراہیم: ہو ابن علیۃ.(۳۸)" صحیح البخاری" کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان أبی عمرو القرشی، ر3698: ،ص.622(۳۹)" صحیح البخاری" کتاب الأحکام، باب الاستخلاف، ر7217: ،ص.1243و" صحیح مسلم" کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ر6181: ،ص.1051(۴۰) "شرح صحیح البخاری" لابن بطّال، کتاب الأحکام، باب الاستخلاف، 8/ .282(۴۱) "فتح الباری شرح صحیح البخاری" کتاب الأحکام، باب الاستخلاف، ر7217 :، 13/ .206(۴۲) "مستدرَک الحاکم" کتاب معرفۃ الصحابۃ، أمّا حدیث ضمرۃ وأبو طلحۃ، ر4460: ،3/ .82] قال الحاکم:[ہذا حدیثٌ صحیحُ الإسناد ولم یخرجاہ. [وقال الذہبی:["صحیحٌ".(۴۳) "الصواعق المحرقۃ" الفصل 3 فی النصوص السمعیۃ الدالّۃ علی خلافۃ من القرآن والسُّنّۃ، 1/ .58(۴۴) "مسند الإمام أحمد" مسند أبی سعید الخدری، ر11334: ،17/ .215و"صحیح البخاری" کتاب الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد، ر: 466، ص.81 و"سنن الترمذی" أبواب المناقب، باب، ر3678: ،ص.837] قال أبو عیسی:["ہذا حدیثٌ غریبٌ من ہذا الوجہ، وفی الباب عن سعید".(۴۵)" تاریخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، الخلیفۃ الأوّل: أبو بکر الصدیق، 1/ .51(۴۶) "صحیح البخاری" کتاب الأحکام، باب الاستخلاف، ر: 7220، ص1243، .1244و"صحیح مسلم" کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل أبی بکر الصدیق، ر6179: ،ص.1051(۴۷)" کشف المُشکل من حدیث الصحیحَین" کشف المُشکل من مسند جبیر بن مُطعم، ر2247: ،4/ 46 .(۴۸) انظر :"مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح" کتاب الرقاق، ر: 5227، 8/ .3272(۴۹) "عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری" کتاب المناقب، باب، ر9563: ،16/ .178(۵۰) "سنن أبی داود" کتاب السُّنّۃ، باب استخلاف أبی بکر، ر4660: ،ص.659و"مستدرَک الحاکم" کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر عبد اللہ بن زمعۃ بن الأسود، ر6703 :،3/ .743] قال الحاکم:["ہذا حدیثٌ صحیحٌ علی شرط مسلم ولم یخرجاہ". وسکت عنہ الذہبیُّ فی "التلخیص".(۵۱) "سنن أبی داود" کتاب السُّنّۃ، باب استخلاف أبی بکر، ر: 4661، ص659(۵۲) "سنن الترمذی" أبواب المناقب، باب]لا ینبغی لقومٍ فیہم أبو بکرٍ، أنْ یؤمُّہُم غیرُہُ!«...إلخ[ر3673 :، ص.836] قال أبو عیسی:["ہذا حدیثٌ حسنٌ غریب".(۵۳) "صحیح البخاری" کتاب الأذان، باب أہل العلم والفضل أحقّ بالإمامۃ، ر678 :، ص.110و"صحیح مسلم" کتاب الصلاۃ، باب استخلاف الإمام إذا عرض لہ عذر من مرض وسفر، ر948: ،ص.180(۵۴) "الطبقات الکبری" الطبقۃ الأولی علی السابقۃ فی الإسلام ممن شہد بدراً من المہاجرین الأوّلین، ذکر بیعۃ أبی بکر، 3/ .183(۵۵) "مصنَّف ابن أبی شَیبۃ" کتاب المغازی، إسلام علی بن أبی طالب، ر36595: ،7/ .338(۵۶) "الفقہ الأکبر" المفاضلۃ بین الصحابۃ، 1/ .41و"فواتح الرَّحموت بشرح مسلَّم الثبوت" مسألۃ: الصحابی، 2/ .197، نقلاً عن الإمام. (۵۷) "شرح السُّنّۃ" کتاب الإیمان، باب الاعتصام بالکتاب والسُّنّۃ، ر: 102، 1/ .208(۵۸) "العقائد النَّسفیۃ" ص.172(۵۹) "شرح صحیح مسلم" للنووی، کتاب فضائل الصحابۃ، الجزء15، ص.148(۶۰) "المَواقف مع شرحہ" الأصل:8 المقصد:5 الأفضل بعد رسول اللہ، الجزء8، ص.397(۶۱) "فتح الباری" کتاب فضائل أصحاب النبی، باب قول النبی» :لو کنتُ متخذاً خلیلاً« ر3673: ،7/ .34(۶۲) "المسایرۃ" الأصل:8 فضل الصحابۃ الأربعۃ، الجزء2، ص.157(۶۳) "الصواعق المحرقۃ" الفصل 2 فی بیان انعقاد الإجماع علی ولایتہ، 1/ .39(۶۴) "تاریخ دِمشق" حرف العین، ر3398: ،عبد اللہ ویقال عتیق بن عثمان بن قحافۃ، 30/ .297و" تاریخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، الخلیفۃ الأوّل: أبو بکر الصدیق، 1/ .53و"الصواعق المحرقۃ" الفصل 3 فی النصوص السمعیۃ الدالّۃ علی خلافۃ من القرآن والسُّنّۃ، 1/ .67(۶۵) انظر: "الصواعق المحرقۃ" الفصل 2 فی بیان انعقاد الإجماع علی ولایتہ، 1/ .44(۶۶) "معرفۃ السنن والآثار" باب ما یستدلّ بہ علی صحۃ اعتقاد الشّافعی، ر353: ،354، 1/ .153(۶۷) انظر :"الصواعق المحرقۃ" الفصل 2 فی بیان انعقاد الإجماع علی ولایتہ، 1/ .48(۶۸) "صحیح مسلم" کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب من أحقّ بالإمامۃ، ر1532: ،ص.271و"سنن أبی داود" کتاب الصلاۃ، باب من أحقّ بالإمامۃ، ر582: ،ص.96و"سنن الترمذی" أبواب الصلاۃ، باب من أحقّ بالإمامۃ، ر235 :، ص.65] قال أبو عیسی:["ہذا حدیثٌ حسنٌ صحیحٌ".(۶۹) "تاریخ الخلفاء" الخلفاء الراشدون، الخلیفۃ الأوّل: أبو بکر الصدیق، 1/ .53(۷۰) المرجع نفسہ.(۷۱) "الصواعق المحرقۃ" الفصل 2 فی بیان انعقاد الإجماع علی ولایتہ، 1/ .39

◆◆◆

امام احمد رضا نمبر

ماہنامہ سنی دنیا کا ایک عظیم صحافتی کارنامہ، امام اہل سنت کی حیات وخدمات کو ایک نئے زاویئے سے پیش کرنے والا ایک دستاویزی شمارہ، صرف ۲۰۰ روپئے ادارہ کو بھیج کر حاصل کر سکتے ہیں۔

از: حافظ افتخار احمد قادری*

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا

ماہِ جمادی الآخرہ کی ۲۲ رتاریخ کو امیر المومنین افضل البشر بعد الانبیاء حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا، حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ مقدسہ محتاج تعارف نہیں، کون کلمہ گو ہے جو آپ کی شخصیت سے آشنا نہیں، جب فاران کی چوٹی سے آفتابِ اسلام بلند ہوا، معلم انسانیت، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعوت اسلام دی تو سب سے پہلے جس قلب مقدس ومطہر نے انوار ایمانی کو اپنے اندر جذب کیا اور اپنے دل کو اسلام کی نورانی دعوت کا نشیمن بنایا وہ کوئی اور نہیں بلکہ امیر المومنین افضل البشر بعد الانبیاء حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر کا مبارک ومقدس قلب اطہر ہے۔

آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حضرتِ علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کس طرح بیان کرتے ہیں، حضرتِ سیدنا اسید بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جب حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج وغم کے آثار تھے، ہر شخص شدت غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے اشک رواں تھے، صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا، پھر جب حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم تشریف لائے اور کہنے لگے:

آج کے دن نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے، پھر آپ حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑے ہو گئے اور کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے صدیق اکبر! آپ پر اللہ رب العزت رحم فرمائے، آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین رفیق، اچھے محب، بااعتماد رفیق اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رازداں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ لوگوں میں سب سے پہلے مومن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیز تھے، آپ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے، آپ کی صحبت سب سے اچھی تھی، آپ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ ہمارے لیے بہترین واسطہ تھے، آپ کا اندازِ خیر خواہی، اسلام کی دعوت دینے کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح تھیں، آپ رسولِ کریم ﷺ کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے، اللہ رب العزت آپ کو اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے، آپ نے دین متین اور نبی کریم رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ خدمت کی، اللہ رب العزت اپنی رحمت کے شایان شان آپ کو جزا عطا فرمائے۔

جس وقت لوگوں نے رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھٹلایا تو آپ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو حق وسچ جانا اور ہر معاملے میں حضور اکرم ص ﷺ کی تصدیق فرمائی، اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں آپ کو صدیق کا لقب عطا فرمایا، اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

''ترجمہ: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔'' (سورۂ زمر، پارہ ۲۴)

* مضمون نگار کریم گنج، پورن پور، ضلع پیلی بھیت، یوپی کے متوطن ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں صدق بہ سے مراد صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یا تمام مومنین ہیں، پھر حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم نے مزید فرمایا:

اے صدیق اکبر! جس وقت لوگوں نے بخل کیا آپ نے سخاوت کی، لوگوں نے مصائب وآلام میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، آپ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے بہت زیادہ فیضیاب ہوئے، آپ کی شان تو یہ ہے کہ آپ کو ''ثانی اثنین'' کا لقب ملا، آپ یارِ غار ہیں، اللہ رب العزت نے آپ پر سکینہ نازل فرمایا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت فرمائی، آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق وامین اور خلیفہ فی الدین تھے، آپ نے خلافت کا حق ادا کیا، آپ نے مرتدین سے جہاد کیا، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد لوگوں کے لیے سہارہ بنے، جب لوگوں میں اداسی اور مایوسی پھیلنے لگی تو اس وقت بھی آپ کے حوصلے بلند رہے، لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپایا لیکن آپ نے اپنے ایمان کا اظہار کیا، جب لوگوں میں کمزوری آئی تو آپ نے ان کو تقویت بخشی، ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں سنبھالا۔

آپ نے ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کی اتباع کی، آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ برحق تھے، منافقین وکفار آپ کے حوصلوں کو پست نہ کر سکے، آپ نے کفار کو ذلیل کیا، باغیوں پر خوب شدت کی، آپ کفار ومنافقین کے لیے غیض وغضب کا پہاڑ تھے، لوگوں نے دینی امور میں سستی کی لیکن آپ نے بخوشی دین پر عمل کیا، لوگوں نے حق بات سے خاموشی اختیار کی مگر آپ نے علی العلان کلمہ حق کہا، جب لوگ اندھیروں میں بھٹکنے لگے تو آپ کی ذات ان کے لیے منارہ نور ثابت ہوئی، انہوں نے آپ کی طرف رخ کیا اور کامیاب ہوئے، آپ سب سے زیادہ ذہین وفطین، اعلیٰ کردار کے مالک، سچے، خاموش طبیعت، دور اندیش، اچھی رائے کے مالک، بہادر اور سب سے زیادہ پاکیزہ خصلت تھے۔

اللہ رب العزت کی قسم! جب لوگوں نے دین اسلام سے دوری اختیار کی تو سب سے پہلے آپ ہی نے اسلام قبول کیا، آپ مسلمانوں کے سردار تھے، آپ نے لوگوں پر مشفق باپ کی طرح شفقتیں فرمائیں، جس بوجھ سے وہ لوگ تھک کر نڈھال ہو گئے تھے آپ نے انہیں سہارہ دے کر وہ بوجھ اپنے کندھوں پر لاد لیا، جب لوگوں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو آپ نے قوم کی باگ ڈور سنبھالی، جس چیز سے لوگ بے خبر تھے آپ اسے جانتے تھے اور جب لوگوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو آپ نے صبر سے کام لیا جو چیز لوگ طلب کرتے آپ عطا فرما دیتے، لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی پیروی کر کے کامیابی کی طرف بڑھتے رہے اور آپ رضی اللہ عنہ کے مشوروں اور حکمت عملی کی وجہ سے انہیں ایسی ایسی کامیابیاں عطا ہوئیں جو ان لوگوں کے وہم وگمان میں بھی نہ تھیں، آپ کافروں کے لیے دردناک عذاب اور مومنوں کے لیے رحمت، شفقت اور محفوظ قلعے تھے۔

اللہ رب العزت کی قسم! آپ اپنی منزلِ مقصود کی طرف پرواز کر گئے اور اپنے مقصود کو پالیا، آپ کی رائے کبھی غلط نہ ہوئی، آپ نے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہ کیا، آپ بہت نڈر تھے، کبھی نہ گھبراتے گویا آپ جذبوں اور ہمتوں کا ایسا پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ڈگمگا سکیں نہ ہی سخت گرج والی بجلیاں متزلزل کر سکیں، آپ بالکل ایسے ہی تھے جیسے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بارے میں فرمایا، آپ بدن کے اعتبار سے اگرچہ کمزور تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں بہت زیادہ قوی ومضبوط تھے، آپ اپنے آپ کو بہت عاجز سمجھتے لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کا رتبہ بہت بلند تھا اور آپ لوگوں کی نظروں میں بھی بہت باعزت ووباقار تھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے مزید فرمایا: آپ نے کبھی کسی کو عیب نہ لگایا، نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کبھی لالچ کیا، بلکہ آپ لوگوں پر بہت زیادہ مشفق ومہربان تھے، کمزور وناتواں لوگ آپ کے نزدیک محبوب اور عزت والے ہوتے، اگر کسی مالدار اور طاقتور

شخص پر ان کا حق ہوتا تو انہیں ضرور ان کا حق دلواتے، طاقت اور شان وشوکت والوں سے جب لوگوں کا حق نے لیتے وہ آپ کے نزدیک کمزور ہوتے، آپ کے نزدیک امیر وغریب سب برابر تھے، آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مقرب ومحبوب وہ تھا جو سب سے زیادہ متقی و پرہیز تھا، آپ صدق وسچائی کے پیکر تھے، آپ کا فیصلہ اٹل ہوتا، آپ بہت مضبوط رائے کے مالک اور حلیم وبردبار تھے، اللہ رب العزت کی قسم! آپ ہم سب سے سبقت لے گئے۔

آپ کے بعد والے آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتے، آپ نے ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا، آپ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ گئے، آپ کو بہت عظیم کامیابی حاصل ہوئی، آپ نے اس شان سے اپنے اصلی وطن کی طرف کوچ کیا کہ آپ کی عظمت کے ڈنکے آسمانوں میں بج رہے ہیں اور آپ کی جدائی کا غم ساری دنیا کو رلا رہا ہے، ہم ہر حال میں اپنے رب کے فیصلے پر راضی ہیں، ہر معاملے میں اس کی اطاعت کرنے والے ہیں، اے صدیق اکبر! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی جدائی کا غم مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا غم ہے۔

آپ کی ذات اہل اسلام کے لیے عزت کا باعث بنی، آپ مسلمانوں کے لیے بہت بڑا سہارا اور جائے پناہ تھے، اللہ رب العزت نے آپ کی آخری آرام گاہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں بنائی، اللہ رب العزت ہمیں آپ کی طرف سے اچھا اجر عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے بعد صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے اور گمراہی سے بچائے، آمین۔

لوگ حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کا کلام خاموشی سے سنتے رہے، جب آپ نے خاموشی اختیار کی تو لوگوں نے زور وقطار رونا شروع کر دیا اور سب نے بیک زبان ہو کر کہا: اے حیدر کرار! آپ نے بالکل سچ فرمایا، آپ نے بالکل سچ فرمایا۔ (الریاض النضرۃ، جلد 1، ص 262)

ایک بار حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرتِ علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کی ملاقات ہوئی تو آپ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم کو دیکھ کر مسکرانے لگے، حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم نے پوچھا: آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پل صراط سے وہی گزرے گا جس کو علی المرتضیٰ تحریری اجازت نامہ دیں گے، یہ سن کر حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہ الکریم بھی مسکرا دئے اور عرض کرنے لگے: کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کے لیے بیان کردہ خوشخبری نہ سناؤں؟ کہ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پل صراط سے گزرنے کا تحریری اجازت نامہ صرف اسی کو ملے گا جو ابوبکر صدیق سے محبت کرنے والا ہوگا۔

(الریاض النضرۃ، ج 1، ص 207)

امیر المومنین حضرتِ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولتِ لازوال سے مالا مال تھے، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال ظاہری کے بعد آپ کی مبارک زندگی میں سنجیدگی زیادہ غالب آ گئی اور تقریباً دو سے سات ماہ پر اپنی باقی زندگی گزارنا آپ کو انتہائی دشوار ہو گیا، آپ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یاد میں بے قرار رہنے لگے، حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا سبب حقیقی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ظاہری تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد سے آپ کا بدن مسلسل گھلنے لگا اور بالآخر آپ بھی دنیا سے وصال فرما گئے۔

◆◆◆

قارئین کرام توجہ فرمائیں

ادارہ ہر ماہ پابندی کے ساتھ آپ کو رسالہ بھیجتا ہے مگر ڈاک کی لاپرواہی کی وجہ سے کچھ لوگوں کو رسالہ نہیں پہنچ پاتا، ایسے ممبران سے التماس ہے کہ ہمیں فون کر کے مطلع فرمائیں تا کہ محکمۂ ڈاک میں شکایت کر کے رسالہ پہنچایا جا سکے۔

تصنیف: امام فقیہ ابواللیث نصر ابن محمد سمرقندی
ترجمہ: علامہ مفتی محمد صالح قادری بریلوی*

فکر آخرت

بارہویں قسط

ترغیبات

گزشتہ سے پیوستہ

اللہ کو چار باتیں سخت ناپسند

حدیث شریف: نیز مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ان اللہ تعالی کرہ لکم اربعاً: العبث فی الصلوٰۃ و اللغو فی القراءۃ والرفث فی الصیام والضحک عندالمقابر۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کو تمہارے چار کام سخت ناگوار ہیں: (۱) نماز پڑھنے کی حالت میں بے ضرورت ہاتھ پاؤں چلانا یا بے فائدہ کام کرنا۔ (۲) اور قرآن مجید پڑھنے میں لغو کام یا فضول کلام۔ (۳) اور روزے کی حالت میں رفث [یعنی جماع یا دواعی جماع کا ذکر] (۴) اور قبروں کے پاس ہنسنا۔"

مُردوں کی خاموشی یا قبروں کی بے نشانی تمہیں فریب نہ دے

ناصحانہ قول: منقول ہے کہ حضرت امام محمد ابن سماک (علیہ الرحمہ) نے (ایک مرتبہ) ایک مقبرے کی طرف نظر کی اور پھر اپنے اصحاب سے فرمایا: ان قبروں کی خاموشی تمہیں ہرگز فریب نہ دے کیونکہ ان میں بہت وہ ہیں جو مغموم ہیں اور قبروں کے بے نشان ہو جانے سے (بھی) تم ہرگز دھوکا نہ کھاؤ، کیونکہ ان (مقبورین) میں باہم بڑا تفاوت ہے (یعنی کوئی راحت میں ہے تو کوئی مصیبت میں۔)

عذاب قبر سے بے خوفی عاقل کو زیبا نہیں

تنبیہ: تو عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنی قبر میں داخل ہونے سے پہلے (یعنی صحت و حیات میں) دخول قبر کو بکثرت یاد کرے (تاکہ غفلت دور ہو اور فکر نجات پیدا ہو) اور تیاری میں لگے۔

قبر میں خوب آرام یا بڑے آلام

قول ثوری: حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حدیث شریف کی روشنی میں) فرماتے ہیں:

"من اکثر من ذکر القبر وَجَدہٗ روضۃً من ریاض الجنۃ و من غفل عنہ وجدہ حفرۃ من حفر النیران۔ (ترجمہ) جو قبر کا بکثرت دھیان کرے گا (جیسا کرنا چاہئے) وہ اپنی قبر کو جنت کی ایک کیاری پائے گا اور جو اس کی یاد سے غافل رہا وہ اپنی قبر کو دوزخ کا ایک گڑھا پائے گا۔"

اُخروی مراحل کی کٹھنائیاں نظر انداز نہیں کی جاسکتیں

ایک اہم خطبہ: مروی ہے کہ (حضرت مولیٰ مشکل کشا امیر المومنین) علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرمایا:

"یاعبادَاللہ! الموتَ الموتَ، لیس منہ فوتٌ، ان اقمتم لہ اَخذَکُم و اِنْ فررتم منہ اَدْرککم، الموتُ معقود بنواصیکم، فالنجاۃَ النجاۃَ، اَلْوحَا اَلْوحَا... الخ۔ (ترجمہ) اے بندگان خدا! موت سے ڈرو موت سے ڈرو (موت بالکل سامنے ہے تو ہوشیار چوکنے رہو) اس سے (کہیں کبھی) بچاؤ نہیں، اگر تم اس کے سامنے ٹھہرے رہے تو دبوچ لے گی اور اگر اس سے بھاگنے بچنے کی تدبیر کی تب بھی وہ تمہیں دھر پکڑے گی۔ (یعنی بہر حال موت سے بچ نہیں سکو گے) موت تو تمہارے ماتھوں جکڑی ہوئی ہے تو (مسلمانو!) نجات کی فکر کرو، نجات کی فکر کرو، جلدی کرو جلدی کرو، بے شک ایک طالب تمہارے پیچھے، تمہاری ٹوہ میں لگا ہوا ہے، دبے پاؤں چلا آرہا ہے اور وہ قبر ہے، خبردار! قبر یا تو جنت کی پھلواریوں میں سے بے شک ایک پھلواری ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں کا ایک گڑھا ہے اور سنو بے شک قبر روزانہ تین بار کلام کرتی ہے کہتی ہے، میں

* مترجم جامعۃ الرضا بریلی شریف کے صدر مفتی اور شیخ الحدیث ہیں۔

اندھیری کوٹھری ہوں، میں وحشت خانہ ہوں، میں کیڑوں مکوڑوں کا دربہ ہوں اور سنو! اس (موت وقبر کے) دن سے اُدھر ایک اور دن ہے جو اس سے بھی زیادہ سخت، بہت کٹھن ہے اور وہ دن ایسا دن ہوگا کہ اس میں بچہ، (مارے ھول ودہشت کے) بوڑھا ہوجائے اور بوڑھا ہوش وحواس کھو بیٹھے، ہر ماں اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے، ہر حاملہ اور گابھن اپنا حمل، اپنا گابھ گرادے اور اے سننے والے (کسے باشد) تو لوگوں کو اس دن دیکھے گا کہ نشے میں دُھت ہیں حالانکہ انہوں نے کوئی نشہ آور چیز نہیں کھائی پی ہوگی بلکہ (بات یہ ہے کہ وہ عذاب میں ماخوذ ہیں اور) اللہ کا عذاب، شدید ہے اور سنو! پھر اس (قیامت کے) دن کے پیچھے وہ آگ ہے جس کی تپش بہت شدید، اس کی گہرائی بہت بعید، اس کا زیور، حدید (یعنی لوہے کی بیڑیاں اور طوق) اور پینے کے لئے صدید ہے (یعنی پیپ وغیرہ) دوزخ میں دوزخی کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ذرا سا بھی حصہ نہیں...

جنت پرہیزگاروں کے لئے بنی ہے

خوشخبری...: (راوی کا بیان ہے کہ حضرت علی کا یہ خطاب سن کر جب) سامعین زاروقطار رونے لگے اور بہت روئے، تو آپ نے (مزید) فرمایا "اور اس دن کے بعد (خوش نصیبوں کے لئے) جنت ہے جس کا عرض، زمین وآسمان کے پھیلاؤ کے برابر ہے، جنت، پرہیزگاروں کے لئے تیار فرمائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں، تمہیں سب کو عذاب قبر سے بچائے رکھے اور ہمیں تمہیں سب کو دارالنعیم میں داخل فرمائے۔"

[حضرت علی کا یہ خطبہ پورا ہوا]

قبر مُردے سے کیا کہتی اور مردہ کی خواہش کیا ہوتی ہے؟

مضمون حدیث: حضرت اُسید ابن عبد الرحمان علیہ الرحمہ سے روایت آئی ہے فرمایا: مجھے (یہ حدیث) پہنچی ہے کہ "مومن جب مرتا اور اس کا جنازہ اٹھایا جاتا تو کہتا ہے مجھے جلدی لے چلو پھر جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو زمین اس سے کلام کرتی ہے کہتی ہے میں تجھ سے اُس وقت (بھی) محبت کرتی تھی جب تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا تھا اور اب تو تو مجھے اور زیادہ پیارا ہے اور جب کافر مرتا اور اس کی نعش اٹھائی جاتی ہے تو کہتا ہے مجھے واپس (میرے گھر) پہنچا دو اور جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس سے زمین بات کرتی ہے کہتی ہے میں تجھ سے اس وقت (بھی) بغض ونفرت رکھتی تھی جب تو میری پیٹھ پر چلتا پھرتا تھا اور اب تو تو مجھے بہت زیادہ مبغوض ہے۔"

زیارت قبور سے اصل مقصود، فکر آخرت

حدیث شریف:

مروی ہے کہ (ایک بار) امیر المومنین سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قبر کے پاس کھڑے ہوئے تو رونے لگے (بہت روئے) عرض کیا گیا: حضرت! آپ جب جنت و دوزخ کا تذکرہ فرماتے ہیں تب تو (اتنا) نہیں روتے اور اس سے اتنا رو رہے ہیں؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (قبر کے بارے میں) فرمایا ہے:

منازل آخرت میں پہلی منزل قبر

"القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا منه فما بعده ایسر منه وان لم ینج منه فما بعده اشد منه۔ (ترجمہ) قبر آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے، تو اگر بندے نے یہاں کی دشواریوں سے رہائی پالی تو بعد والے مرحلے سب آسان تر ہوں گے اور یہاں نجات نہیں ملی تو بعد کے احوال میں مزید شدت آتی چلی جائے گی۔

اناج وغیرہ میں ملاوٹ کا نتیجہ

ایک خائن کا عبرتناک سچا واقعہ

حضرت عبد الحمید ابن محمود مغولی (تابعی، جلیل القدر محدث رحمہ اللہ تعالیٰ) کے حوالے سے روایت آئی ہے وہ کہتے ہیں میں (ایک بار) حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت (بابرکت) میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک قوم آپ کی خدمت میں آئی، انہوں نے (ایک قصہ سناتے ہوئے) عرض کیا: ہم لوگ بارادۂ حج وطن سے نکلے۔ (راہ میں) ہمارا ایک ساتھی بیمار ہوا اور ذات الصفاح نامی بستی تک پہنچے تھے کہ وہ مرگیا بقیہ ص ۲۹ پر

منظوم

قسم خدا کی شہا کامیاب ہوجاؤں

(از رشحات قلم: حضور تاج الشریعہ

تمہارے در پہ جو میں باریاب ہوجاؤں
قسم خدا کی شہا کامیاب ہوجاؤں

جو پاؤں بوسۂ پائے حضور کیا کہنا
میں ذرہ شمس وقمر کا جواب ہوجاؤں

مری حقیقت فانی بھی کچھ حقیقت ہے
مروں تو آج خیال اور خواب ہوجاؤں

جہاں کے قوس قزح سے فریب کھائے کیوں
میں اپنے قلب ونظر کا حجاب ہوجاؤں

جہاں کی بگڑی اسی آستاں پہ بنتی ہے
میں کیوں نہ وقف درآں جناب ہوجاؤں

تمہارا نام لیا ہے تلاطم غم میں
میں اب تو پار رسالت مآب ہوجاؤں

یہ میری دوری بدل جائے قرب سے اختر
اگر وہ چاہیں تو میں باریاب ہوجاؤں

ادراکِ خرد سے ہے ورا رفعت صدیق

(از: مولانا محمد جسیم اکرم مرکزی، بریلی شریف

ادراکِ خرد سے ہے ورا رفعت صدیق
پھر جانے بھلا کیسے کوئی عظمت صدیق

کی پہلا خلیفہ انھیں تجویز نبی نے
اب اس کے سوا بات نہ کر بابت صدیق

اے رفض سمجھ جائے گا تو کیا ہیں ابوبکر
ڈالے گی تجھے نار میں جب نفرت صدیق

عثمان وعلی اور عمر شاہ مدینہ ہے
سب کے لیے راحت جاں راحت صدیق

تا حشر رہے گا وہ یوں ہی عشق میں غرقاب
جو دیکھ لیا ایک جھلک صورت صدیق

ہر شام وسحر حاضری دیتے ہیں فرشتے
ہے مرجع مخلوق خدا تربت صدیق

سب دولت وزر دے کے یہ کہتے ہیں نبی سے
ہے آپ کے قدموں پہ فدا عترت صدیق

سن اس لیے سرکار نے پہلو میں سلایا
دنیا کو ہو معلوم ہے کیا شوکت صدیق

ہر ایک ادا اپنی طرف کرتی ہے مائل
یوں سنت آقا میں ڈھلی خصلت صدیق

اخلاص و وفا کی کوئی تمثیل نہیں ہے
تاریخ رقم ایسی ہے کی ہجرت صدیق

ہر سانس سے آتی ہے صدا غور سے سنیے
پھیلی گل وگلزار میں ہے نکہت صدیق

اے رافضی کیا تجھ کو پتہ مرتبہ ان کا
خم عرش بریں دیکھ کے ہے رفعت صدیق

آلام ومصیبت میں کہیں جب بھی پھنسا ہوں
پہنچی مجھے ہر موڑ پہ ہے نصرت صدیق

محشر کی تمازت کا بھلا خوف ہو کیونکر
بخشش کے لیے آپ ہیں جب حضرت صدیق

کرتے ہیں جسیم اس لیے تعریف ہم ان کی
ہے حظِ دل وجان وجگر مدحت صدیق

بتول ومادرِ شبیر فاطمہ زہرا

رسول پاک کی تنویر فاطمہ زہرا
بتول ومادرِ شبیر فاطمہ زہرا

ہے جس کی شان مطہر میں آیتِ قرآں
خوشا وہ صاحب توقیر فاطمہ زہرا

تجھے خدا نے عطا کی ہے شان یکتائی
کہیں نہیں تری تنظیر فاطمہ زہرا

خلیق وعادت وخصلت میں تو سراپا ہے
مرے حضور کی تصویر فاطمہ زہرا

تمہارے در سے ہی سارا زمانہ پلتا ہے
نہ تم سا کوئی ہے زرگیر فاطمہ زہرا

زمین و آسماں شمس و قمر یہ سارا جہاں
تمہارے گھر کی ہے جاگیر فاطمہ زہرا

ہماری بچیاں الحاد کی طرف ہیں چلی
کرم ہو یا شہ تطہیر فاطمہ زہرا

مصیبتوں میں پھنسی آپ کی کنیزیں ہیں
سنوار دیجیے تقدیر فاطمہ زہرا

جو تیرے نقش قدم پر گزارے زیست یہاں
انھیں ہے خلد کی تبشیر فاطمہ زہرا

کلام پاک کی آیت کی ارض طیبہ پر
تو چلتی پھرتی ہے تفسیر فاطمہ زہرا

ٹھکانہ اس کا ہے نار جحیم میں واللہ
کرے جو آپ کی تحقیر فاطمہ زہرا

جسیم سرور عالم نے یہ بشارت دی
نسائے خلد کی ہیں میر فاطمہ زہرا

جہان علم کی تنویر حافظ ملت

(از: محبوب گوہر اسلام پوری الجامعۃ الرضویہ پٹنہ

جہان علم کی تنویر حافظ ملت
کرم نوازی کی تصویر حافظ ملت

دلوں کو کرتی ہے تسخیر حافظ ملت
ترے وجود کی تاثیر حافظ ملت

مدبرین زمانہ کو ناز ہے ان پر
ہیں ایسے پیکرِ تدبیر حافظ ملت

مرے بزرگوں نے اک علمی خواب دیکھا تھا
اسی کی بن گئے تعبیر حافظ ملت

جہاں جہاں بھی گیا کاروان علم و ادب
وہاں کے آج بھی ہیں میر حافظ ملت

رضا کی فکر سے جس نے بھی اختلاف کیا
ہوئے نہ اس سے بغل گیر حافظ ملت

یہ انکسار کا عالم کہ کارناموں کی
نہ خود سے کرتے تھے تشہیر حافظ ملت

ہمیشہ تیشۂ قول و عمل سے کرتے تھے
نئے خیال کی تعمیر حافظ ملت

تری ادائے محبت نواز کی اب تک
دلوں پہ نقش ہے تحریر حافظ ملت

جہان علم میں رکھتے ہیں کچھ الگ گوہرؔ
وقار و عزت و توقیر حافظ ملت

گوہرِ حق، ترے اقوال فقیہِ ملت

(از: سلمان رضا فریدی، مدینۃ العرفان مسقط عمان

گوہرِ حق، ترے اقوال فقیہِ ملت
نازِ ملت، ترے افعال فقیہِ ملت

تیری ہستی ہے فقیہانِ جہاں کی محبوب
ہے درخشاں ترا اقبال فقیہِ ملت

پیکر جاں میں کمالاتِ رضا کی تابش
تو ہے مجموعۂ افضال، فقیہِ ملت

ہے مہ و مہر کی مانند رواں تیری حیات
جب تلک ہیں یہ مہ و سال فقیہِ ملت

زر نہیں، لعلِ ہنر ڈھلتے ہیں جسکے اندر
ہے نرالی تری ٹکسال، فقیہِ ملت

اب بھی سیراب ہے گلزارِ معارف تجھ سے
فن کے اے چشمۂ سیّال، فقیہِ ملت

غیرتِ عشقِ رسالت کے بلالِ دوراں
واہ کیا ہے ترا اِجلال فقیہِ ملت

عکس تجھ میں نظر آتا ہے حسن بصری کا
صوفیانہ ہے ترا حال فقیہِ ملت

بقیہ ص ۳۵ پر

امام احمد رضا کانفرنس 2022ء

اعلیٰ حضرت دینی علوم کے ساتھ جدید سائنسی و تکنیکی علوم پر بھی دسترس رکھتے تھے، چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل علماء، مفکرین اور مسلم سائنسدانوں میں امام احمد رضا منفرد و نمایاں ہیں، صوبائی وزیر محنت سعید غنی فاضل بریلوی کی شاعری پر ترکی یونی ورسٹی میں کام ہو رہا ہے، محمود شاما امام احمد رضا پر عالمی جامعات میں 58 اسکالرز Ph.d کر چکے ہیں، ڈاکٹر مجید اللہ قادری اعلیٰ حضرت کی تعلیمات آج بھی چراغ راہ ہیں۔

امام احمد رضا کانفرنس 2022 سے ڈاکٹر طاہر تنولی، علامہ حامد سرفراز، ڈاکٹر عمیر محمود و دیگر کا خطاب بڑی بڑی شخصیات اپنے نام اور کام سے پہچانی جاتی ہیں امام احمد رضا کی شخصیت بالعموم عالم اسلام اور بالخصوص برصغیر میں اپنی ادبی، دینی اور خصوصاً فقہی خدمات کی وجہ سے بہت مشہور ہے، انہوں نے نہایت جامع فتاویٰ دیئے جو اہل علم و دانش کی نگاہ میں بہت ہی قدر و منزلت رکھتے ہیں، اعلیٰ حضرت دینی و مذہبی علوم کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی و تکنیکی علوم و امور پر بھی دسترس رکھتے تھے جیسا کہ فلکیات و ریاضی کے علوم میں درجہ سند رکھتے تھے۔

ان خیالات کا اظہار چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ڈاکٹر قبلہ ایاز نے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کے زیر اہتمام گزشتہ روز کراچی کے ایک آڈیٹوریم میں ہونے والی ''امام احمد رضا کانفرنس 2022ء'' کے نام اپنے ایک پیغام میں کیا، امام احمد رضا کانفرنس 2022ء کی نظامت کے فرائض علامہ مفتی سید زاہد سراج قادری نے ادا کیے، قاری عبدالرافع کی تلاوت قرآن، محمد رضا خان قادری اور محمد نسیم اختر قادری کے ہدیۂ نعت کے بعد کانفرنس کا آغاز ہوا، کانفرنس کے صدر صوبائی وزیر محنت سعید غنی نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کے پاس ہند و سندھ ہی نہیں دنیا بھر سے سوالات آتے اور وہ ان پر فتاویٰ دے کر عالم اسلام کی رہنمائی کرتے تھے، علماء، مفکرین اور مسلم سائنسدانوں میں امام احمد رضا منفرد و نمایاں ہیں ان کے سائنسی و علمی تدبر کو ڈاکٹر اقبال اور ڈاکٹر عبدالقدیر نے بھی خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

ممتاز سینئر صحافی و کالم نگار جناب محمود شام نے کہا کہ میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اور آرٹس کونسل کے صدر احمد شاہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے امام احمد رضا کی کتب پڑھنے اور کانفرنس میں اظہار خیال کا موقع دیا، میں نے امام احمد رضا کی حدائق بخشش، سلام رضا اور سیاسی افکار کا مطالعہ کیا، تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ اُن کے ملفوظات اور تصانیف اس عہد کے افکار و نظریات کی خرد افروزی کے لیے بھی کافی ہیں، وہ دینی ہی نہیں سیاسی اُفق اور عشق رسول ﷺ سے بھی مسلمانوں کے ذہنوں کے دروازے کو وا کرتے ہیں، امام احمد رضا جدید علوم خاص کر سائنسی علوم پر بھی گہری نظر رکھتے تھے اسی لیے 21ویں صدی کے ممتاز مسلم ایٹمی سائنسداں ڈاکٹر عبدالقدیر نے ان کی زندگی کے اس پہلو کو خراج پیش کیا، وہ عظیم شاعر بھی تھے، ردیفیں ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھیں، میں ترکی کے شہر کونیہ گیا تو سلجوک یونی ورسٹی کے استاد پروفیسر ڈاکٹر رجب ردگان نے امام احمد رضا کا گرانقدر تحفہ ''حدائق بخشش'' کا ترکی زبان میں ترجمہ عنایت کیا، جس سے معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی کی شاعری پر ترکی یونی ورسٹی میں بھی کام ہو رہا ہے، جماعت اسلامی کراچی کے امیر حافظ نعیم الرحمٰن نے کہا کہ اعلیٰ حضرت کی نابغۂ روزگار شخصیت ایک انجمن اور ایک تحریک تھی، ان کی نعتوں میں عشق رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر بھرا ہے، عربی فارسی، اردو ہندی زبان میں مختلف فنون پر آپ کی سیکڑوں کتابیں اسلام کی روشنی پھیلانے کا موجب بنیں، ان کی تعلیمات آج بھی روشن چراغ ہیں۔

صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے خطبۂ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم امام احمد رضا کو جدید دنیا کے سامنے جدید تحقیقی انداز میں پیش کرنے کا کام کر رہے ہیں، جس کی بدولت آج عالمی سطح کی یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا پر تقریباً 58 اسکالرز Ph.d کی اعلیٰ اسناد حاصل کر چکے ہیں، وہ علوم دینیہ کے ساتھ علوم سائنس پر بھی دسترس رکھتے تھے حرکت زمین پر ان کی کتاب ''فوز مبین'' دیکھ بقیہ ص ۲۱ پر

सुन्नी दुनिया में इश्तिहार देकर अपने कारोबार और इदारे को फ़रोग़ दें

Monthly Package Four Colour महाना पैकेज फोर कलर

S. No.	Adv. Space	کوارٹر پیج Quarter Page	ہاف پیج Half Page	فل پیج Full Page	اشتہار کی جگہ	نمبر شمار
1	Back Title Page	8000/-	10000/-	15000/-	بیک ٹائل پیج	۱
2	Back Side of Front Title Page	6000/-	8000/-	12000/-	فرنٹ ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۲
3	Back Side of Back Title Page	4000/-	6000/-	10000/-	بیک ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۳

Quarterly Package Four Colour तिमाही पैकेज फोर कलर

1	Back Title Page	20000/-	25000/-	35000/-	بیک ٹائل پیج	۱
2	Back Side of Front Title Page	15000/-	20000/-	30000/-	فرنٹ ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۲
3	Back Side of Back Title Page	10000/-	15000/-	25000/-	بیک ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۳

Half Yearly Package Four Colour छमाही पैकेज फोर कलर

1	Back Title Page	30000/-	40000/-	60000/-	بیک ٹائل پیج	۱
2	Back Side of Front Title Page	20000/-	35000/-	50000/-	فرنٹ ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۲
3	Back Side of Back Title Page	15000/-	25000/-	40000/-	بیک ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۳

Yearly Package Four Colour सालाना पैकेज फोर कलर

1	Back Title Page	50000/-	70000/-	100000/-	بیک ٹائل پیج	۱
2	Back Side of Front Title Page	35000/-	60000/-	80000/-	فرنٹ ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۲
3	Back Side of Back Title Page	25000/-	40000/-	60000/-	بیک ٹائل پیج کا اندرونی حصہ	۳

Black & White Package any in side Magzine ब्लैक एण्ड व्हाईट पैकेज रिसाला में कहीं भी

1	Monthly	1500/-	3000/-	5000/-	ماہانہ	۱
2	Quarterly	4000/-	8000/-	12000/-	سہ ماہی	۲
3	Half Yearly	7000/-	12000/-	16000/-	ششماہی	۳
4	Yearly	10000/-	16000/-	20000/-	سالانہ	۴

नोटः-

1 तीन महीने का मतलब कोई भी तीन महीने, इसी तरह 6 या 12 महीने का मतलब कोई भी 6 या 12 महीने।

2 वक़्त और हालात के पेशे नज़र इश्तिहार की इबाआत मुक़द्दम व मुवख़्ख़र भी हो सकती है।

3 पूरे इश्तिहार की रक़म एक मुश्त पेशगी जमा करनी होगी।

Contact: 82 Saudagaran, Dargah Aalahazrat, Bareilly Sharif (U.P.), Pin - 243003, Mob. 9411090486
Account Details: Asjad Raza Khan, SBI A/c No. 10592358910, IFSC Code: SBIN0000597

RNI No. UPMUL/2017/71926
Postal Regd. No. UP/BR-34/2023-25

JANUARY-2023
PAGES 56 WITH COVER

PER COPY : ₹ 30.00
PER YEAR : ₹ 350.00

MAHNAMA SUNNI DUNIYA

Printer, Publisher & Owner Asjad Raza Khan, Printed at Faiza Printers, Bara Bazar, Bareilly
Published at 82, Saudagran, Dargah Aala Hazrat, Bareilly Sharif (U.P.) PIN : 243003, Editor Asjad Raza Khan

فقہی متون وشروح کے جزئیات کا ذخیرہ، علماء ومفتیان کرام کی ضرورتوں کا معاون، اور بالخصوص نو پید مسائل کے شرعی حل کا مجموعہ

104
عرس رضوی کے موقع پر

فتاویٰ تاج الشریعہ

دس 10 جلدیں

کا رسم اجراء

اصل قیمت
~~11,000 روپے~~

رعایتی قیمت
~~5,500 روپے~~

عرس رضوی کے موقع پر خاص رعایتی قیمت
صرف 4,400 روپے

BANK NAME: STATE BANK OF INDIA
A/C NAME: IMAM AHMAD RAZA TRUST
A/C NO: 30078123009
IFSC CODE: SBIN0000597
ADDRESS: KUTUBKHANA BRANCH BAREILLY

Contact 9808800888 8791766391

UPI ID: JAMIATURRAZA@SBI

MuftiAsjadRaza.com